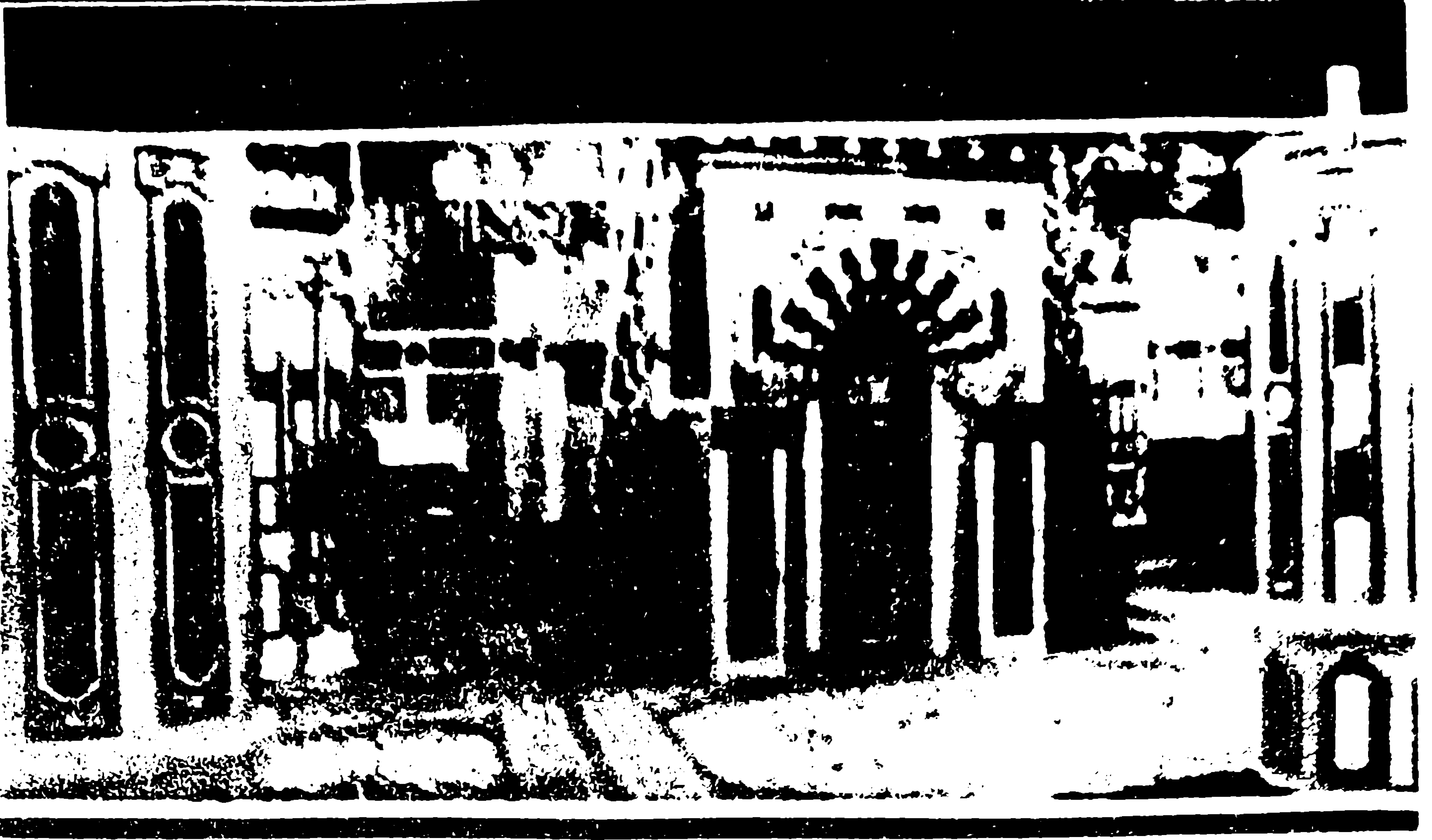


اِجماعُ العُلَماءِ عَلیٰ حیاۃِ الاَنبیاءِ علیہم السلام

اُمت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ

مفتی عبدالواحد قریشی حفظہ اللہ

ابوحنیفہ اسلامک اکیڈمی ڈیرہ اسماعیل خان 03339987709

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفے چند)

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد قریشی صاحب مدظلہم

ہمارے ملک عزیز کے نامور نظریاتی عالم دین اور خطیب اسلام مولانا مفتی عبدالواحد قریشی صاحب مدظلہم نے ’’اجماع العلماء علی حیات الانبیاء‘‘ نام کی کتاب ۲۰۱۲ء میں مرتب کی۔ اپنے اکابر کی کتب کے بڑی تفصیل کے ساتھ عقیدہ حیات النبی ﷺ کی بابت حوالہ جات نقل کرکے اسے حوالہ جاتی انسائیکلو پیڈیا بنا دیا۔ اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجماع العلماء علی حیاۃ الانبیاء علیہم السلام

امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ

جس میں بڑی تحقیق اور عرق ریزی سے علماء اہل السنت والجماعت علماء دیوبند کثر اللہ جماعتہم کی سینکڑوں کتب جن میں تفاسیر قرآن، شروح حدیث، فتاویٰ وغیرہا کے ہزاروں صفحات کی ورق گردانی کے بعد اس بارہ میں صریح اور ٹھوس حوالہ جات اکٹھے کردے گئے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اپنی زمینی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں خصوصاً حضرت محمد ﷺ اپنے روضۂ مطہرہ میں زندہ ہیں اور اسی وجہ سے قبر کے پاس پڑھے گئے صلوٰۃ وسلام کو سنتے ہیں۔ گویا مسئلہ حیات النبی ﷺ پر علمائے دیوبند کے حوالہ جات پر مشتمل ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔ نیز اس کتاب میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر علماء دیوبند کی پہلی اجماعی دستاویز ''المہند علی المفند'' اور دوسری اجماعی دستاویز ''تسکین الصدور'' کا مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا اور آخر میں فتنۂ مماتیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت پیش کردی ہے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد قریشی حفظہ اللہ

مدیر: ادارۃ النعمان رحمۃ اللہ علیہ وخانقاہ حنفیہ، ڈیرہ اسماعیل خان

تصدیقی دستخط

شیخ الحدیث والتفسیر، تلمیذ رشید حضرت مولانا حسین احمد المدنی رحمۃ اللہ علیہ،

فاضل دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا علاؤالدین صاحب مدظلہم

مہتمم دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ امابعد!

اہل السنۃ والجماعت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنے روضۂ مبارکہ میں زندہ ہیں اور روضۂ مبارکہ کے نزدیک پڑھا جانیوالا صلوٰۃ وسلام بنفس نفیس سنتے ہیں اور جواب مرحمت فرماتے ہیں اور دور سے پڑھا جانے والا درود وسلام بذریعہ ملائکہ آپ ﷺ تک پہنچایا جاتا ہے۔ اہل السنۃ والجماعت کا یہ عقیدہ قرآن وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اہل حق علماء دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ آج کل بعض لوگ خود کو دیوبندی بھی کہتے ہیں اور اس اجماعی عقیدے کا انکار بھی کرتے ہیں اور اس عقیدے کے خلاف شب وروز مصروف بھی رہتے

ہیں۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ حضرات علماء دیوبند کی اس عقیدے کے بارے میں عبارات اکٹھی کر دی جائیں۔ اللہ جزائے خیر عطاء فرمائے۔ ہمارے محترم دوست مولانا محمود الحسن قریشی رحمہ اللہ کے فرزند عزیزم مولوی عبدالواحد قریشی سلمہ کو کہ انہوں نے اس عقیدے کے بارے میں علماء دیوبند کی عبارات جمع کر دیں۔ اللہ پاک ان کی اس سعی کو قبول فرمائے اور مزید دین کی خدمت کی توفیق نصیب فرمائے اور اس کتاب کو گمراہوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ!

[signature]

۲۵ رجنوری ۲۰۱۲ء

تصدیقی دستخط

متکلم اسلام سفیر احناف، ترجمان علماء دیوبند

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنت والجماعت پاکستان

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد! قال النبی ﷺ: الانبیآء احیآء فی قبورھم یصلون

(مسند ابی یعلی رقم الحدیث ۱۴۷/۶-۳۴۲۵)

امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں اسی دنیوی جسد عنصری کے ساتھ بتعلق روح زندہ ہیں۔ قبر مبارک پر پڑھا جانے والا درود وسلام بنفسِ نفیس خود سماعت فرماتے ہیں اور اگر دور سے پڑھا جائے تو فرشتوں کے ذریعے آپ ﷺ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ یہی عقیدہ حضرات اکابرین علماء دیوبند کا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے بعض حضرات اس عقیدہ کے برخلاف عقیدہ پیش کرنے لگے ہیں اور اسے علماء دیوبند کی طرف منسوب کرنے لگے ہیں۔ ان حالات میں ضرورت تھی کہ حضرات اکابرین کا عقیدہ ان کی کتب سے واضح کیا جائے۔ زیر نظر کتاب ''اجماع العلماء علی حیاۃ الانبیاء علیہم السلام'' میں عزیزم مفتی عبدالواحد قریشی سلمہ نے وقت کی اس ضرورت کو احسن انداز میں پورا فرمایا ہے۔ کتاب دو حصوں پر منقسم ہے پہلے حصہ میں اکابرین کے وہ حوالہ جات ہیں جن میں حیات فی القبر یا جسد عنصری کے ساتھ روح کے تعلق کا ذکر ہے اور دوسرے حصہ میں درود وسلام کے سماع کے حوالہ جات درج ہیں۔ بندہ نے کتاب کو چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا، بحمد اللہ! بہت خوب پایا۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت مؤلف موصوف کو جزاء خیر عطاء فرمائے اور عوام الناس کو اصلی مسلک اہل السنۃ والجماعۃ علماء دیوبند کی پہچان اور اس پر کاربند رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

محمد الیاس گھمن

۲۸ رجنوری ۲۰۱۲ء

تقدیم
(طبع اوّل)

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذباللہ من شرور انفسناومن سیأت اعمالنامن یھدہ اللہ فلامضل لہ ومن یضلل فلاھادی لہ واشھد ان لاالہ الااللہ واشھدان سیدناوو سیلتنامحمداعبدہ ورسولہ۔امابعد!

محترم قارئین کرام! قیامت جوں جوں قریب ہوتی جارہی ہے ویسے ہی فتنوں کی بھرمار ہوتی جارہی ہے۔ داخلی فتنے بھی اور خارجی فتنے بھی۔ مسلمانوں کے اندر بھی فتنے پھوٹ رہے ہیں۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے علماء دیوبند کو یہ توفیق دی کہ وہ فتنوں کا مقابلہ کریں اور علماء دیوبند کی تاریخ ان کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ چنانچہ جب روافض نے سر اٹھایا تو مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہدیۃ الشیعہ، آب حیات، اجوبہ اربعین، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایۃ الشیعہ، مولانا رحیم اللہ بجنوری رحمۃ اللہ علیہ، نے ابطال اصول الشیعہ اور مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے مطرقۃ الکرامہ اور ہدایات الرشید اور مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتنہ ابن سباء، تاریخ مذہب شیعہ، مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے الثورۃ الایرانیہ فی میزان الاسلام، مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الشیعہ اور علامہ عبدالستار تونسوی مدظلہم نے بطلان مذہب شیعہ لکھیں۔

نیچریوں کے خلاف حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے نموذج من معتقدات اہل العوج لکھا۔ اسی طرح بہائیوں کے خلاف الحجۃ النہائیۃ علی الحجۃ البہائیہ اور مولانا اشفاق الرحمن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رفع الحجاب عن کید البھاوالباب لکھی۔ منکرین حدیث کے خلاف حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے نصرۃ الحدیث مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تدوین حدیث، مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے انکار حدیث کے نتائج، مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم نے حجیت حدیث اور مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم نے کتابت حدیث لکھیں، بریلویوں کے خلاف مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف المہند علی المفند، براہین قاطعہ، مولانا حسین احمد المدنی رحمۃ اللہ علیہ نے الشہاب الثاقب، مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے راہ سنت، ازالۃ الریب، دل کا سرور، علامہ خالد محمود نے مطالعہ بریلویت لکھیں۔ غیر مقلدین کے خلاف مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے توثیق الکلام، الحق الصریح، الدلیل المحکم، مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے سبیل الرشاد، اوثق العری، مولانا شیخ الہند محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے ادلہ کاملہ، ایضاح الادلہ، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے الاقتصاد فی بحث التقلید والاجتہاد، علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فصل الخطاب، عمدۃ الاثاث، الکلام المفید، خاتمہ الخطاب، کشف الستر، بسط الیدین، نیل الفرقدین، مفتی مہدی حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اقامۃ البرہان، قطع الوتین مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے احسن الکلام اور مولانا حبیب اللہ ڈیروی نے نور الصباح لکھیں۔

لیکن افسوس کہ کچھ لوگوں نے بیسویں صدی کے چھٹی دہائی میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ چھیڑا اور اس میں وہ اہل السنت والجماعت کے اجماعی راستے سے ہٹ گئے اور ستم یہ ڈھایا کہ خود کو منسوب بھی علماء دیوبند کی طرف کرنے لگے اور یہاں تک غلو کیا کہ خود کو صحیح اصلی اور خالص دیوبندی اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو بناسپتی، جعلی دیوبندی کہنے لگے اور یہ لوگ علماء دیوبند کی عبارتوں کو توڑ موڑ کر پیش کرنے لگے

زاغوں کے تصرف میں ہیں عقابوں کے نشیمن

توحقیقی علماء دیوبند نے اس مسئلہ میں بھی قلم اٹھایا تا کہ اس فتنہ حادثہ کا سد باب ہوسکے تو بحمد للہ! انہوں نے دفتر کے دفتر اس بارے میں مرتب کردیئے۔جس کی ایک فہرست (بقدر ضرورت) ہم نے کتاب کے آخر میں بعنوان ''فتنہ مماتیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت'' لگادی ہے لیکن اس کے باوجود منکرین حیات کی عادت ہے کہ وہ طرح طرح کی باتیں بنا کر مختلف جعلی منشاء اختلاف پیش کرتے رہے۔مثلاً:

(۱) جعلی منشاء اختلاف

مماتیوں نے لوگوں میں مشہور کر رکھا ہے کہ ہم لوگ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے قائل ہیں کہ آپ ﷺ پر موت واقع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا قانون وعدہ پورا ہوا اور آپ کا اس دنیا سے انتقال ہو گیا لیکن ہمارے مخالف آپ ﷺ کی موت کا انکار کرتے ہیں اور الٹا ہمیں حیات النبی ﷺ کا منکر کہتے ہیں اور پھر یہ لوگ قرآن مجید کی وہ آیات پڑھنا شروع کردیتے ہیں جن میں حضور اکرم ﷺ یا تمام انسانوں کی موت کی اطلاع دی گئی ہے اور پھر اس پر مزید حاشیہ آرائی کرتے ہیں کہ کیا زندہ نبی کا جنازہ پڑھایا گیا؟ زندہ نبی کی قبر کھودی گئی اور ان کے درمیان منشاء اختلاف نہیں ہے کیونکہ ہمارے تمام اکابر حضور ﷺ کی وفات کے قائل ہیں کہ آپ ﷺ پر یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اور آپ ﷺ نے دار دنیا سے انتقال فرمایا۔اس میں نہ شک ہے نہ اختلاف۔اختلاف تو حیات بعد الوفات میں ہے۔لہٰذا مماتیوں کا یہ کہنا کہ اختلاف موت میں ہے صحیح نہیں ہے بلکہ یہ منشاء اختلاف جعلی و نقلی ہے۔

(۲) جعلی منشاء اختلاف

مماتی لوگ تحریروں اور تقریروں میں کہتے ہیں کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی حیات برزخی کے قائل ہیں اور ہمارے مخالف حیات دنیوی کے قائل ہیں۔حالانکہ یہ بات بھی خلاف واقع ہے۔ہمارے تمام اکابر رحمہم اللہ حضور اکرم ﷺ کی حیات بعد الوفات کو حیات برزخی کہتے اور مانتے ہیں۔علماء دیوبند کے کسی بزرگ عالم اور مرشد نے آپ ﷺ کی حیات برزخی کا انکار نہیں کیا۔ ہمارے اکابر پر یہ جھوٹا الزام ہے کہ وہ حیات برزخی کے منکر ہیں۔ وفات کے بعد حضور اکرم ﷺ اپنے جسدِ عنصری سمیت عالم برزخ میں داخل ہوئے کیونکہ موت کے بعد ہر آدمی خود بخود عالمِ برزخ میں داخل ہو جاتا ہے جیسا کہ تمام علماء کرام تصریح فرما چکے ہیں کہ موت سے لے کر قیامِ قیامت کے زمانہ کو برزخ کہتے ہیں۔

بہترین مثال

تو ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ بنفس نفیس عالمِ برزخ میں ہوتے ہوئے اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔قبر شریف آپ ﷺ کی ذات اقدس کے لئے ظرف مکاں ہے اور برزخ آپ ﷺ کے لئے ظرف زماں ہے۔زماں و مکان ایک دوسرے کی ضد نہیں ہیں کہ ہر ایک سے دوسرے کی نفی ہو جائے بلکہ یہ دونوں باتیں بیک وقت صادق آتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ قبر شریف میں ہیں اور برزخ میں ہیں جیسا کہ مثلاً زید رات کے وقت مسجد میں بیٹھا ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ زید مسجد میں ہے اور زید رات میں ہے۔ یہ دونوں باتیں بیک وقت اسی لئے سچی ہیں کہ زید کے لئے مسجد ظرف مکاں ہے اور رات ظرف زمان ہے۔ بعینہٖ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کے متعلق یہ کہنا کہ آپ ﷺ قبر شریف میں ہیں اور آپ برزخ میں ہیں یہ دونوں باتیں سچی اور صحیح ہیں۔

البتہ مماتی علماء نے عوام الناس کے ذہنوں میں یہ بات بٹھا رکھی ہے کہ برزخ سے مراد زمان نہیں بلکہ خاص مکان مراد ہے جس میں ارواح رہتی ہیں۔ حالانکہ یہ بات کہیں سے بھی ثابت نہیں پیغمبر کی اطلاع کی وجہ سے ہمارا ان پر ایمان بالغیب ہے۔ اسی لئے تو صاحب ہدایہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:...... وھو الیوم کما وضع یعنی بالفرض اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف منکشف بھی ہو جاتے تو اس دنیا والوں کو ایسے محسوس ہوں گے جیسے کہ قبر شریف میں رکھے گئے تھے، یعنی اہل دنیا حیات برزخیہ کو محسوس نہ کرسکیں گے کیونکہ برزخ کے امور غیب سے متعلق ہیں جو عام طور پر محسوس ومبصر نہیں ہوتے۔ الا ماشاء اللہ...... لیکن ان پر ایمان لانا ضروری ہے جو چیز ہمیں نظر نہ آئے ضروری نہیں کہ وہ موجود بھی نہ ہو۔ دیکھئے سوتا آدمی عالم خواب میں بہت کچھ دیکھتا ہے لیکن پاس بیٹھنے والا کچھ بھی نہیں دیکھتا، لیکن یہ نہ دیکھنے والا دیکھنے والے کو جھٹلا بھی نہیں سکتا کیونکہ اس نے جو کچھ دیکھا وہ سچ ہے۔

اصلی منشاء اختلاف

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اوّلاً آپ کے سامنے اکابر علماء دیوبند رحمہم اللہ اور مماتیوں کا مذہب ومشرب پیش کیا جائے تاکہ منشاء اختلاف معلوم کرنے میں آپ کو کسی قسم کی دقت اور دشواری پیش نہ آئے، بلکہ آسانی سہولت پیدا ہو جائے۔

علماء دیوبند کے مؤقف کا خلاصہ

بطور خلاصہ کے جان لیں کہ ہمارا اکابر علماء کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات برزخیہ کی صورت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس کو دنیا والے جسدِ اطہر کے ساتھ تعلق حاصل ہے جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زائرین کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں اور جواب مرحمت فرماتے ہیں اور آپ قبر مبارک میں موجود ہوتے ہوئے جنت کی سیر وسیاحت کرتے ہیں اور وہاں کی ہر نعمت اور ہر اکرام سے محظوظ ہوتے ہیں۔

مماتیوں کا عقیدہ

حالانکہ مماتی لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آسمانوں میں ایک نئے جسم کو مانتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی جسم مبارک جو قبر مبارک میں مدفون ہے زندگی سے اور جنت نعمتوں سے محروم سمجھتے ہیں۔

تو ہم نے بھی کوشش کی کہ علماء دیوبند نے نبی علیہ السلام کی قبر مبارک میں زندہ ہونے اور قبر کے نزدیک صلوٰۃ وسلام سننے کا جہاں کہیں ذکر کیا ہے اس کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائے۔ تو بحمد اللہ! یہ حوالہ جات چار سو (۴۰۰) سے متجاوز ہو گئے۔ اس کتاب کو ہم نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پہلے حصے میں ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ وہ حوالے ذکر کئے ہیں جس میں یہ ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں زندہ ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کا قبر میں مدفون جسم کے ساتھ تعلق ہے اور دوسرے حصے میں وہ حوالے ذکر کئے گئے جائیں جن میں یہ وضاحت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خود سنتے ہیں۔

اب اس کے بعد بھی کوئی نبی علیہ السلام کو قبر مبارک میں زندہ نہ مانے اور روضہ اقدس پر صلوٰۃ وسلام سننے کا انکار کرے اور خود کو دیوبندی بھی کہے اور لکھے تو اس کو شرم آنی چاہئے۔

نوٹ: زیر نظر کتاب میں علماء حق علماء دیوبند کی عبارات جمع کرنا مقصود تھا۔ اسی لئے اس کو جمع کر دیا گیا ہے، عقیدہ حیات النبی ﷺ پر آیات قرآنیہ، تفاسیر، احادیث نبویہ، شروح احادیث، اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اجماع امت وغیرہا کے ساتھ الگ کتابی شکل میں حوالہ جات جمع کر دیئے گئے ہیں جس کا نام حیات النبی ﷺ کورس ہے۔ من شاء فلیراجعہ (احباب حسب ضرورت وہاں ملاحظہ کر سکتے ہیں)۔ ان اریدالاالاصلاح مااستطعت وما توفیقی الاباللہ!

عبدالواحد قریشی کان اللہ لہٗ

۱۹رجنوری ۲۰۱۰ء

تقدیم

(طبع دوم)

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ رب العزت نے اس کتاب کو نہایت مقبولیت عطاء فرمائی ہے۔ ملک وبیرون ملک سے احباب، اہل علم نے نہاتی خندہ پیشانی سے اس کو قبول فرمایا ہے بلکہ شُنید ہے کہ اکثر مقامات پر اہل علم حضرات نے اپنی طرف سے اس کو خرید کر تقسیم کرا دیا۔

اسی طرح اکثر وہ حضرات جو اس کے مطالعہ کے بعد واپس مسلک دیوبند کی طرف پلٹے بتاتے ہیں کہ ہماری طرح کئی لوگوں کے عقائد سدھر گئے۔ علماء حق علماء دیوبند کی ترجمانی اس کتاب میں موجود ہے۔ باطل قوتوں کی مخرب اخلاق کاروائی اور فتنہ انگیزی کے مقابلے میں یہ کتاب سدِ سکندری ثابت ہو رہی ہے۔

الحمدللہ! اس کتاب کے ٹھوس حوالہ جات، مدلل مبرھن دلائل سے علماء دیوبند کے نام پر اپنی دکان چمکانے والوں کی حقیت بھی خوب خوب واضح ہوئی ہے۔ الحمداللہ علی ذالک!

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی عظمت کو مزید چار چاند لگائیں اور اس کے نفع کو عام وتام فرمائیں۔

اب حال ہی میں ہندوستان (دارالعلوم دیوبند) کے دوست محترم جناب مولانا ظفر احمد نعمانی سلمہ اللہ تعالیٰ کی خواہش اور کوشش سے ہندوستان میں ان کے مکتبہ سے شائع ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور مزید دینی اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ ویرحم اللہ عبداًقال اٰمینا!

عبدالواحد قریشی کان اللہ لہٗ

فروری ۲۰۱۶ء

ایک نظر ادھر بھی

اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس کتاب کو اہل علم حضرات نے پڑھا اور اس کی تصدیق وتائید فرمائی۔

خصوصاً شیخ الحدیث والتفسیر، تلمیذ رشید حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ، فاضل دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا علاؤالدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ جنہوں نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود ایک ماہ تک اپنے پاس رکھا اور وقفہ وقفہ سے اس کو دیکھتے رہے اور آخر میں اس پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے مؤلف پر اظہار اطمینان فرمایا۔

اور متکلم الاسلام، سفیر احناف، ترجمان علماء دیوبند حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو پڑھا، مفید مشوروں سے نوازا اور آخر میں واشگاف الفاظ میں تصدیق وتقریظ لکھی، جو کہ خالص اللہ رب العزت کا فضل وکرم ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے قبر اطہر پر کئے جانے والے استشفاع کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل علم کے قلوب کو متوجہ فرمایا اور عوام الناس میں بھی اس کو بے حد مقبولیت فرمائی۔

آخر میں جن احباب نے میرے ساتھ تعاون فرمایا، ان کا شکریہ ادا نہ کرنا ناانصافی ہوگی۔

اُن احباب میں مولانا محمد عمر فاروق معارفی سلمہٗ جنہوں نے اس کتاب کے اکثر حصہ کو اپنی بے لاگ کوشش سے چار چاند لگائے اور ساتھ ساتھ عزیزم حافظ انیس الرحمن سلمہ الرحمن، عزیزم محمد فرحان طارق حفظہ اللہ تعالیٰ، بھائی محمد زبیر الحق میکن جنہوں نے اس کتاب کو کمپوز کیا اور نہایت محنت شاقہ سے اسے خوب سے خوب تر بنایا اور مزید دامے، درمے، قدرے، سخنے بندہ ناچیز کے ساتھ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور اہل حق کا ساتھ عطاء فرمائے۔

عبدالواحد قریشی کان اللہ لہٗ

جون ۲۰۱۲ء

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے بارے میں علماء دیوبند کی پہلی اجماعی دستاویز

التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ المہند علی المفند کا مختصر تعارف

مؤلفہ حضرت الشیخ مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

آج سے ایک صدی قبل مولوی احمد رضا خان بریلوی نے حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا اشرف علی تھانوی رحمہم اللہ جیسے پاکبازانِ اُمت کی عبارت میں قطع و برید کر کے اور اپنے خانہ ساز مفہوم کو حاشیہ دے کر ان پر فتویٰ کفر دے دیا جو (حسام الحرمین) کے نام سے طبع ہوا۔ جس پر خان صاحب بریلوی نے خفیہ وشاطرانہ طریقہ سے علماء حرمین شریفین کے دستخط بھی لے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو اس بھونڈی کاروائی کا علم ہوا، تو انہوں نے علماء حرمین شریفین کو خان صاحب بریلوی کے مکر وفریب سے آگاہ کیا۔ اس پر علماء حرمین شریفین نے علماء دیوبند کے عقائد ونظریات کی اصل حقیقت جاننے کے لئے ۲۶ سوالات ارسال کئے۔ چنانچہ فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب لکھا۔ جس پر اس وقت کے جید علماء دیوبند کے علاوہ حرمین شریفین اور علماء مصر وشام نے تائیدی دستخط تحریر فرمائے۔ یہ جواب (المہند علی المفند) کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

المہند علی المفند پر دستخط کرنے والے علماء کرام! (۱) شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی (۲) حضرت مولانا میر احمد حسن امروہوی (۳) مفتی اعظم حضرت مولانا عزیز الرحمن دیوبندی (۴) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی (۵) حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری (۶) حضرت مولانا احمد قاسمی (۷) حضرت مولانا غلام رسول (۸) فقیہ ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی (۹) حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی (۱۰) حضرت

مولانا محمد یحییٰ سہارنپوری (۱۱) حضرت مولانا محمد سہول رحمۃ اللہ علیہ سمیت ۲۴ اکابر علماء کرام نے اس پر تائیدی دستخط فرمائے۔
پاکستان میں یہ کتاب قائد اہلسنت حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء میں شائع فرمائی۔

تصدیقات جدیدہ! مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری کی طرف سے (انکار حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی ازسرنو اٹھائی گئی تحریک کے بعد فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے (المہند علی المفند) پر جدید علماء دیوبند کی تصدیقات کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے عقائد علماء دیوبند کا خلاصہ مرتب فرمایا اور اس پر درج ذیل ۳۸، جید علماء دیوبند نے تائیدی دستخط ثبت فرمائے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب (المہند علی المفند) تمام علماء دیوبند کی ایک اجماعی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

(۱) حضرت مولانا قاری محمد طیب، (۲) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع کراچی، (۳) حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانی، (۴) حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری، (۵) حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، (۶) حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی، (۷) قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود، (۸) حضرت مولانا مفتی عبداللہ ملتان، (۹) حضرت مولانا مفتی عبدالستار ملتان، (۱۰) حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، (۱۱) حضرت مولانا محمد احمد تھانوی سکھر، (۱۲) حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی، (۱۳) حضرت مولانا محمد انور انوری، (۱۴) حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی، (۱۵) حضرت مولانا سید حامد میاں لاہور، (۱۶) حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی، (۱۷) حضرت مولانا مفتی احمد سعید سرگودھا، (۱۸) حضرت مولانا علی محمد صاحب کبیر والا، (۱۹) حضرت مولانا محمد شریف کشمیری ملتان، (۲۰) حضرت مولانا سید صادق حسین شہید جھنگ، (۲۱) حضرت مولانا عبدالحئی شجاع آبادی، (۲۲) حضرت مولانا عبدالستار تونسوی، (۲۳) حضرت مولانا محمد علی جالندھری، (۲۴) حضرت مولانا محمد ایوب جان بنوری، (۲۵) حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر، (۲۶) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین، (۲۷) حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی، (۲۸) حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ ٹنڈوالہ یار، (۲۹) حضرت مولانا عبدالحق نافع، (۳۰) حضرت مولانا مفتی محمد فرید زروبوی، (۳۰) حضرت مولانا مفتی عبدالقادر کبیروالا، (۳۲) حضرت مولانا محمد شریف جالندھری، (۳۳) حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی، (۳۴) حضرت مولانا فضل غنی بنوں، (۳۵) حضرت مولانا فیض احمد ملتان، (۳۶) حضرت مولانا نذیر احمد فیصل آباد۔

(۱) کیا اِن تمام علماء دیوبند نے عبارت پڑھے بغیر اس پر دستخط کر دیئے؟ (۲) کیا تمام علماء دیوبند (العیاذ باللہ) ناواقف تھے کہ انہیں دستخط کرتے وقت اہل سنت والجماعت کے اصل عقیدۃ کا علم بھی نہ ہوسکا؟ (۳) کیا یہ تمام علماء دیوبند (العیاذ اللہ) روافض کی طرح تقیہ باز تھے کہ وقتی مصلحت کی بناء پر انہوں نے غلط عقیدہ پر دستخط کر دیئے؟ (۴) کیا یہ تمام علماء دیوبند (العیاذ باللہ) بزدل تھے کہ انہوں نے استقامت وعزیمت کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے کمزوری وغیر مستقل مزاجی کا مظاہرہ کیا؟ (۵) اور کیا ان علماء دیوبند کی اجماعی فکری کاوشوں سے الگ رہ کر صراط مستقیم پر قائم رہا جاسکتا ہے؟

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے بارے میں علماء دیوبند کی دوسری اجماعی دستاویز "تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور" کا تعارف

مؤلفہ امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان رحمۃ اللہ علیہ صفدر

۱۹۵۴ء کے قریب جامعہ خیر المدارس ملتان کے سالانہ جلسہ میں مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری نے (عقیدہ حیات النبی ﷺ) سے انکار کو اپنی تقریر کا موضوع بنالیا۔ دیوبندی حلقے اس فکر جدید سے قطعاً غیر مانوس تھے۔ لہٰذا عوام کو اس نئی گمراہی سے بچانے کے لئے حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقریر میں شاہ صاحب کو نشانہ بنائے بغیر اس عقیدہ کی وضاحت فرمادی کہ اسلاف دیوبند، انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کی قبور مبارکہ میں روح مع الجسد زندہ مانتے ہیں اور عند القبر سماع صلوٰۃ وسلام کا عقیدہ رکھتے ہیں جس پر شاہ صاحب نے برہمی کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ جامعہ کے میزبانوں کی طرف سے اسی موقع پر علماء کرام کی ایک محفل سجالی گئی۔ تاکہ وہ شاہ صاحب کو مسلک دیوبند سمجھایا جاسکے۔ لیکن شاہ صاحب نے مسلک دیوبند قبول کرنے کی بجائے اس مسئلہ کو اپنی عزت نفس کا مسئلہ بنالیا اور پورے ملک میں تقریر کے لئے مستقل یہی عنوان اختیار لیا۔

تصفیہ کی پہلی ناکام کوشش

مسلک دیوبند کی وحدت پارہ پارہ ہوتے دیکھ کر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۸، ۱۹ / جون ۱۹۶۰ء کو اپنے مرکز شیرانوالہ دروازہ لاہور میں فریقین کے چیدہ چیدہ علماء کا ایک خاص اجلاس طلب فرمالیا تاکہ افہام وتفہیم کے ذریعے اس مسئلہ کا کوئی حل تلاش کیا جاسکے۔ لیکن شاہ صاحب اور ان کے رفقاء اس خالص افہام تفہیم کی مجلس کو مناظرانہ ومجادلانہ رنگ دینے کے لئے مختلف علاقوں سے عام لوگوں کی بسیں بھر کرلے گئے۔ جس کی وجہ سے تصفیہ کی یہ پہلی کوشش ناکام ہوکر رہ گئی۔

تصفیہ کی دوسری ناکام کوشش

اس کے بعد ملک بھر میں جنگ وجدل کا بازار گرم ہوگیا تو ایک بار پھر چند اکابر نے مصالحت کی کوشش شروع کردیں۔ چنانچہ ۵ / جنوری ۱۹۶۱ء کو سکھر کے اندر فریقین کا اجتماع ہوا۔ جس میں فریقین نے متفقہ طور پر حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو ثالث تسلیم کیا اور ثالثوں نے اس مقصد کے لئے ۱۷، ۱۸ / جنوری ۱۹۶۱ء کو سکھر میں فریقین کو طلب کرلیا۔ اتفاقاً ان تاریخوں میں مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ ایک تقریر کے سلسلہ میں گرفتار کرلئے گئے اور سکھر کا اجتماع موخر ہوگیا۔ اس کے بعد ثالثوں نے اپنی سہولت کے لئے فریقین سے تحریری موقف طلب کرلیا۔ تاکہ ان کی روشنی میں وجہ اختلاف تک رسائی آسان ہوسکے۔ مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا تحریری موقف ارسال کردیا۔ لیکن شاہ صاحب نے اپنا موقف ونظریہ تحریری طور پر دینے سے انکار کردیا۔ جس کی وجہ سے مصالحت کی یہ دوسری کوشش بھی ناکام ہوکر رہ گئی۔

تصفیہ کی تیسری ناکام کوشش

اس کے بعد ۱۹۶۲ء میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دیوبند سے پاکستان تشریف لائے تو انہوں نے بھی فریقین کے درمیان مصالحت کی کوششیں شروع کر دیں۔ چنانچہ ۲۲ر جون ۱۹۶۲ء کو راولپنڈی کے اجلاس میں انہوں نے درج ذیل تحریر فریقین کے سامنے رکھی۔

وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلوٰۃ سلام سنتے ہیں۔اس تحریر پر حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ صاحب، حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا قاضی نور محمد رحمۃ اللہ علیہ صاحب اور حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب نے دستخط ثبت فرمائے۔

نوٹ: اجلاس راولپنڈی کی مذکورہ تمام کروائی حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مضمون بعنوان ''مسئلہ حیات النبی ﷺ سے متعلق چار رسالہ نزاع کا خاتمہ'' میں تحریر فرما دی ہے جو ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ستمبر ۱۹۶۲ء اور مولانا شیخ غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ ''ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی'' (اگست ۱۹۶۲ء) میں شائع ہو چکا ہے۔اب ہم ان کرم فرماؤں سے پوچھتے ہیں کہ جن کا یہ دعویٰ ہے کہ فیصلہ راولپنڈی محض ایک افواہ ہے یا جعلی دستخط ہیں تو بتایا جائے کہ حضرت قاری صاحب نے بھی جھوٹ بولا دارالعلوم دیوبند کے ترجمان رسالہ نے بھی جعل سازی سے کام لیا؟ سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری نہ مذکورہ اجلاس میں شریک ہوئے اور نہ مذکورہ تحریر پر انہوں نے دستخط فرمائے جس کی وجہ سے حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (امیر جمعیت اشاعت وتوحید والسنۃ) اور حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جنرل سیکرٹری جمعیت اشاعت وتوحید والسنۃ) نے ان کے بارہ میں درج ذیل تحریر علیحدہ لکھ کر دی۔ہم (مولانا قاضی نور محمد صاحب اور مولانا غلام اللہ خان صاحب) اس کی پوری کوشش کریں گے کہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب سے اس تحریر (مندرجہ بالا) پر دستخط کرائیں۔جس پر ہم نے دستخط کئے ہیں۔اگر ممدوح اس پر دستخط نہ کریں گے تو مسئلہ حیات النبی ﷺ میں اس تحریر کی حد تک ان سے برأت کا اعلان کر دیں گے۔نیز اپنے جلسوں میں ان سے مسئلہ حیات النبی ﷺ پر تقریر نہ کرائیں گے اور اگر اس مسئلہ میں وہ کوئی مناظر وغیرہ کریں گے تو ہم اس بارہ میں ان کی مدد نہ کریں گے۔ نور محمد خطیب قلعہ دیدار سنگھ......لاشئی غلام اللہ خان ۲۲ر جون ۱۹۶۲ء

(بحوالہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، ستمبر ۱۹۶۲ء)

اس فیصلے کے بعد چند ہی روز میں حضرت مولانا قاضی نور محمد انتقال فرما گئے اور حقیقتاً شیخ القرآن نے یہ وعدہ وفا کر دیکھایا جس طرح شیخ القرآن کے مایہ ناز شاگرد و ترجمان حضرت مولانا عبدالمعبود نے تصریح فرمائی ہے۔

ا...... ۱۹۶۲ء کے تاریخی معاہدے کے ایک عرصہ بعد تک حضرت شیخ القرآن اور حضرت شاہ صاحب کے مابین حالات کشیدہ رہے۔شاہ صاحب کی تعلیم القرآن تشریف آوری کسی بھی موقع پر قطعاً نہیں ہوئی، نہ دورۂ تفسیر القرآن کے دوران، نہ ابتداء یا اختتام بخاری شریف کے موقع پر اور نہ ہی سالانہ کانفرنسوں میں حضرت شاہ صاحب کو مدعو کیا گیا۔

چونکہ حضرت شیخ القرآن اور حضرت شاہ صاحب کے مابین ''مسئلہ توحید'' کی اشاعت وترویج میں زمانۂ قدیم سے راسخ تعلق چلا آرہا تھا۔اس کا تقاضا یہی تھا کہ یہ بعد اور دوری ختم کر کے پھر سے پرانے تعلقات استوار کر لئے جائیں۔غالباً آٹھ دس سال کے انقطاع کے بعد حضرت شیخ القرآن نے وسعت ظرفی کا مظاہرہ کرتے

ہوئے حضرت شاہ صاحب کو مدعو فرمالیا اور دارالعلوم تعلیم القرآن کی سالانہ کانفرنس میں خطاب کا موقع فراہم فرمایا۔

دارالعلوم تعلیم القرآن کی وسیع وعریض جامع مسجد سامعین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ اسٹیج پر ملک بھر کے نامور اور جلیل القدر علماء کرام رونق افروز تھے، رات کا بڑا حصہ بیت چکا تھا۔ حضرت شاہ صاحب کا خطاب پورے شباب پر تھا اور سامعین محظوظ ہو رہے تھے کہ حضرت شاہ صاحب نے موضوع سے ہٹ کر ''مسئلہ حیات النبی ﷺ'' چھیڑ دیا۔ کچھ دیر تک حضرت شیخ القرآن بے محل اور بے موقع مسئلہ حیات النبی ﷺ پر حضرت شاہ صاحب کی گفتگو طوعاً و کرہاً سماعت فرماتے رہے اور اپنے جذبات ضبط کرتے رہے۔ لیکن جب شاہ صاحب نے فرمایا: ''آؤ، حیات النبی ﷺ پر دلائل پیش کرو۔''

تو حضرت شیخ القرآن جلال میں آگئے اور اس وقت اُن کا جلال دیدنی تھا۔ انتہائی غضبناک ہو کر فرمایا: ''چھوڑو، چھوڑو، دلائل نہ دلائل'' اور شاہ صاحب سے مائیک چھین لیا اور خود تقریر شروع کردی۔

حضرت شاہ صاحب کی بے حد سبکی ہوئی، لیکن وہ محو حیرت، بالکل ساکت وصامت سوچ کی موج میں گم ہو گئے۔ مگر قطعاً کوئی ردعمل پیش نہیں کیا۔ کچھ دیر اسٹیج پر تشریف فرما رہے اور پھر چلے گئے۔ (عقیدہ شیخ القرآن ص ۵۶، ۵۷)

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیں یوں کرتے نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوایاں ہوتیں

۲...... ایشیاء کا جامع ازہر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، مادر علم دارالعلوم دیوبند کے زعماء اور مشائخ نے ۱۹۸۰ء بمطابق ۱۴۰۰ھ میں جب صد سالہ کانفرنس کا انعقاد فرمایا، جس میں دارالعلوم دیوبند کے اکابرین کی شاندار خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اُس تاریخی کانفرنس میں حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ کو مقالہ پیش کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ لیکن حضرت سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری برہم ہو گئے اور انہوں نے ''انتہائی نازیبا کلمات'' استعمال کئے جو اخبارات میں بھی شائع ہو گئے۔ حضرت شیخ القرآن کو شاہ صاحب کے کلمات پر قلبی دکھ ہوا ان کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچی۔ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ کو علماء دیوبند سے والہانہ عقیدت اور بے پناہ قلبی انس تھا۔ وہ اُن پر جان نچھاور کرتے تھے اور انہیں علماء مشائخ دیوبند کے خلاف کسی کی بات ہرگز گوارا نہ تھی۔ حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب کے ساتھ گہرے اور قدیم تعلقات کے باوجود اُن کے بیان پر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ نے سخت ترین ردعمل کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے فوراً پریس کانفرنس طلب فرمائی اور اس میں علماء دیوبند کی دینی، سیاسی اور ملکی خدمات کو شاندار خراج تحسین پیش فرمایا۔

آپ نے فرمایا: ''علماء دیوبند کے خلاف میں کسی کی بات قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ اگر میرا باپ بھی اُن کے خلاف کچھ کہے تو میں ان کی بات کو بھی مسترد کر دوں گا۔ میں اُن کی عزت وناموس پر اپنی جان تو قربان کر سکتا ہوں لیکن ان کے خلاف کچھ سننے کا روادار نہیں ہوں۔''

اتفاق سے اسی سال حضرت شاہ صاحب کو دارالعلوم تعلیم القرآن کے سالانہ جلسہ میں دعوت دے چکے تھے۔ لیکن شاہ صاحب کے ریمارکس سے کبیدہ خاطر ہو گئے اور جلسہ کے اشتہار کے متعلق حضرت شیخ نے اس خادم سے فرمایا: ''ادھر لاؤ وہ اشتہار اور کاٹ دو شاہ صاحب کا نام انہیں دیوبندی کہہ کہہ کر ہمارا گلہ بھی خشک ہو گیا ہے۔ لیکن انہوں نے تو دیوبند کا منہ بھی نہیں دیکھا۔ وہ دیوبند کے خلاف بیان دیتے ہیں۔ اشتہار سے ان کا نام کاٹ دو۔ چنانچہ حضرت شیخ نے اپنی زندگی کی اس آخری کانفرنس میں حضرت شاہ صاحب کو نہیں بلایا۔

(عقیدہ شیخ القرآن ص ۵۷، ۵۸ ناشر ادارۃ التحقیق راولپنڈی)

البتہ حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اپنے ایک مکتوب نے ذریعہ اپنے (عقیدہ حیات النبی ﷺ) کی وضاحت فرما چکے تھے۔ اس لئے مذکورہ تحریر پر ان کے دستخط کرانے کی ضرورت محسوس نہ کی گئی۔ چنانچہ مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کی وضاحت اس طرح فرماتے ہیں کہ اس مختصر عبارت کی کافی تفصیل چونکہ قاضی شمس الدین (برادر خورد مولانا قاضی نور محمد صاحب) اپنے مکتوب میں لکھ کر مولانا محمد علی صاحب جالندھری کے پاس بھیج چکے تھے۔ اس لئے یہ عبارت بالا ان کی مسلمہ ہے۔ بنا بریں اس عبارت پر ان کے دستخط کرانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ عبارت بالا کو ان کی مسلمہ سمجھا جائے۔ (بحوالہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، ستمبر ۱۹۶۲ء)

اس اعتبار سے گویا جمعیۃ اشاعت التوحید کے تین ذمہ دار حضرات (مولانا قاضی نور محمد صاحب، مولانا غلام اللہ خان صاحب اور مولانا قاضی شمس الدین صاحب) عقیدہ حیات النبی ﷺ کی مذکورہ تحریر پر متفق تھے۔ لیکن سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری اور ان کے بعض شدت پسند رفقاء اس سے اتفاق نہ کر سکے اور اس طرح مصالحت کی یہ تیسری کوشش بھی ناکام ہو کر رہ گئی۔

جمعیت علماء اسلام کا فیصلہ اور تسکین الصدور کی تالیف

افہام تفہیم کے ذریعہ جب مصالحت کی تمام کوششیں ناکام ہو چکیں اور سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری، اپنی جماعت کے مرکزی امیر (حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحب) اور ناظم اعلیٰ (حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب) کی تائیدی تحریر بھی مسترد کر چکے تو اکابر دیوبند نے مصالحت کی جملہ کوششیں ترک کر کے "مسلک دیوبند" کو شاہ صاحب کے پیدا کردہ شکوک وشبہات سے بچانے اور قرآن وسنت و اجماع امت کی روشنی میں اسے واضح و آشکارا کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۴/اگست ۱۹۶۲ء کو جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محدث کبیر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک اور دیگر علماء کی تائید سے امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ، کو منتخب کیا گیا کہ وہ قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں دلائل وبراہین کے ساتھ مسلک دیوبند کی ترجمانی کرتے ہوئے "عقیدہ حیات النبی ﷺ" کو واضح کریں۔ چنانچہ جمعیت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق حضرت امام اہلسنت نے "تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور" تالیف فرمائی جسے اکابرین جمعیت کی موجودگی میں پڑھ کر سنایا گیا اور پھر درج ذیل اکابر علماء نے اس پر تصدیقات ثبت فرمائیں۔

(۱) حضرت مولانا فخر الدین احمد (سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند) (۲) حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن (سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند) (۳) حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب (سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند) (۴) امام فن اسماء الرجال حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی (انڈیا) (۵) حضرت مولانا خیر محمد جالندھری (جامعہ خیر المدارس ملتان) (۶) حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی (۷) حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری (۸) حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی (۹) حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی (۱۰) حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانی (۱۱) حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک (۱۲) حضرت مولانا عبدالخالق صاحب مظفر گڑھ (۱۳) حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب (سراجیہ کندیاں شریف) (۱۴) مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی)

(۱۵) فخر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ (۱۶) حضرت مولانا علامہ دوست محمد قریشی (۱۷) حضرت مولانا مفتی احمد سعید سرگودھا (۱۸) حضرت مولانا نذیر اللہ خان گجرات (۱۹) مفکر اسلام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود (۲۰) ضیغم اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی (۲۱) مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری (۲۲) حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب (سابق شیخ الحدیث دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی) (۲۳) قائد اہل السنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب (۲۴) حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان (۲۵) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ساہیوال۔ (رحمہم اللہ)

اس اعتبار سے عقیدہ حیات النبی ﷺ کے بارے میں یہ کتاب اکابرین علماء دیوبند کی دوسری اجماعی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس پر اس وقت کے تقریباً تمام قابل ذکر اکابر علماء کی تصدیقات آ چکی ہیں۔ کیا کوئی شخص دیوبندیت کا دعوی رکھتے ہوئے ان تمام اکابر کو جھٹلانے کا حوصلہ کر سکے گا؟ اور ان اکابر کو جھٹلا کر خود دیوبندی مسلک میں شامل رہ سکے گا؟ اور کیا وہ اپنے مسلک کی کوئی ایسی کتاب پیش کر سکے گا جس پر ایسے جید علماء دیوبند کی تصدیقات موجود ہوں؟ ھاتو ابرھانکم ان کنتم صادقین!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب ...... نبی علیہ السلام کی قبر مبارک میں زندگی

الحمدللہ الذی انزل الایات وارسل البینات وذاق الانسان الممات بعدالحیات والصلوٰۃ والسلام علی من بعثھم بالبراھین والمعجزات وھم احیاء فی قبورھم بعدالوفات خصوصاً علی سیدالانبیاء وافضل الکائنات سیدنا ومولانا محمد الرسول الذی ھو حی فی روضۃ من ریاض الجنات ویسمع فی قبرہ السلام والصلوٰۃ ویجیب سلام الزائرین والزائرات وعلی الہ واصحابہ الذین یتبعونہ فی الحیوۃ وبعدالوفات امابعد!

نبی علیہ السلام دنیا میں تقریباً ۶۳ برس زندہ رہے۔ پھر ایک مقرر وقت پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو وفات دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں آپ علیہ السلام کو دفن کیا۔ اب دُنیا کے تمام مسلمانوں (احناف، شوافع، مالکیہ، حنابلہ) کا عقیدہ ہے کہ آپ علیہ السلام قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ اگر تمام مذاہب کے علماء کرام کے حوالے پیش کریں تو ایک دفتر درکار ہوگا۔ اس لئے صرف علماء دیوبند رحمہم اللہ کے حوالہ جات پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح عقیدہ پر تادم زیست قائم رکھے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ!

آیۃ من آیات اللہ، رئیس المتکلمین، استاذ الاساتذہ، منبع الحکمۃ، معدن العلوم، بانی دارالعلوم دیوبند، قاسم العلوم والخیرات، سیدنا الامام الکبیر، حجۃ الاسلام والمسلمین،

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء)

۱...... رسول اللہ ﷺ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام بالیقین قبر میں زندہ ہیں پر شیعہ (اور جدید معتزلہ، مؤلف) نہ سمجھیں تو کیا کیجئے؟ (ہدیۃ الشیعہ ص ۳۵۹ طبع: تالیفات اشرفیہ ملتان)

۲...... نبی علیہ السلام روضۂ مبارک میں زندہ ہیں۔ (ہدیۃ الشیعہ ص ۳۲۰ ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

۳...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔ (اجوبہ اربعین ص ۱۰۶ ط: ادارہ نشر واشاعت نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

۴...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز قبر میں زندہ ہیں۔ (آب حیات ص ۷ ط: تالیفات اشرفیہ۔ ملتان)

۵...... سو تسکین جب ہی متصور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوں۔ (آب حیات ص ۵۲ ط: تالیفات اشرفیہ۔ ملتان)

۶...... قرآن مجید کی سورۃ نساء: ۶۴ (ولو انھم اذ ظلموا . . . الخ) کیونکہ اس میں کسی کی تخصیص نہیں آپ کے ہم عصر ہوں یا بعد کے امتی ہوں اور تخصیص ہو تو کیونکر ہو آپ کا وجود تربیت تمام امت کے لئے یکساں رحمت ہے کہ پچھلے امتیوں کا آپ کی خدمت میں آنا اور استغفار کرنا اور کرانا جب ہی متصور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہوں اور اگر اہل عصر ہی کے ساتھ یہ فضیلت مخصوص تھی تو آیت: النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم کے دونوں جملے جدا جدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پر اسی طرح دلالت کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ قرآن کے ماننے والوں کو تو گنجائش انکار نہیں اور جو شخص قرآن کے انکار سے، موافق حدیث ثقلین لاریب داخل زمرہ گمراہان ہو چکا اس کی راہ پر لانے کی کوئی تدبیر نہیں۔ غرض جو لوگ کلام اللہ کو بیاض عثمانی کہہ کر خدا کی آیات سے اپنے خیالات واہیات کو متقدم سمجھتے ہیں وہ لوگ تو اپنے عقیدہ کے موافق بھی بشہادت حدیث مذکور گمراہ ہوں گے وہ نہ مانیں تو وہ جانیں پر مؤمنان با اخلاص کو بعد استماع تفسیر آیت مذکور ان شاء اللہ تسلیم دعویٰ معلوم لازم ہوگا۔ (آب حیات ص ۵۳-۵۴ ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

۷...... ہمارا دعویٰ تو یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں یہ نہیں کہ اور کوئی مثل انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہی نہیں۔ ہاں! چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی بوجہ علم نبوت معلوم ہے تو وہ دونوں حکم باقی یعنی حرمت ازواج اور عدم توریث اموال قابل تکلیف اور بالیقین واجب العمل ہوں گے۔ (آب حیات ص ۴۲-۴۳ ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

۸...... ارواح انبیاء علیہم السلام کو بدن کے ساتھ علاقہ (تعلق) بدستور رہتا ہے اور ان کا سماع بعد وفات بھی بدستور باقی ہے۔ (جمال قاسمی ص ۱۳ ط: کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

۹...... انبیاء علیہم السلام کی ارواح طیبہ کو بعد مرگ بھی وہی تعلق اپنے اجسام سے رہتا ہے جو قبل مرگ تھا۔

(جمال قاسمی ص ۱۴، کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

۱۰...... انبیاء کرام علیہم السلام کو انہیں اجسام دنیاوی کے تعلق کے اعتبار سے زندہ سمجھتا ہوں۔

(لطائف قاسمیہ ص ۳ مطبع مجتبائی دہلی)

۱۱...... انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے ابدان سے تعلق اس قسم کا تعلق اب بھی ہوگا جس قسم کا پہلے تھا۔

(لطائف قاسمیہ ص ۴، مطبع مجتبائی دہلی)

۱۲...... انبیاء کرام علیہم السلام کو ابدان دنیا کے حساب سے زندہ سمجھیں گے۔ (لطائف قاسمیہ ص ۴ ط: مطبع مجتبائی دہلی)

فقیہ النفس، ابوحنیفہ وقت، محدث العصر، استاذ حضرت مولانا حسین علی الوانی،

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء)

۱۳...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں و نبی اللہ حی یرزق۔ اس مضمون حیات کو مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ نے اپنے رسالہ آب حیات میں بما لامزید علیہ ثابت کیا ہے۔ (ہدایۃ الشیعہ ص ۱۸ در تالیفات رشیدیہ ص ۵۶۱، ادارہ اسلامیات لاہور)

نوٹ: معلوم ہوا کہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ اس مسئلہ میں متفرد نہیں بلکہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔

۱۴...... ولان النبیین صلوات اللہ علیھم اجمعین لماکانوااحیاء فلامعنی لتوریث الاحیاء منھم۔
ترجمہ: اور چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں تو ان سے زندوں کے وارث ہونے کا کوئی معنی نہیں ہے۔
(الکوکب الدری علی جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۲۳ ط: ایچ ایم سعید۔کراچی)

الشیخ المحدث، محشی بخاری شریف، استاذ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ،

حضرت مولانا احمد علی السہارنپوری صاحب رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ)

۱۵...... نبی علیہ السلام کی وفات پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مفصل تقریر میں فرمایا کہ: لایذیقک اللہ الموتتین ابدا کہ اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کو دو موتیں کبھی نہیں چکھائے گا۔ اس کی تشریح میں حضرت موصوف فرماتے ہیں: والاحسن ان یقال ان حیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم لایتعقبھا موت بل یستمر حیاوالانبیاء احیاء فی قبورھم ترجمہ: میرے نزدیک بہترین جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایسی ہے کہ اس کے بعد موت وارد نہیں ہوتی بلکہ دوامی حیات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بھی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔
(بخاری شریف ج ۱ ص ۵۱۷ حاشیہ ط: قدیمی کتب خانہ کراچی)

شیخ العالم المعروف بشیخ الہند، اُستاذ الاساتذہ، سابق صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند، سیدالمجاہدین،

حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی صاحب رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء)

۱۶...... قولہ: ان اللہ حرم علی الارض ای منعھا وفیہ مبالغۃ لطیفۃ اجسادالانبیاء ای من ان تاکلھافالانبیاء فی قبورھم احیاء قال الطیبی فان قلت ماوجہ الجواب بقولہ ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء فان المانع من العرض والسماع ھوالموت وھوقائم لاشک ان حفظ اجسادھم من ان ترم خلاف العادۃ المستمرہ فکان اللہ یحفظھامنہ فکذلک یمکن من العرض علیھم ومن الاسماع صلوۃ الامۃ ویؤیدہ ماوردمن حدیث ابی الدرداء فنبی اللہ حی یرزق انتھی۔ قال السیدجمال الدین: لاحاجۃ فی وجہ تطابق الجواب الی ھذاالتطویل فان قولہ ان اللہ حرم الخ مقابل قولہ وقدارمت وایضاًمحصل الجواب ان الانبیاء احیاء فی قبورھم فیمکن لھم سماع صلوۃ من صلی علیھم فتامل۔ فماذکرمن محصل الجواب ھوخلاصۃ ماذکرہ الطیبی من السوال والجواب غایتہ انہ علی الوجہ التوضیح بیانہ ان الصحابۃ سألوابیان کیفیۃ العرض بعداعتقادھم بانہ کائن لامحالۃ لقول الصادق دفعاالاشتباہ ان العرض ھل ھوعلی الروح المجرداوعلی المتصل بالجسدحسبواان جسدالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کجسدکل احدفکفی فی الجواب ماقالہ علی وجہ الصواب۔ وکلام الطیبی یفیدحصرالعرض والسماع بعدالموت بالانبیاء ولیس کذلک فان سائر الاموات ایضاًیسمعون السلام والکلام ویعرض علیھم اعمال اقاربھم فی بعض الایام نعم الانبیاء یکون حیاتھم علی الوجہ الاکمل ویجعل لبعض وراثھم من الشھداء والاولیاء والعلماء حفظ ابدانھم فی قبورھم۔ ترجمہ: اللہ نے زمین پر حرام کردیا ہے یعنی منع کردیا (اور اس میں عمدہ مبالغہ ہے) کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام

کے اجسام کو کھا سکے۔ پس انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ طیبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ اگر تو یہ کہے: ''ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء علیہم السلام'' کے ساتھ جواب دینے کی کیا وجہ ہے؟ کیونکہ عرض اور سماع سے رکاوٹ تو موت ہے تو میں یہ کہوں گا کہ اس میں تو شک نہیں کہ ان کے اجسام کی بوسیدہ ہونے سے حفاظت جاری عادت کے خلاف ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس سے ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح ان پر اعمال پیش ہونا اور امت کا سلام سنوانا ممکن ہے اور اس کی تائید حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی وارد شدہ حدیث سے ہوتی ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے (طیبی رحمۃ اللہ علیہ کی بات ختم ہوئی) سید جمال الدین کہتے ہیں۔ جواب کی مطابقت کے لئے اتنی طوالت کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ان اللہ حرم الخ وقد ارمت کے جواب میں ہے اور اسی طرح جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ یقیناً انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ پس ان کے لئے درود پڑھنے والا کا درود سننا ممکن ہے۔ پس غور فرمایئے (جمال الدین) نے جو جواب کا خلاصہ ذکر کیا ہے وہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر کردہ سوال جواب کا بھی خلاصہ ہے زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائے گا کہ وہ وضاحت کے طور پر ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیش ہونے کی کیفیت پوچھی اس اعتقاد کے بعد کہ یہ پیش ضرور ہوگا کیونکہ سچے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بات ہے۔ اس اشتباہ کو دور کرنے کے لئے کہ یہ صرف روح پر ہوگا یا جسم سے متصل روح پر ہوگا۔ انہوں نے گمان کیا کہ نبی علیہ السلام کا جسم کسی ایک (عام) شخص کے جسم کی طرح ہے پس اس کے جواب میں وہ بات کافی ہوئی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہترین طریقے پر فرمائی اور طیبی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام یہ فائدہ دیتا ہے کہ درود پیش ہونا اور سننا، وفات کے بعد صرف انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔ حالانکہ بات ایسی نہیں کیونکہ باقی مردے بھی سلام و کلام سنتے ہیں اور اس پر کچھ دنوں میں ان کے رشتہ داروں کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ ہاں! انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کامل ترین طریقے پر ہے اور ان کے کچھ ورثاء جیسے شہیدوں، ولیوں اور علماء کو بھی قبر میں جسم کی حفاظت حاصل ہوتی ہے۔

(حاشیہ سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۵۸ باب نمبر ۲۰۸، حدیث نمبر ۱۰۴۷ حاشیہ نمبر ۶ ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

۱۷...... تقدیر الکلام مامن احد یسلم علی الا ارد علیہ السلام لانی حی اقدر علی رد السلام ترجمہ: جو بھی مجھے سلام کرتا ہے تو میں خود جواب دیتا ہوں کیونکہ میں زندہ ہوں، سلام کا جواب دینے کی طاقت رکھتا ہوں۔

(حاشیہ سنن ابی داؤد، ج ۱ ص ۲۹۵، زیارۃ القبور، حدیث نمبر ۲۰۴۱، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

۱۸...... انہم اتفقوا علی حیاتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بل حیاۃ الانبیاء علیہم السلام متفق علیہا لاخلاف لاحد فیہ ترجمہ: بے شک وہ اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی حیات اتفاقی مسئلہ ہے اس بارے میں کسی ایک محدث کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (انوار محمود، شرح ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۶۱۰)

علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ ''المہند علی المفند'' پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۹...... وھو معتقدنا و معتقد مشائخنا جمیعا لاریب فیہ ترجمہ: اور یہی ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا عقیدہ ہے۔ (المہند علی المفند ص ۴۷ ط: المیزان لاہور)

نوٹ: المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

فخر المحدثین، جامع علوم عقلیہ ونقلیہ، اُستاذ العلماء، محشی سنن ابی داوٗد،

تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ومولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ محدث وقت

حضرت مولانا فخر الحسن گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۱۷ھ)

۲۰...... فکذاھھنا تقدیر الکلام مامن احدیسلم علی الا ارد علیہ السلام لانی حی اقدر علی ردہ ترجمہ: اسی طرح یہاں بھی کلام مقدر ہے کہ جو بھی مجھ پر سلام پڑھتا ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں کیونکہ میں زندہ ہوں جواب دینے کی طاقت رکھتا ہوں۔ (التعلیق المحمود علی سنن ابی داوٗد ج ا ص ۲۷۹ باب زیارۃ القبور حاشیہ نمبر ۲ ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

شارح ابی داوٗد، صدر المدرسین مظاہر العلوم سہارنپور، مرشد مرشد العلماء حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ،

واُستاذ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ، مناظر اسلام

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۴۶ھ)

۲۱...... ان نبی اللہ حی فی قبرہ کما ان الانبیاء علیہم السلام احیاء فی قبورھم۔ ترجمہ: یقیناً اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں جس طرح کہ باقی انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(بذل المجہود شرح ابی داوٗد، باب مایقول فی التشھد، ج ۲ ص ۱۱۷ ط: مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)

۲۲...... فان الانبیاء فی قبورھم احیاء۔ ترجمہ: یقیناً انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور مطہرہ میں زندہ ہوتے ہیں۔

(بذل المجہود شرح ابی داوٗد، باب تفریع ابو اب الجمعۃ ج ۲ ص ۱۶۰، مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)

علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ ''المہند علی المفند'' میں سوال نمبر ۵ کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

۲۳...... عندنا وعند مشائخنا حضرۃ الرسالۃ صلی اللہ علیہ وسلم حیی فی قبرہ الشریف ترجمہ: ہمارے اور ہمارے مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک حضور علیہ السلام اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ (المہند علی المفند ص ۳۰ ط: المیزان لاہور)

۲۴...... اس بات کو خوب یاد کر لینا ضروری ہے کہ عقیدہ سب کا یہی ہے کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(براہین قاطعہ ص ۲۰۳ ط: مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)

۲۵...... بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں۔ (تذکرۃ الخلیل ملخصاً ص ۳۰۷ ط: مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)

رئیس المفسرین، حامی سُنت، ماحی شرک وبدعت، تلمیذ رشید حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

پیرومرشد امام اہل السنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ،

حضرت مولانا حسین علی الوانی واں بھچروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ء)

۲۶...... عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشھود تشھدہ الملائکۃ ان واحدالن یصلی علی الاعرضت علی صلاتہ حین یفرغ منھاقال قلت وبعدالموت قال: وبعد الموت: ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق وقد صنف السیوطی رسالۃ انباء الاذکیاء فی حیات الانبیاء حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ

پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے۔ فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے جب وہ فارغ ہوتا ہے۔ (راوی فرماتے ہیں) میں نے پوچھا کہ موت کے بعد بھی فرمایا کہ موت کے بعد بھی اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجساد کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں ایک رسالہ تحریر فرما چکے ہیں (بنام) انباء الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء یعنی عقلمندوں کی خبر انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی کے بارے میں۔

(تحریرات حدیث علی اصول التحقیق ص ۳۳۱، رسالہ درود شریف، حدیث نمبر ۸ ط: اشاعت اکیڈمی پشاور)

جامع شریعت وطریقت، سند الاولیاء والصلحاء، حامی سنت وماحی بدعت، مفسر قرآن، مجدد وقت حکیم الامت

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء)

۲۷...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھا سکے۔ پس خدا کے پیغمبر زندہ ہوتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ کذا فی المشکوٰۃ

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ نبی علیہ السلام قبر میں زندہ ہیں۔ (نشر الطیب ص ۲۶۷، زمزم پبلشرز کراچی ص ۲۴۸، تاج کمپنی)

۲۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

(نشر الطیب ص ۲۶۷ زمزم پبلشرز کراچی ص ۲۴۸ ط: تاج کمپنی لمیٹڈ)

۲۹...... یہ بات باتفاق امت ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام قبر میں زندہ رہتے ہیں۔ (اشرف الجواب ص ۲۶۱ حصہ دوئم)

۳۰...... حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے لئے بہت کچھ شرف حاصل ہے کیونکہ جسد اطہر اس کے اندر موجود ہے۔ بلکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جسد مع تلبس الروح اس کے اندر تشریف رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔ قریب قریب اہل حق اس پر متفق ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ حدیث بھی ہے کہ: ان نبی اللہ حی فی قبرہ یرزق کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رزق پہنچتا ہے۔

(اشرف الجواب ص ۲۵۹ حصہ دوئم ط: المیزان لاہور خطبات میلاد النبی ۲۷۸ صلی اللہ علیہ وسلم)

۳۱...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں۔ (اشرف الجواب ص ۱۸۷ حصہ دوئم ط: المیزان لاہور)

۳۲...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنص حدیث قبر میں زندہ ہیں۔ (التکشف ص ۴۴۶ ط: تالیف اشرفیہ ملتان)

۳۳...... اور یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں گفتگو تھی جس میں آپ نہایت قوی حیات برزخیہ کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں حیات حضرات انبیاء کرام علیہم السلام خود اہل حق کا عقیدہ ہے اور موت ان کی صرف ظاہری ضعیف درجہ کی ہے۔ (حفظ الایمان ص ۵ ط: کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

خاتم المحدثین، امام العصر، اذھن العلماء، نمونہ اسلاف، سابق صدر المدرسین دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۴ء)

۳۴...... واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن الھۃ یعبدون (الزخرف: ۴۵)

ترجمہ: اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہم نے جو پیغمبر بھیجے اُن سے پوچھ لیں کہ ہم نے خدائے رحمن کے علاوہ کوئی اور معبود مقرر کئے تھے کہ اُن کی عبادت کی جائے......؟

اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یستدل بہ علی حیوۃ الانبیاء ترجمہ: اس آیت مبارکہ سے انبیاء کرام علیہم السلام کے زندہ ہونے کا استدلال کیا گیا ہے۔ (مشکلات القرآن ۲۳۴ ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

۳۵...... وفی البیھقی عن انس رضی اللہ عنہ وصححہ ووافقہ الحافظ (ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) فی المجلد السادس ان الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون ترجمہ: بیہقی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت موجود ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور مطہرہ میں زندہ ہوتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیہقی کی موافقت کرتے ہوئے فتح الباری شرح البخاری جلد نمبر ۶ میں اس حدیث پاک کو صحیح فرمایا ہے۔

(فیض الباری علی صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ باب رفع الصوت، ج ۲ ص ۶۴ ط: مکتبہ اشرفیہ کانسی روڈ کوئٹہ)

۳۶...... ومن ھھنا انحل حدیث اخر رواہ ابو داؤد فی رد روحہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یسلم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس معناہ انہ یرد روحہ ای انہ یحیی فی قبرہ بل توجھہ من ذلک الجانب الی ھذا الجانب فھو صلی اللہ علیہ وسلم حی فی کلتا الحالتین لمعنی انہ لم یطر أعلیہ التعطل قط ترجمہ: اور یہیں سے ابوداؤد والی حدیث بھی حل ہو گئی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا جاتا ہے تو روح لوٹائی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ روح لوٹا دی جاتی ہے بایں معنی کہ قبر میں زندہ کیا جاتا ہے بلکہ (یہ معنی ہے کہ) اُس طرف سے اِس طرف توجہ کر دی جاتی ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں حالتوں میں (سلام کے وقت اور اس سے پہلے بھی) زندہ ہیں اس پر تعطل بالکل طاری نہیں ہوتا۔

(فیض الباری علی صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ باب رفع الصوت، ج ۲ ص ۶۵ ط: مکتبہ اشرفیہ کانسی روڈ کوئٹہ)

۳۷...... اللہ کے نبی قبر میں زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ (تحیۃ الاسلام ص ۳۶)

۳۸...... چنانکہ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون آمدہ۔ ترجمہ: جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ (خاتم النبیین ص ۳۶ ط: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان)

۳۹...... وازیں طرف الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون ثابت شدہ۔ ترجمہ: اور اسی وجہ سے یہ ثابت شدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ (خاتم النبیین ص ۴۷ ط: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان)

صاحب الفہم والبصیرت، مفسر القرآن، صاحب کشف الرحمن فی ترجمۃ القرآن

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دھلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۴۰...... وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔ ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کر دیئے جائیں انہیں مردہ گمان نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔ (سورۃ آل عمران ۱۶۹)

اس آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: ''انبیاء کی زندگی اتنی قوی ہے کہ اس کا اثر اس عالم میں بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً ان کی بیویوں سے نکاح نہ کرنا۔ ان کے ورثہ کا تقسیم نہ ہونا ان کے جسم کا قبر میں محفوظ رہنا ان کی ارواح کا جسم کے ساتھ قائم رہنا۔ قبر پر جا کر سلام کرنے والے کے سلام کو سننا اور اس کا جواب دینا۔''

(تفسیر کشف الرحمن، سورۃ ال عمران آیت ۱۶۹، پارہ نمبر ۴ ضمیمہ ۱۱۴ ط: مکتبہ رشیدیہ کراچی)

نوٹ: یہ وہ تفسیر ہے جو کہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ الحدیث

مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ دارالعلوم دیوبند کے ۴۰ سال تک فائز رہنے والے مہتمم حضرت قاری محمد طیب۔ مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند مفتی مہدی حسن شاہ جہانپوری۔ شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی کے تصدیقی دستخطوں اور مفتی اعظم ہند حضرت مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی شائع ہوئی۔

شیخ العرب والعجم، شیخ الاسلام، مدرس مسجد نبوی، علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام، جانشین شیخ الہند، صدر جمعیت علماء ہند، شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۷ء)

۴۱...... سنن ابی داؤد کی عظیم شرح بذل المجہود (مؤلفہ مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ) کی ابتداء میں حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف کراتے ہوئے ان میں حضرت کی تصنیفات کا ذکر کرتے ہوئے اور علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ ’’المہند علی المفند‘‘ کو مقام استدلال میں پیش فرماتے ہوئے واشگاف الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں۔ ’’فمنها المهند على المفند ذكر فيها معتقداته ومعتقدات مشائخه الكرام اتباع الاسلاف العظام واهل السنة الفخام ردأ على ما افترى عليهم الخبثاء اللئام مما تقشعر منه الجلود وتفتت عنه العظام۔‘‘ (بذل المجہود شرح سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۳ ترجمۃ المؤلف: مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

انہی تصنیفات میں سے ایک تصنیف ’’المہند علی المفند‘‘ ہے جس میں حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عقائد اور اپنے مشائخ کرام کے عقائد کو اسلاف اور اہل السنت کی اتباع کرتے ہوئے ذکر کئے ہیں اور ان باتوں پر رد کیا ہے جو خبیث کمینوں نے ان بزرگان پر جھوٹ گھڑا ہے جس سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور ہڈیاں چورہ چورہ ہوجاتی ہیں۔

نوٹ: المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲...... اکابر علماء دیوبند وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی کے صرف قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور وشور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہیں۔ متعدد رسائل اس بارہ میں تصنیف فرما چکے ہیں۔ رسالہ آب حیات نہایت ہی مبسوط رسالہ خاص اس مسئلہ کے لئے لکھا گیا ہے (معلوم ہوا کہ آب حیات لکھنے کی غرض صرف رد روافض ہی نہیں بلکہ اثبات عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھا) نیز ہدیۃ الشیعہ، اجوبہ اربعین حصہ دوئم اور دیگر رسائل مطبوعہ مصنفہ حضرت نانوتوی قدس سرہٗ العزیز اس مضمون سے بھرے ہوئے ہیں۔ (نقش حیات ج ۱ ص ۱۲۲ ط: دارالاشاعت کراچی)

نوٹ: حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا کتب کے حوالہ جات حوالہ نمبر ۱ سے نمبر ۱۲ تک گزر چکے ہیں وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

۴۳...... مجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعد ازاں وہ اور دیگر مؤمنین موت میں برابر ہیں اگر بعد وفات ان کو حیات ہے تو وہی حیات ان کو برزخ میں ہے جو احاد امت کو ثابت ہے بعض ان کے حفظ جسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح اور متعدد لوگوں کی زبان سے بالفاظ کریہہ کہ جن کا زبان پر لانا جائز نہیں دربارۂ حیات نبوی علیہ السلام سنا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے رسائل وتصانیف میں لکھا ہے اب غور فرمایئے کہ ان اکابر کے رسائل اور اعتقادات بالکل اس کے مخالف ہیں، حضرت

مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت بڑی ضخیم کتاب تحریر فرمائی جو کہ مشہور بین العالم ہے اس میں کس زور وشور سے حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اثبات کیا ہے اور مذہب اہل السنت والجماعت اور فضائل نبوت میں کس درجہ اور قوت کے دلائل درج فرماتے ہیں مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ہدایۃ الشیعہ اور رسالہ حج وغیرہ میں بھی اس کی تصریح وتائید فرمارہے ہیں چونکہ اس مسئلہ میں خصوصاً ان حضرات کی عبارتیں بہت طول طویل واقع ہورہی ہیں اور متعدد رسالے اس مضمون میں تفصیلاً واجمالاً چھپے ہوئے مشہور ہیں اس لئے بخوف طول میں نقل نہیں کرتا ہوں جس کا جی چاہے آب حیات، ہدیۃ الشیعہ واجوبہ اربعین و لطائف قاسمیہ وزبدۃ المناسک وغیرھا رسائل میں دیکھ لیوے یہ ایک خاص مسئلہ ہے جس میں وہابیہ نے علماء حرمین کی مخالفت کی اور بارہا جدال ونزاع کی نوبت آئی اس مسئلہ میں اور مسئلہ آئندہ کی وجہ سے وہاں وہابی سنی سے متمیز ہوتا ہے۔

زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم وحضوری آستانہ شریفہ وملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور وممنوع جانتا ہے لاتشد الرحال الاالی ثلثۃ مساجد ان کا مستدل ہے بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ پہنچاتے ہیں اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ وسلام ذات اقدس نبوی علیہ السلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں صاحبو ہمارے اکابر اس مسئلہ میں بھی ہر طرح سے مخالف اس خائفہ بانیہ کے ہیں وہ ہمیشہ سفر برائے زیارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہتے ہیں من حج ولم یزرنی سے خائف اور من زارنی کے ہمیشہ حامل ہیں ان جملہ اکابر کو بارہا حضوری حرمین کی نوبت آئی ہے اور کبھی آستانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہونے سے نہ چوکے اور کیونکر چوکیں کہ محبت وعقیدت مصطفوی علیہ السلام ان کے رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے ہیں اور شراب اخلاص وعقیدت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہیں کیونکر صبر اس بارگاہ عالی سے کرسکتے ہیں اگرچہ دولت سے مالا مال ہیں مگر بقاء جسمی اور قرب ظاہری کے شب وروز متمنی ہیں اور کیونکر نہ ہوں ان کا عقیدہ ہے کہ سفر زیارت قبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افضل مستحبات میں سے ہے بلکہ قریب واجب کے ہیں حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ زبدۃ المناسک ص ۷۵ میں تحریر فرماتے ہیں اب جان لے کہ زیارت روضہ مطہرہ سرور کائنات علیہ السلام کی افضل المستحبات سے ہے بلکہ بعض نے قریب واجب لکھا ہے اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کو آوے اور اس آنے میں اس کو محض زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو مجھ پر حق ہوگیا کہ میں اس کا قیامت کا شفیع ہوں اور فرمایا ہے کہ جو کوئی بعد انتقال میرے کے زیارت قبر کی کرے تو مثل اس کے ہے جس نے حال حیات میں میری زیارت کی ہو پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اول اس کو حج کرلینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے کہ چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آوے شفاعت اس کی مجھ پر حق ہوگئی انتہیٰ کلامہ الشریف اس عبارت شریفہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

اوّل: یہ کہ سفر برائے زیارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جائز ہے بخلاف وہابیہ کے کہ وہ اس کو حرام جانتے ہیں۔

دوئم: یہ کہ امر عبادت میں سے ہوگا اور آخرت میں خاص اجر اس کا ملے گا۔

سوئم: یہ کہ یہ عبادت یا تو مستحبات میں اعلیٰ درجہ کی مستحب ہے تب تو سنن مؤکدہ کے طبقہ علیا میں سے ہوئی یا قریب واجب ہے۔

چہارم: یہ کہ جو جو حدیثیں اس باتب میں وارد ہوئی ہیں وہ سب قابل اعتبار عمل ہیں ان سب باتوں میں وہابیہ مخالف صریح ہیں اور وہ جملہ احادیث کو اس بارہ میں موضوع اعلیٰ درجہ کی ضعیف جانتے ہیں۔

پنجم: یہ کہ جب سفر مدینہ منورہ کا کرے تو مثل قول وہابیہ مسجد ہی کی نیت کرے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مدینہ

طیبہ کو سفر کرنا جائز نہیں مگر بہ نیت مسجد شریف اور حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیزی صریح مخالف ہو کر فرماتے ہیں کہ فقط زیارت قبر مطہرہ کی نیت ہونی چاہئے اب دیکھئے دونوں نیتوں میں کس قدر فرق ہو گیا۔

(رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین المشھور بہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب ص ۴۵، ۴۶، ۴۷ مکتبہ دارالعلوم فیض محمدی خالد آباد فیصل آباد)

۴۴...... ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغۂ خطاب ونداء کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں اور اس تفصیل کو مختلف تصانیف وفتاوی میں ذکر فرمایا ہے چنانچہ براہین قاطعہ میں بھی مفصلاً مذکور ہے۔ وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یارسول اللہ میں استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے اور یہ وجہ بھی ان کے نزدیک سبب مخالفت کی ہو حالانکہ یہ اکابر مقدسان دین متین اس کو ان اقسام استعانت میں سے شمار نہیں کرتے جو کہ مستوجب شرک یا باعث ممانعت ہو، البتہ اگر وہ چیزیں سوال کی جاویں کہ جن کا اعطاء مخصوص بجناب باری عز اسمہ ہے تو البتہ ممنوع اسی وجہ سے نداء بلفظ یارسول اللہ اور خطاب حاضرین مسجد نبوی وبارگاہ مصطفوی کے واسطے جائز ومستحب فرماتے ہیں اور وہابیہ وہاں پر بھی منع کرتے ہیں۔ دو وجہ سے اولاً یہ کہ استعانت بغیر اللہ تعالیٰ ہے اور دوئم یہ کہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین کے متصف بالحیوۃ البرزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں پس جو حال دیگر مؤمنین کا ہے وہی ان کا ہوگا۔ یہ جملہ عقائد ان کے ان لوگوں پر بخوبی ظاہر وباہر ہیں جنہوں نے دیار نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کر ان لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح سے ان کے عقائد پر مطلع ہوا ہو یہ لوگ جب مسجد شریف نبوی میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام ودعا وغیرہ پڑھنا مکروہ بدعت شمار کرتے ہیں انہی افعال خبیثہ واقوال واہیہ کی وجہ سے اہل عرب کو ان سے نفرت بیشمار ہے۔ مجدد بریلوی اور ان کے اتباع نے جب ان بزرگواران دین کو وہابیت کی طرف منسوب کیا تو ان لوگوں نے یہ خیال کیا کہ یہ حضرات بھی وہابیہ کے پورے موافق ہیں مگر حقیقت الحال سے ان کو اطلاع ہی نہیں ورنہ وہ لوگ بھی پوری طرح عقائد میں ان بزرگواروں کے موافق ہیں۔

وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام ودرود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرآت دلائل الخیرات وقصیدۃ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے وورد بنانے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً

یااشرف الخلق مالی من الوذبہ سواک عندحلول الحادث العمم
اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بجز تیرے بروقت نزول حوادث

حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اور ان کو کثرت درود وسلام وتحزیب وقرات دلائل وغیرہ کا امر فرماتے رہے ہیں ہزاروں کو مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ومولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت عطا فرمائی اور مدتوں خود بھی پڑھتے رہے ہیں اور مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مثل شعر بردہ فرماتے ہیں۔

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیری سوا نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غم خوار

حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب مرحوم ومغفور دیو بندی نے فہم عوام کے واسطے قصیدۂ بردہ کی اردو میں شرح فرمائی اور اس کو باعث سعادت خیال فرمایا، غرض ہمیشہ یہ جملہ اکابران سب کی قرات وغیرہ کی اجازت دیتے رہے۔

وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچادیتے ہیں حالانکہ یہ اکابر ظاہراً و باہراً تحقیق اور ثبوت شفاعت کے حضرت رسالت مآب ﷺ واصحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے قائل ہیں اور اقسام خمسہ مذکورہ کتب کلامیہ سب آپ کے واسطے خصوصاً اور عموماً ثابت مانتے ہیں اور زائر کو حکم کرتے ہیں کہ بوقت حضوری بارگاہِ مصطفوی اس کا سوال کرے زبدہ المناسک باب الزیارت ملاحظہ ہو۔

(رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین المشہور بہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب ص ۶۵، ۶۷، مکتبہ دارالعلوم فیض محمدی خالد آباد فیصل آباد)

۴۵...... تفسیر کشف الرحمن کے بارے میں حضرت فرماتے ہیں۔ کسی کتاب کی مقبولیت اور افادیت کے لئے سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کا نام سند اور ضمانت ہے اور موصوف کا نام کسی تصنیف پر آجانے کے بعد کسی تقریظ یا اظہار رائے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جیسا کہ ان کی بیشمار تصانیف سے ظاہر ہے۔...... یقیناً موصوف کی یہ تفسیر شستہ زبان، عام فہم طرز ادا اور اپنی خصوصیات کے اعتبار سے نہایت قابل قدر ہے اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے اس لئے مسلمانوں کو اس سے استفادہ کرنا اور اس پر اعتماد کرنا ازبس ضروری ہے۔ (کشف الرحمن ج ۱ ص ۱، مکتبہ رشیدیہ کراچی)

نوٹ: یہ وہ تفسیر ہے جو کہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ دارالعلوم دیوبند کے ۴۰ سال تک فائز رہنے والے مہتمم حضرت قاری محمد طیب۔ مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوری۔ شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی کے تصدیقی دستخطوں اور مفتی اعظم ہند حضرت مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی شائع ہوئی۔

اسی تفسیر کشف الرحمن کا حوالہ نمبر ۴۰ پر گزر چکا ہے۔ وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

۴۶...... مسجد نبوی ﷺ میں درس حدیث کے دوران آپ کے ایک شاگرد کو حیات النبی ﷺ کے متعلق اشکال وشکوک تھے۔ (ایک دفعہ) دوران درس اس طالب علم نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے نہ قبہ خضراء اور نہ روضۂ پاک کی جالیاں بلکہ حضور پاک ﷺ خود تشریف فرما تھے۔ اس طالب علم نے بولنا چاہا اور دوسرے ساتھیوں کو بتانا چاہا تو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے منع کردیا اشارے سے۔ سبحان اللہ! اس طالب علم کو مشاہدہ کرا کے مسئلہ حیات النبی ﷺ کے تمام شکوک کو حل کرادیا۔ (مناقب شیخ الاسلام ص ۱۸۸، ۱۱۹ مولف مولانا افضال الٰہی دیوبندی ط: مجلس یادگار اسلام کراچی)

بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف، ابن قاسم العلوم والخیرات،

والد گرامی حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۷ھ)

۴۷...... علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ "المہند علی المفند" پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ما کتبہ العلامۃ وحید العصر ھو الحق والصواب۔ ترجمہ: جو کچھ یکتائے زمانہ (علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ) نے لکھا ہے وہ حق اور صحیح ہے۔ (المہند ص ۸۰ ط: المیزان لاہور)

نوٹ: المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ الاتقیاء وسند الابرار، امیر تبلیغی جماعت حاجی عبدالوہاب حفظہ اللہ کے شیخ الشیخ

حضرت مولانا الشاہ عبدالرحیم رائے پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۳۷ھ)

۴۸...... علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ "المہند علی المفند" پر تصدیقی دستخط

کرتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں: الذی کتب فی ھذہ الرسالۃ حق صحیح وثابت فی الکتب بنص صریح وھو معتقدی ومعتقد مشائخی رضوان اللہ تعالٰی علیھم اجمعین واحیانا اللہ بھا واماتنا علیھا ترجمہ: جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے اور حق اور صحیح ہے، کتب میں نص صریح سے ثابت شدہ ہے اور یہی میرا اور میرے بزرگوں کا عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی عقیدہ پر زندہ رکھے اور اسی ہی عقیدے پر موت عطاء فرمائے۔ (المہند علی المفند ص ۸۷ ط المیزان لاہور)

نوٹ: المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مفتی اعظم متحدہ ہندوستان، ابوحنیفہ وقت، شیخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ امینیہ دہلی

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۲ھ/ ۱۹۵۳ء)

۴۹...... اس خیال اور اعتقاد سے ندا کرنا کہ آنحضرت ﷺ کی روح مبارک مجلس مولود میں آتی ہے اس کا شریعت مقدسہ میں کوئی ثبوت نہیں اور کئی وجہ سے یہ خیال باطل ہے اول یہ کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے تو پھر آپ ﷺ کی روح مبارک کا مجالس میلاد میں آنا بدن سے مفارقت کر کے ہوتا ہے؟ یا کسی اور طریقے سے؟ اگر مفارقت کر کے مانا جائے تو آپ ﷺ کا قبر مطہر میں زندہ ہونا باطل یا کم ازکم زندگی میں فرق آنا ثابت ہوتا ہے تو یہ صورت علاوہ اس کے کہ بے ثبوت ہے باعث توہین ہے نہ کہ موجب تعظیم! (کفایت المفتی ج ۱ ص ۱۶۰ ط مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۶۹، ۱۷۷ ط: دارالاشاعت کراچی)

۵۰...... علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ "المہند علی المفند" پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں: رایت الاجوبۃ کلھا فوجدتھا حقۃ صریحۃ لایحوم حول سرادقاتھا شک ولاریب وھو معتقدی ومعتقد مشائخی۔ ترجمہ: میں نے خود ان تمام جوابوں کو دیکھا ہے سب کو حق اور صریح پایا ہے اس کے اردگرد شک وشبہ نہیں گھوم سکتا۔ یہی میرا اور میرے مشائخ کرام کا عقیدہ ہے۔ (المہند علی المفند ص ۸۴ ط المیزان لاہور)

نوٹ: المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۵۱...... تفسیر کشف الرحمن حضرت مفتی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کی زیر نگرانی وسرپرستی میں شائع ہوئی جس کا حوالہ اسی باب کے نمبر ۴۰ پر گزر چکا ہے، وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

مفسر قرآن، شارح مسلم شریف، شیخ الاسلام، رئیس المتکلمین،
تحریک پاکستان کے عظیم سپوت، شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند،

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۴۹ء)

۵۲...... ویوم نبعث فی کل أمۃ شھیدا علیھم من انفسھم وجئنا بک شھیدا علی ھؤلاءِ ط ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء وھدیً ورحمۃ وبشری للمسلمین ترجمہ: اور وہ دن بھی یاد رکھو جب ہر امت میں ایک گواہ انہی میں سے کھڑا کریں گے اور (اے پیغمبر ﷺ) ہم تمہیں ان لوگوں کے خلاف گواہی دینے کے لئے لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ وہ ہر بات کھول کھول کر بیان کردے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت، رحمت اور خوشخبری کا سامان ہو۔ (سورۃ نحل آیت ۸۹)

اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: حدیث میں آیا ہے کہ امت کے اعمال ہر روز حضور ﷺ کے روبرو پیش

کئے جاتے ہیں آپ اعمال خیر کو دیکھ کر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور بداعمالیوں پر مطلع ہوا کر نالائقوں کے لئے استغفار فرماتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی ص ۳۶۶)

۵۳...... وَمَاکَان لَکُمۡ اَنۡ تُؤۡ ذُوۡارَسُوۡلَ اللّٰہِ وَلَاۤ اَنۡ تَنۡکِحُوۡاۤاَزۡوَاجَہٗ مِنۡ بَعۡدِہٖۤ اَبَدًا (الاحزاب:۵۳)
ترجمہ: اور تمہارے لئے مناسب نہیں کہ نبی کریم ﷺ کو تکلیف دو اور (یہ بھی مناسب نہیں کہ) ان کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔

اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس مسئلہ کی نہایت محققانہ بحث حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی آب حیات میں ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۵۶۷ ط: سعودیہ)

نوٹ: آب حیات کے حوالے ۴، ۵، ۶ کے تحت آچکے ہیں وہاں ملاحظہ فرمالئے جائیں۔

۵۴...... ودلت النصوص الصحیحة علی حیات الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام ترجمہ: اور نصوص صحیحہ انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی پر دلالت کرتی ہیں۔ (فتح الملہم شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۲۵ کتاب الایمان باب الاسراء برسول اللہ ﷺ الی السموات وفرض الصلوٰات ط: اسلامی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۷۳ ط: (جدید) دارالعلوم کراچی)

۵۵...... وقد جمع البیهقی کتاب لطیفاً فی حیاة الانبیاء فی قبورهم اوردفیه حدیث انس الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون اخرجه من طریق یحیی بن ابی کثیر وهو من رجال الصحیح عن المستلم بن سعید وقد وثقه احمدوابن حبان عن الحجاج الاسود وهو ابن ابی زیادالبصری وقد وثقه احمد وابن معین عن ثابت عنه واخرجه ایضاًابویعلی فی مسنده من هذاالوجه وشاهدهذاالحدیث ماثبت فی صحیح مسلم من روایةحمادبن سلمة عن ثابت عن انس رفعه مررت بموسی لیلة اسری بی عندالکثیب الاحمر وهو قائم یصلی فی قبره واخرجه ایضاًمن وجه اخر عن انس رضی اللہ عنہ ترجمہ: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں میں زندگی پر ایک بہترین کتاب لکھی ہے۔ اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث لے آئے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں، اس کو یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے جو کہ صحیح کے رجال میں سے ہے وہ مستلم بن سعید سے روایت کرتے ہیں اور اس کو احمد اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے وہ ثابت سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس طرح ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اس کو ذکر کیا اور اس حدیث کی شاہد مسلم شریف کی روایت ہے جو کہ حماد بن سلمہ نے ثابت عن انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ میں (نبی علیہ السلام) معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزرا تو وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ اس طرح دوسرے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت لائے ہیں۔ (فتح الملہم شرح صحیح مسلم، کتاب الایمان باب الاسراء برسول اللہ ﷺ الی السموات وفرض الصلوٰات ج ۱ ص ۳۲۹ ط اسلامی کتب خانہ کراچی ج ۲ ص ۳۸۸ ط: (جدید) دارالعلوم کراچی)

۵۶...... قال علماؤنا: والدلیل علی عدم شرعیة الصلوٰة علی القبر ترک الناس عن اخرهم الصلاة علی قبر النبی ﷺ وهو حی فی قبره الشریف ولحوم الانبیاء حرام علی الارض ترجمہ: ہمارے علماء کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ قبر پر جنازہ کے جائز نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ تمام لوگوں نے قبر نبی ﷺ پر جنازہ چھوڑ دیا ہے اور آپ علیہ السلام اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے اجسام مبارکہ زمین پر حرام ہیں۔
(فتح الملہم شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۹۸ ط: اسلامی کتب خانہ کراچی)

۵۷...... ان النبی ﷺ حی کماتقرر وانہ یصلی فی قبرہ باذان واقامۃ ترجمہ: یقیناً نبی علیہ السلام زندہ ہیں جیسا کہ ثابت ہے اور آپ ﷺ قبر میں اذان واقامت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ (فتح الملہم شرح صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فصل مکۃ والمدینہ وایھما افضل من الاخر اقوال العلماء فی افضلیۃ القبر الشریف ج ۳ ص ۴۱۹ ط مکتبہ رشیدیہ پاکستان چوک کراچی)

۵۸...... امابعدوفاتہ فروحہ المقدسۃ قداستقرت فی الرفیق الاعلی مع ارواح الانبیاء علیہم السلام ولا یتوھم عن ھذاانکار حیاتہ فی قبرہ الشریف فان لروحہ ﷺ اشراقاًعلی البدن المبارک المطیب واشراقاًو تعلقابہ وبدنہ فی ضریحہ غیر مفقود ترجمہ: آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی روح مقدس رفیق اعلیٰ میں انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کے ساتھ ہے اور اس سے یہ وہم نہ ہونا چاہئے کہ آپ ﷺ کی قبر شریف میں زندہ نہیں ہیں۔ بلکہ آپ علیہ السلام کی روح کا پاک بدن مبارک کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اور آپ علیہ السلام کا بدن مبارک قبر مبارک میں موجود رہتا ہے۔ (فتح الملہم شرح صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل مکۃ والمدینہ وایھما افضل من الاخر اقوال العلماء فی افضلیۃ القبر الشریف ج ۳ ص ۴۲۱ مکتبہ رشیدیہ پاکستان چوک کراچی)

مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند، فتاوی دارالعلوم دیوبند،

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۸ء)

۵۹...... انبیاء علیہم السلام کی حیات قوی تر ہے۔......انبیاء کے بارے میں نصوص وارد ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:
ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حیی یرزق۔ الحدیث۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند مکمل ومدلل، مسائل شہید، سوال نمبر ۲۳۲۹، ج ۵ ص ۴۱۰ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ ''المہند علی المفند'' پر تصدیق دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

۶۰...... ھو الحق عندی ومعتقدی ومشانخی۔ ترجمہ: میرے نزدیک یہ حق ہے اور میرے اور میرے مشائخ کرام کا یہی عقیدہ ہے۔ (المہند علی المفند ص ۷۷ ط: المیزان لاہور)

نوٹ: المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

من لقب اولا فی العالم الاسلامی بشیخ الحدیث، صدر المدرسین مظاہر العلوم سہارنپور،
خلیفہ راشد حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ محبوب العلماء

حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۴۰۲ھ، ۱۹۸۲ء)

۶۱...... انہ یحیی فی قبرہ ثم لایموت......انھم (الانبیاء علھم السلام) لایموتون فی قبورھم بل ھم احیاء ترجمہ: نبی علیہم السلام قبر میں زندہ ہیں پھر وفات نہیں پائیں گے۔...... یقیناً انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں مردہ نہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہوتے ہیں۔ (حاشیہ لامع الدراری علی الجامع البخاری ج ۳ ص ۸۰ ط: ایچ ایم سعید کراچی)

۶۲...... انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

(خصائل نبوی ﷺ شرح شمائل ترمذی ص ۲۵۲ باب ماجاء فی میراث رسول اللہ، طبع مکتبۃ الشیخ بہادرآباد کراچی)

۶۳...... انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں......ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور آپ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھاسکتی اور اس پر (امت مسلمہ کا) اجماع ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء کی حیات پر ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مختلف طرق سے تخریج کی ہے۔ (فضائل درود شریف ص ۱۹۱ط: فیضی کتب خانہ لاہور)

۶۴...... اللہ جل شانہ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کردیا ہے۔ حضور پاک ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔ اس سے مراد حضور اقدس ﷺ کی پاک ذات ہوسکتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے۔ اس لئے حضور اقدس ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہم السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیکھا۔ جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اور یہ حدیث ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ صحیح ہے اور رزق سے مراد رزق معنوی بھی ہوسکتا اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزق حسی مراد ہے اور وہی ظاہر ہے اور متبادر۔ (فضائل درود شریف ص ۷۳ ط: فیضی کتب خانہ لاہور)

۶۵...... اپنے اکابر کا عقیدہ جو ہمیشہ سے سنتے چلے آئے ہیں اور اس میں کوئی تردد (شک وشبہ) نہیں۔ وہ یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنے جسد مبارک کے ساتھ قبروں میں زندہ ہیں۔ (مکاتیب شیخ الحدیث، ص ۴۸۶، مکتبۃ الحرمین لاہور)

۶۶...... ایک چیز یہ بھی قابل غور ہے کہ باجماع امت قبر اطہر کا وہ حصہ جو جسد اطہر سے متصل ہے کعبہ شریف بلکہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔ کیا یہ فضیلت صرف اس جسد اطہر کی ہے جس کی ساتھ کبھی روح تھی اب نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو موئے مبارک جو بدن اطہر کی سے جدا ہوچکے ہیں، ان کا بھی یہی حال ہوتا بلکہ لباس مبارک جو کبھی جسد اطہر پر پڑ چکا ہے اس کا بھی یہی حکم ہوتا وغیرہ وغیرہ بہر حال یہ ناکارہ تو اکابر دیوبند کا ہمہ تن متبع ہے اور ان سب حضرات کا متفقہ فیصلہ المہند میں بلا کسی ا۔مال کے تحریر ہے۔

(۱) اجساد انبیاء میں ایک خاص نوع کی حیات ہے۔

(۲) ظاہر ہے کہ حیات تو روح ہی کے تعلق سے ہوتی ہے بغیر تعلق روح کے حیات کا کیا مطلب؟

(۳) اگر ایسی حیات ہوتی جو ہر ذرہ کائنات میں ہوتی ہے تو پھر انبیاء کی تخصیص کیا رہی۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نحن نؤ من و نصدق بانہ ﷺ حی یرزق فی قبرہ۔ ترجمہ: ہمارا ایمان ہے اور ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور کھاتے پیتے ہیں۔ (مکاتیب شیخ الحدیث ص ۵۰۴، ۵۰۵ط: مکتبۃ الحرمین کراچی)

۶۷...... تفسیر کشف الرحمن کی تقریظ میں حضرت لکھتے ہیں کہ میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریظ سے لفظ بہ لفظ متفق ہوں۔ اللہ اس کو قبول فرمائے اور لوگوں کو متمتع فرمائے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حوالہ اسی باب کے نمبر ۴۵ پر گزرا نیز تفسیر کشف الرحمن کا حوالہ اسی باب کے نمبر ۴۰ پر گزرا، وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

۶۸...... و استدلوا علی انھامندو بۃ لقولہ تعالی... ولو انھم اذ ظلموا۔ الایۃ۔ والنبی حی فی قبرہ بعد موتہ کمافی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم وقدصححہ البیھقی والف فی ذلک جزء أ۔ قال ابو منصور البغدادی: قال المتکلمون المحققون: ان نبینا علیہم السلام حی بعدو فاتہ و اذاثبت انہ حی بعدوفاتہ فالمجنی الیہ بعدوفاتہ کالمجنی الیہ قبلہ وقال تعالی: ومن یخرج من بیتہ مھاجرا......الخ فکماان الھجرۃ الیہ فی

حیاته الوصول الی حضرته کذلک الوصول بعدموته۔ ترجمہ: اوراس کے پسندیدہ ہونے پر قرآنی آیت ولو انهم اذظلموا ...... سے دلیل پکڑی ہے اور نبی علیہ السلام وفات کے بعد اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔ اس حدیث پاک کو امام بیہقی رحمۃ اللہ نے صحیح بتلایا ہے اور اس بارے میں ایک رسالہ بھی لکھا ہے۔ حضرت امام ابومنصور البغدادی نے فرمایا کہ محقق متکلمین فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ اپنی وفات کے بعد زندہ ہیں اور جب یہ ثابت ہو چکا کہ آپ وفات کے بعد زندہ ہیں تو آپ ﷺ کے پاس وفات کے بعد آنا یعنی قبر مبارک پر اس طرح ہے جیسے وفات سے پہلے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو اللہ ورسول کی طرف اپنے گھر سے ہجرت کرتے ہوئے نکلے تو اس کا اجر اللہ پر ثابت ہے۔ (سورۃ نساء: ۱۰۰) تو جیسے آپ علیہ السلام کی طرف زندگی میں ہجرت کرنا آپ کی جناب میں پہنچنا تھا تو اسی طرح موت کے بعد بھی پہنچنا آپ ﷺ کے جناب میں ہوگا۔

(اوجز المسالک شرح موطا امام مالک، باب ماجاء فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ ج ۲ ص ۲۶۲ ط تالیفات اشرفیہ ملتان)

۶۹...... ومابعدالموت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق رواہ ابن ماجه باسناد جید وله طرق کثیرۃ بالفاظ مختلفه ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے موت کے بعد ان کے اجسام مبارکہ کو زمین پر حرام کر دیا ہے کہ زمین ان کو کھا سکے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں۔ ابن ماجہ رحمۃ اللہ نے اس کو عمدہ سند سے روایت کیا ہے یہ مختلف الفاظ میں بہت سی اسناد سے ثابت ہے۔

(اوجز المسالک، شرح موطا امام مالک، باب جامع الجنائز ج ۴ ص ۲۹۴ ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

۷۰...... وقدرای النبی ﷺ فی لیلة الاسراء موسی قائمایصلی فی قبرہ ویرد علی من یسلم علیه وهو فی الرفیق الاعلی ولاتنافی بین الامرین فان شان الروح غیر شان الابدان فثبت انه لامنافاۃ بین کون الروح فی اعلی علیین او الجنة او السماء وانها بالبدن اتصالاً بحیث تدرک وتسمع وتصلی وتقرء۔ ترجمہ: نبی علیہ السلام نے اسراء کی رات موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں کھڑے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ سلام کرنے والے کو جواب دیتے ہیں اور رفیق اعلیٰ میں ہیں اور ان دونوں باتوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔ کیونکہ روح کی حالت جسم کی حالت سے مختلف ہوتی ہے۔ تو ثابت ہو گیا کہ اس میں کوئی منافات نہیں ہے کہ روح اگرچہ اعلیٰ علیین، جنت یا آسمان میں ہو اور اس کا بدن سے ایسا تعلق ہو کہ وہ ادراک کرے، سنے، نماز پڑھے اور قرأت کرے۔ (اوجز المسالک ج ۶ ص ۲۹۱-۲۹۲ ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

۷۱...... قلت لانهم (ای الانبیاء علیہم السلام) احیاء فی قبورهم فالاموال باق علی ملکهم۔ ترجمہ: میں کہتا ہوں انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں تو اسی لئے ان کے اموال ان کی ملک میں باقی ہیں۔

(اوجز المسالک شرح موطا امام مالک رحمۃ اللہ باب ماجاء فی ترکۃ النبی ﷺ ج ۱۵ ص ۳۲۳-۳۲۴ ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلماء، تلمیذ شیخ الہند رحمۃ اللہ، مدرس اعلیٰ دار العلوم دیوبند و جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا رسول خان ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ)

۷۲...... حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔ صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن

وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے، بلاواسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرام علیہم السلام پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ یقول الحق و ھو یھدی السبیل!

(تسکین الصدور ص ۳۰۷، قبر کی زندگی ۴۹۵-۴۹۶، مقام حیات ص ۲۷۲ ط: ادارہ المعارف لاہور)

نوٹ: آب حیات کے حوالہ نمبر ۴، ۵، ۶ میں اور المہند شریف کا ۲۳ نمبر میں موجود ہے۔ وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

رئیس المناظرین، استاذ الاساتذہ، منبع العلم والحکمۃ، امام اہلسنت، جرنیل ناموس صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم

حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۲ء)

۷۳...... (الف) احادیث کے علاوہ قرآن مجید میں بھی ایسے اشارات صریحہ موجود ہیں جو زیارت قبر اقدس واطہر کی ترغیب دیتے ہیں مجملہ ان کے ایک آیت یہ ہے: ولو انھم اذظلموا انفسھم جاؤک فاستغفر اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدو اللہ توابا رحیما ترجمہ: اور اگر وہ لوگ جب کہ اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے پاس آتے پھر وہ اللہ سے استغفار کرتے اور رسول (یعنی تم بھی ان کے لئے استغفار کرتے تو بے شک وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پاتے، اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ رسول کے پاس جانا اور ان سے استغفار کرنا باعث مغفرت ہے اور انبیاء علیہم السلام کے لئے حیات ابدی کا ثبوت تمام اہل اسلام کو مسلم اور قرآن واحادیث سے واضح طور پر ظاہر ہے۔ لہٰذا یہ شبہ بھی نہیں ہوسکتا کہ یہ فضیلت صرف اسی زمانہ کے لوگوں کو نصیب ہوسکتی تھی۔ اب اس کا وقت جاتا رہا۔ (علم الفقہ ص ۶۲۴ ط: دارالاشاعت کراچی)

(ب) انبیاء علیہم السلام کی حیات میں تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے سب اس امر کے قائل ہیں کہ انبیاء علیہم السلام بعد وفات کے زندہ ہوجاتے ہیں اور وہ زندگی اس دنیاوی زندگی سے بدرجہا کامل اور فائق ہوتی ہے احادیث صحیحہ بھی اس مضمون پر دلالت کرتی ہیں ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں: الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون ترجمہ: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں اس کے علاوہ اور بہت سی احادیث اور واقعات ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ کا اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دکھائی دینا اور حضرت سعید بن مسیب کا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس سے آواز نماز کی سننا جب کہ یزید کے زمانہ میں تین روز تک مسجد نبوی میں نماز اور اذان نہیں ہوئی۔ (علم الفقہ ص ۶۲۴ ط: دارالاشاعت کراچی)

عمدۃ المحدثین، زبدۃ الکاملین، ابوذر زمانہ، تلمیذ رشید شیخ الہند وقاضی قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ پنجابی، شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سرحد، محدث سرحد، حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے مستفیض، خلیفہ اجل حضرت مولانا حسین علی الوانی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۹ء)

۷۴...... صح خبر الأنبیاء أحیاء فی قبورھم یصلون ترجمہ: اور یہ حدیث صحیح ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ (حاشیہ مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۲ ط: حاجی محمد عبدالخالق، فضل مالک تاجران وناشران کتب، بازار قصہ خوانی، پشاور)

نوٹ: حاشیہ مشکوٰۃ خود حضرت شیخ الحدیث صاحب کی زندگی میں میاں حاجی عبدالرحمن تاجر کتب پشاور کے اہتمام سے چھپا۔ کتابت کے بعد ناشر نے اس کی تصحیح خود حضرت شیخ الحدیث سے کروائی۔ حاشیہ مشکوٰۃ طبع اوّل (حصہ اوّل) کے آخر میں ناشر کی طرف سے باقاعدہ یہ اعلان چھپا ہوا ہے۔

اعلان: مشکوٰۃ شریف اگرچہ مختلف مطابع دہلی کان پور، وغیرہ سے طبع ہوتی رہی ہے لیکن یہ مشکوٰۃ شریف جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس پر حضرت مولانا نصیر حسین صاحب نے نہایت ہی جانفشانی سے حاشیہ بطرز جدید واسطہ آسانی طلبہ کے چڑھایا۔ نیز کتابت کے بعد مولانا نے اس کی تصحیح بھی خود فرمائی۔ تاجران کتب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حاجی عبدالرحمن سے پتہ ذیل سے طلب فرمائے۔ ملنے کا پتہ خادم العلماء والطلباء حاجی عبدالرحمن کتب فروش پشاور شہر، ہوتی مردان بتاریخ ۱۵/ رمضان شریف ۱۳۶۸ھ بروز جمعرات۔

نوٹ: حضرت شیخ الحدیث ۱۳۸۸ھ میں فوت ہوئے۔ گویا حضرت شیخ الحدیث کی حیات مبارکہ میں یہ مطبوعہ حاشیہ مشکوٰۃ ۲۰ سال تک علماء وطلباء کے لئے قابل استفادہ رہا۔ اگر جدید تحقیق کا کوئی مدعی حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے ان حواشی پر اعتماد نہیں کرتا تو اسے اپنی تحقیق مبارک۔ ہمیں الحمدللہ! حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق پر اعتماد ہے اور اگر کوئی کتابت کی اغلاط کے بہانے سے ان حواشی پر انگلی اٹھاتا ہے تو ناشر کا تفصیلی اعلان جو حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں چھپا تھا۔ آپ کے پیش خدمت کر دیا گیا ہے اس لئے یہ تنقید کتابت پر نہ ہوگی بلکہ خود حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پر ہوگی۔ یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ جس طرح حاشیہ مشکوٰۃ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے افادات ہیں۔ اسی طرح بین السطور نکات بھی خود حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ مطبوعہ حاشیہ مشکوٰۃ کے سرورق پر حواشی کے ساتھ بین السطور کی نسبت بھی حضرت کی طرف ہے۔

۷۵...... حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے نبی علیہ السلام کی حیات جسمانی پر اپنا ایک مستقل اعلان طبع فرمایا تھا، اس کا اقتباس عرض خدمت ہے۔

''شہداء کے حق میں قرآن کا اعلان ''احیاء'' حیات میت کی دلیل ہے۔ اسی حقیقت کے ساتھ سردار انبیاء خاتم النبیین علیہ السلام قبر شریف میں زندہ ہیں اور جو حیات ان کی شان کے مناسب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ حیات قبر میں ان کو دے دی ہے۔ جسد اطہر قبر شریف میں محفوظ ہے۔ مٹی کوئی اثر جسد اطہر پر نہیں کرسکتی۔ اگر قبر کے پاس کوئی مسلمان درود شریف (جہراً سلام) ڈالے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب بھی دیتے ہیں اور اگر کوئی دور سے درود شریف پڑھے تو فرشتے رسول اللہ تک پہنچاتے ہیں۔ میں اس مسئلہ کو حق اور صحیح سمجھتا ہوں احادیث شریف، فقہاء عظام، سلف صالحین سے بھی اس مسئلہ کی حقانیت اور صحت ثابت ہے۔ میں نے مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ سے اس مسئلہ کا کبھی اختلاف سنا اور نہ ہی میں نے کبھی ان سے پوچھا تھا یہ تو ایک اہلسنت والجماعت کا متفقہ حق مسئلہ ہے۔ مسکین نصیر الدین غورغشتوی رحمۃ اللہ علیہ۔ ۵/ جون ۱۹۶۶ء (مقام حیات، ص ۶۹۷، ط: ادارۃ المعارف لاہور، حضرت شیخ الحدیث مولانا غورغشتوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ص ۸۲-۸۳ ط: خانقاہ امدادیہ مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام محلہ زاہد آباد حضرو اٹک)

۷۶...... میں (نصیر الدین غورغشتوی رحمۃ اللہ علیہ) اور مولانا غلام اللہ خان صاحب عقائد میں متفق ہیں۔ میں بھی نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد برزخی حیات کا قائل ہوں اور وہ بھی برزخی حیات کے قائل ہیں۔ میں بھی یہ کہتا ہوں کہ روضہ مبارک کے قریب میں جب درود شریف جہراً پڑھا جائے تو نبی علیہ السلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور جناب غلام

اللہ خان صاحب نے بھی اس (رسالہ) ماہنامہ تعلیم القرآن میں لکھا ہے اور نبی علیہم السلام وسب اموات میں حیات برزخی ہے اور نبی علیہم السلام میں سب سے اکمل اور احسن ہے۔ اسی واسطے وہ قبر کے پاس درود وسلام سنتے ہیں۔

(ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی ص ۲۵ ستمبر ۱۹۶۰)

۷۷...... ارشاد فرمایا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں زندگی ایسی ہے جس پر پھر موت وارد نہیں ہوگی بلکہ آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کیونکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (مجالس غورغشتوی ص ۶۸ ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)

۷۸...... ارشاد فرمایا کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس عبارت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں میں زندگی صریح الفاظ میں بیان فرمائی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا ہے کہ قبر میں آپ کی زندگی مستمر اور دائمی ہے جس پر پھر موت طاری اور وارد نہیں ہوتی۔ (مجالس غورغشتوی ص ۶۸ ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)

۷۹...... ارشاد فرمایا کہ حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قابل اعتماد عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں جس طرح دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور مبارکہ میں اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور ان کی ارواح کا عالم علوی اور سفلی دونوں سے تعلق ہوتا ہے جیسا کہ دنیا میں تھا سو وہ قلب کے لحاظ سے عرشی اور جسم کے اعتبار سے فرشی ہیں۔ (مجالس غورغشتوی ص ۶۸ ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)

۸۰...... ارشاد فرمایا کہ میرے عزیز! تمام اہل السنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام قبر اور برزخ میں زندہ ہیں اور ان کی زندگی حضرات شہداء کی زندگی سے بھی اعلیٰ اور ارفع ہے۔

(مجالس غورغشتوی ص ۱۵۶ ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور، ماہنامہ بینات کراچی فروری ۲۰۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ ص ۱۹)

۸۱...... (حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ''سورۃ سباء: ۱۴'') ارشاد فرمایا کہ اس آیت سے بھی بطریق دلالۃ النص حیات الانبیاء علیہم السلام کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے کہ جب کیڑوں نے مضبوط اور سخت ترین عصائے سلیمانی کو کھا لیا تو جسم عنصری کا کھانا تو اس سے کہیں زیادہ آسان اور سہل تھا مگر اس کے باوجود جسم کا ٹکا رہنا بلکہ محفوظ ہونا حیات کی صریح دلیل ہے۔

(مجالس غورغشتوی ص ۱۵۸ ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور، ماہنامہ بینات کراچی فروری ۲۰۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ ص ۲۱)

۸۲...... ارشاد فرمایا میرے عزیزو! اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کے مطابق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس عالم دنیا کی حیات ظاہری ختم ہونے کے بعد بھی حاضری دینے والے امتی کو سلام علیکم کلے جواب سے نوازتی ہے اور آپ اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت کا پیغام پہنچانے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ یہ بھی آپ کی حیات جاودانی اور اسی مدینہ منورہ والی قبر میں حیات پر قرآنی دلیل اور واضح ثبوت ہے۔

(مجالس غورغشتوی ص ۱۶۰ ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور، ماہنامہ بینات کراچی فروری ۲۰۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ ص ۲۲)

۸۳...... ارشاد فرمایا: الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلّون کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا فرماتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

(مجالس غورغشتوی ص ۱۶۱ ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور، ماہنامہ بینات کراچی فروری ۲۰۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ ص ۲۲)

۸۴...... ارشاد فرمایا کہ عزیزو! قرآن وسنت اور اکابر علماء امت کی تصریحات کی روشنی میں یہ عقیدہ اہل السنت والجماعت کا بنیادی عقیدہ ہے اور یہی اہل حق کا عقیدہ ہے۔ پس جو لوگ اس مسئلے کا انکار کرتے ہیں۔ میں ان کو اہل حق میں سے نہیں سمجھتا اور وہ تمام اکابرین کے نزدیک گمراہ ہیں۔ ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق روا نہیں۔

(مجالس غور غشتوی ص ۱۶۳ ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور، ماہنامہ بینات کراچی فروری ۲۰۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ ص ۲۳)

شمس فلک الشریعۃ البیضاء وبدر سماء الطریقۃ الغراء، جامع الفضائل، فخر الاماثل، رازی وقت،
غزالی دوران، دارالعلوم دیوبند کے ۴۰ سالہ مہتمم، نبیرہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ القاری محمد طیب قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء)

۸۵...... برزخ میں انبیاء علیہم السلام کی حیات کا مسئلہ معروف ومشہور اور جمہور علماء کا اجماعی مسئلہ ہے۔ علماء دیوبند حسب عقیدہ اہلسنت والجماعت برزخ میں انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کے اس تفصیل سے قائل ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد اپنی اپنی پاک قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے اجسام کے ساتھ ان کی ارواح مبارکہ کا ویسا ہی تعلق قائم ہے جیسا کہ دینوی زندگی میں قائم تھا۔ وہ عبادت میں مشغول ہیں نمازیں پڑھتے ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ قبور مبارکہ پر حاضر ہونے والوں کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔ علماء دیوبند نے یہ عقیدہ قرآن وسنت سے پایا ہے اور اس بارے میں ان کے سوچنے کا طرز بھی متوارث رہا ہے۔

(کلمات طیبہ المعروف بہ خطبات حکیم الاسلام ج ۷ ص ۱۸۱ ط مکتبہ امدادیہ ملتان)

۸۶...... وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بتعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والے کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔ (کلمات طیبہ المعروف بہ خطبات حکیم الاسلام ج ۷ ص ۱۸۷ ط مکتبہ امدادیہ ملتان، ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی زیر اشراف مولانا غلام اللہ خان راولپنڈی اگست ۱۹۶۲ء ص ۲۷، ۲۸)

۸۷...... نیز حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کشف الرحمن پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے تقریظ تحریر فرمائی ہے۔ جس کا حوالہ نمبر ۴۰ پر گزر چکا۔ وہاں ملاحظہ فرمالیا جائے۔ نیز اسی تفسیر قرآن کا مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے۔

۸۸...... احقر اور احقر کے مشائخ کا مسلک وہی ہے جو المہند میں بالتفصیل مرقوم ہے۔ یعنی برزخ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام بجسد عنصری زندہ ہیں جو حضرات اس کے خلاف ہیں وہ اس مسئلہ میں دیوبند سے ہٹے ہوئے ہیں۔ (رحمت کائنات ص ۳۲ ط: دارالاشاعت اٹک)

۸۹...... علماء دیوبند کی دوسری اجتماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"رسالہ نافعہ تسکین الصدور سے استفادہ نصیب ہوا۔ اس کی وقعت وعظمت کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ مولانا سرفراز خان رحمۃ اللہ علیہ صاحب کی تالیف ہے جو اپنی محققانہ ومعتدلانہ طرز تالیف میں معروف ہیں۔ تسکین الصدور، حقیقت یہ ہے کہ اس موضوع کے مسائل میں تسکین الصدور ہی ہے جس سے روحی اور قلبی تسکین ہوجاتی ہے۔ جس جس مسائل پر کلام کیا گیا ہے وہ اپنی جگہ نہ صرف یہ کہ اہل السنت والجماعت کے مسلک اور مذہب منصور کے مطابق ہی نہیں بلکہ فی نفسہ اپنے تحقیقی رنگ کی وجہ سے پوری جامعیت کے ساتھ منضبط ہوگئے ہیں اور ان سے دلوں میں سرور اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔"

حق تعالیٰ مؤلف ممدوح کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطاء فرمائے اور ان کے علم و عرفان اور عمل و ایمان میں روز افزوں ترقیات عطاء فرمائے۔آمین! (تسکین الصدور ص ۲۰ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

نوٹ: تسکین الصدور کا حوالہ اسی باب کے ۱۷۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ الادب والفقہ، محشی نورالایضاح وشرح النقایہ ودیوان متنبی ودیوان حماسہ ومصنف نفحۃ العرب، استاذ دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا اعزاز علی امروہوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۴ھ)

۹۰...... قوله حجب فمثله ﷺ بعد وفاته كمثل شمع فی حجرة اغلق بابها فهو مستور عمن هو خارج الحجرة ولكن نوره كما كان بل ازيد ولهذا حرم نكاح ازواجه بعده ﷺ ولم يجر احكام الميراث فيما تركه لانهما من احكام الاموات ترجمہ: آپ ﷺ کی وفات کے بعد مثال ایسے ہے جیسے کسی حجرہ کے اندر شمع رکھ کر دروازہ بند کر لیا گیا ہو تو یہ حجرہ کے باہر والوں سے تو چھپے ہوئے ہیں۔لیکن اس کا نور اسی طرح ہے بلکہ زیادہ ہے اسی وجہ سے آپ ﷺ کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرنا حرام ہے اور آپ ﷺ کے ترکہ میں میراث جاری نہیں ہوئی کیونکہ یہ مُردوں کے احکام ہیں۔ (حاشیہ نورالایضاح ص ۱۸۷ حاشیہ نمبر ۲ فصل فی زیارۃ النبی ﷺ ط: مکتبۃ القرآن والحدیث پشاور)

۹۱...... نیز حضرت مولانا موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کشف الرحمن پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے تقریظ تحریر فرمائی ہے جس کا حوالہ اسی باب کے ۴۰ پر گزر ا ملاحظہ فرمایا جائے۔

قاطع رافضیت وفاتح بریلویت، تلمیذ رشید حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
ومولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند، مدیر ''الفرقان'' لکھنو،

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۹۲...... سب کے نزدیک مسلم اور دلائل شرعیہ سے ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور خاص کر سید الانبیاء ﷺ کو اپنی قبور میں زندگی حاصل ہے۔ (معارف الحدیث ج ۵ ص ۳۸۷ کتاب الاذکار ط: دارالاشاعت کراچی)

۹۳...... (الف) انبیاء علیہم السلام کا اپنی قبور میں زندہ ہونا ایک مسلم حقیقت ہے۔

(معارف الحدیث، ج ۵ ص ۳۸۷ کتاب الاذکار ط: دارالاشاعت کراچی)

(ب) احادیث سے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نیز دیگر انبیاء علیہم السلام کو اپنے مدفنوں میں ایک خاص قسم کی حیات حاصل ہے (جو اس عالم کے مناسب ہے اور بعض حیثیت سے دنیا والی ناسوتی حیات سے بھی اعلیٰ واقوی ہے۔ (ماہنامہ تعلیم القرآن ص ۴۳ نومبر ودسمبر ۱۹۵۸ء ج ا شارہ نمبر ۱۲)

عمدۃ المصنفین، تلمیذ رشید شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ وانور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، فاضل دارالعلوم دیوبند،
صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن،

حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء)

۹۴...... وجود مبارک محمد مصطفی ﷺ بصفت حیات درمدینه موجود است ترجمہ: آپ علیہ السلام نے وجود مبارک کے ساتھ مدینہ شریف (قبر) میں زندہ تشریف فرما ہیں۔ (دربار نبوت کی حاضری ص ۵۳ ط: نشریات اسلام کراچی)

۹۵...... انه حی فی قبره (یعنی آنحضرت ﷺ اپنے روضۂ پاک میں زندہ ہیں) وانه لا یبلی جسده (اور آپ کا جسد مبارک تغیر سے محفوظ ہے) یہ مسلمانوں کے مسلمہ عقائد ہیں جو قرآن وحدیث اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم پر مبنی ہیں) تفصیل کے لئے بڑی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے اور سچ تو یہ ہے کہ علاوہ روایتوں کے مسلسل مشاہدات سے بھی اس کی تصدیق ہمیشہ ہوتی رہی ہے۔ سعید بن المسیب ہی کا واقعہ کہ ایام حرہ میں جب چند دنوں کے لئے مسجد نبوی ﷺ میں کوئی نماز پڑھنے والا باقی نہ رہا تھا، صرف سعید مسجد کے کسی گوشے میں چھپ گئے تھے، دارمی وغیرہ جیسی معتبر کتابوں میں سعید کا یہ بیان منقول ہے کہ تین دن تک وہ پانچوں وقتوں کی نماز اس ھمھمہ (گونج کی سی آواز) کے سہارے سے ادا کرتے رہے جو روضہ پاک سے آتی تھی، دوسری کتابوں مثلاً ابونعیم وغیرہ کی روایت ہے کہ روضہ پاک سے اذان کی آواز ان کے کان میں آتی تھی ابن سعد نے بھی طبقات میں اذان والی روایت نقل کی ہے اسی سلسلے میں نورالدین زنگی غازی کا مشہور تاریخی واقعہ بھی ہے کہ یورپ کے کسی خبیث النفس حکمراں نے اپنے دو نمائندوں کو مدینہ منورہ اس ناپاک غرض کی تکمیل کے لئے بھیجا تھا کہ جسد مبارک کو کسی طرح نکال کر لے آئیں ایک کمرہ لے کر اندر سرنگ لگائے ہوئے وہ کام کر رہے تھے کہ اسی عرصہ میں دمشق میں نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ علیہ کو رؤیا (خواب) میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایما ہوا وہ مدینہ پہنچے اور مجرموں کو پکڑ لیا انہوں نے اقرار کرلیا۔ مختلف کتابوں میں یہ واقعہ آپ کو مل سکتا ہے اور اس سلسلہ میں تجربات کی کیا کمی ہے۔ (دربار نبوت ﷺ کی حاضری ص ۵۵، ۵۶)

سید العلماء، صفوۃ الصلحاء

حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن امروہی، چشتی، صابری، نقشبندی، مجددی، حنفی (المتوفی)

۹۶...... علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ "المھند علی المفند" پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: فالحق انه ادامه الله تعالی وابقاه اصاب فی ماافادوفی کل مااجاب اجادلایاتیه الباطل من بین یدیه ولامن خلفه وھوحق صریح لاریب فیه فھذاھوالحق وماذابعدالحق الاالضلال وکل ذلک ھومعتقدناومعتقد مشائخناوسادتنا اماتنا الله علیه وحشرنامع عباده المخلصین المتقین وبوانافی جوارالمقربین من النبیین والصدیقین والشھداءوالصالحین امین فامین ترجمہ: پس حق یہ ہے کہ خدا ان کو دائم وباقی رکھے کہ جو کچھ لکھا صواب لکھا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے اور یہی حق صریح ہے جس میں شک نہیں۔ پس یہی حق ہے اور حق کے بعد بجز گمراہی کے کیا رہا اور یہ سب ہمارا اور ہمارے مشائخ اور پیشوایان کا عقیدہ ہے۔ حق تعالیٰ ہم کو اسی پر موت دے اور اپنے مخلص پرہیزگار بندوں کے ساتھ محشور فرمادے اور انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین مقرب بندوں کے ہمسایہ میں جگہ عطاء فرمائے۔ آمین، آمین! (المھند علی المفند ص ۵۷ ط: المیزان لاہور)

نوٹ: المھند شریف کا حوالہ اسی باب کے ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ذوالفضل والفضائل عمدۃ الاقران والاماثل

جناب الحاج مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۹۷...... علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ "المھند علی المفند" پر تصدیقی

دستخط کرتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں:ھوالصدق والصواب والحق عندی بلاارتیاب ھذاھو معتقدی ومعتقد مشائخی نقربه لساناو نعتقده جنانافلله در المجیب الاریب البحر القمقام والحبر الفهام ثم لله دره قداصاب فیمااجاب واجاد فیما افاد متعنا الله بطول حیاته وبقائه وجزاه الله عنی وعن سائر اهل الحق خیرا جزاء عنانه فی ابطال وساوس المفتری فی افترانه ترجمہ: یہ جوابات صادق اور صحیح ہیں اور میرے نزدیک بلاریب حق ہیں۔ یہی میرا اور میرے مشائخ کرام کا عقیدہ ہے ہم بزبان اس کے مقر اور بدل اس کے معتقد ہیں۔ پس اللہ کے لئے ہے خوبی مجیب عاقل دریائے مواج اور عاقل فہیم کی پھر اللہ کے لئے ہے ان کی خوبی جو کچھ جواب دیا صائب دیا اور عمدہ نفع پہنچایا۔ اللہ ہم کو ان کی حیات وبقا کے طول سے بہرہ یاب بنائے اور ان کو جزاء دے میری اور تمام اہل حق کی طرف سے بہتر جزاء اہل باطل کی بہتان بندی کے وسوسوں کے باطل کرنے کی محنت کے صلہ میں۔
(المہند علی المفند ص ۸۶ ط: المیزان لاہور)

نوٹ: المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

تلمیذ رشید حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ کے عظیم روحانی راہنما، فنا فی القرآن، صاحب تفسیر قرآن "قرآن عزیز" وصاحب خلاصۃ المشکوٰۃ، پیرومرشد امام الزاہدین قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ وجیہ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ مدیر ہفت روزہ "خدام الدین" شیخ التفسیر، امام الاولیاء،

حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۲ء)

۹۸...... میرا تو وہی عقیدہ ہے جو حضرات اکابر دیوبند کا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں اسی جسد عنصری سے زندہ ہیں جو اس دنیا میں تھا...... یہ اہلسنت والجماعت کا اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے...... جہاں تک مجھے علم ہے یہ مسئلہ اکابر دیوبند میں کبھی مختلف نہیں تھا۔ میرے خیال میں کوئی صاحب بصیرت اس عقیدہ حیات النبی ﷺ کا منکر نہیں ہوسکتا جن کی باطن کی آنکھیں کھلی ہیں، ان کے نزدیک حضور نبی اکرم ﷺ کی روضۂ اقدس کی زندگی بدیہیات میں سے ہے۔ (خدام الدین ص ۳ ج ۶ شمارہ نمبر ۱۳، ۹ دسمبر ۱۹۶۰ء)

۹۹...... حوالہ نمبر ۲۷ پر حضرت کے تصدیقی دستخط ہیں وہاں ملاحظہ کرلئے جائیں۔

۱۰۰...... کئی برس ہوئے حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب سے مولانا غلام اللہ خان صاحب نے اپنے ہاں تقریر کی غرض سے تاریخ لی۔ جب تاریخ نزدیک آگئی تو حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو فرمایا کہ تم مسئلہ حیات میں اکابر دیوبند اور سلف کا مسلک کا ترک کرچکے ہو۔ اسی لئے اگر میں آؤں گا تو مسئلہ حیات بیان کروں گا اور فرمایا کہ یہ مسئلہ وہ سمجھ سکتا ہے جس کو عقیدت ہو یا بصیرت حاصل ہو۔ بصیرت تم کو حاصل نہیں اور عقیدت تم کو رہی نہیں۔ چنانچہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ پھر راولپنڈی تشریف نہ لے گئے۔
(حیات انبیاء کرام علیہم السلام از مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۰، المکتبۃ الاشرفیہ لاہور)

رئیس المفسرین، عمدۃ المتکلمین، شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند، وشیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء)

۱۰۱...... تمام اہلسنت والجماعت (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی

قبروں میں زندہ ہیں۔ (سیرت المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۶۹ ط: مکتبۃ الحسن لاہور)

۱۰۲...... نبی علیہ السلام ودیگر انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔
(سیرت المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۷۶ ط: مکتبۃ الحسن لاہور)

۱۰۳...... احادیث متواترہ سے انبیاء علیہم السلام کی جو حیات ثابت ہے۔ وہ حیات فی القبور ہے نہ کہ حیات فی السمٰوات۔ (سیرت المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۷۶ ط: مکتبۃ الحسن لاہور)

۱۰۴...... انبیاء کی حیات جسمانی ہے اور روح کا اصل تعلق اجسام سے قبروں میں ہے۔ (سیرت المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۷۶)

۱۰۵...... حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بلاشبہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (سیرت المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۷۷ ط: مکتبۃ الحسن لاہور)

۱۰۶...... روح مبارک کا اسی جسد اطہر سے تعلق قائم ہے جو کہ روضۂ اقدس میں ودیعت رکھا گیا ہے۔ (ایضاً ص ۱۷۹)

۱۰۷...... حوالہ نمبر ۲۷ پر حضرت موصوف کے بھی تصدیقی دستخط ہیں۔ وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

مفتی اعظم پاکستان، خلیفۂ راشد، حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سابق مفتی دارالعلوم دیوبند،
مہتمم دارالعلوم کراچی، صاحب تفسیر معارف القرآن ودیگر کتب کثیرہ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۶ھ)

۱۰۸...... وَمَاكَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا (الاحزاب:۵۳)
ترجمہ: اور تمہارے لئے مناسب نہیں کہ نبی کریم ﷺ کو تکلیف دو اور (یہ بھی مناسب نہیں کہ) ان کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ کی وفات کا درجہ ایسا ہے جیسے کوئی زندہ شوہر گھر سے غائب ہو۔ اس بناء پر آپ ﷺ کی ازواج کا وہ حال نہیں جو عام شوہروں کی وفات پر ان کی ازواج کا ہوتا ہے۔ (تفسیر معارف القرآن ج ۷ ص ۲۰۳ ط: ادارۃ المعارف کراچی)

۱۰۹...... يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (الاحزاب:۴۵) ترجمہ: اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو بتانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: تمام انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً رسول کریم ﷺ اس دنیا سے گزرنے کے بعد بھی اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (تفسیر معارف القرآن ج ۷ ص ۱۷۷ ط: ادارۃ المعارف کراچی)

۱۱۰...... ولوانهم اذظلموا انفسهم جاؤک فاستغفرالله واستغفرلهم الرسول لوجدالله توابارحيما (النساء:۶۴) ترجمہ: اور جب ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، اگر یہ اُس وقت تمہارے پاس آکر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور رسول بھی اُن کے لئے مغفرت کی دعا کرتے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان پاتے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اگرچہ یہ آیت خاص واقعہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لیکن اس کے الفاظ سے ایک عام ضابطہ نکل آیا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور آپ ﷺ اس کے لئے دعائے مغفرت کر دیں اس کی مغفرت ضرور ہو جائے گی اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری جیسے آپ ﷺ کی دنیوی حیات کے زمانے میں ہو سکتی تھی اسی طرح آج بھی روضۂ اقدس پر حاضری اسی حکم میں ہے۔ حضرت علی کرم اللہ

وجہہ نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو اس کے تین روز کے بعد ایک گاؤں والا آیا اور قبر شریف کے پاس آ کر گر گیا اور زار زار روتے ہوئے آیت مذکورہ کا حوالہ دے کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گناہگار رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور آپ ﷺ اس کے لئے دعائے مغفرت کر دیں تو اس کی مغفرت ضرور ہو جائے گی اسی لئے میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں اس وقت جو لوگ حاضر تھے ان کا بیان ہے کہ اس کے جواب میں روضۂ اقدس کے اندر سے آواز آئی قد غفر لک یعنی مغفرت کر دی گئی۔ (تفسیر معارف القرآن ج ۲ ص ۴۶۰ ط: ادارۃ المعارف کراچی)

۱۱۱...... حوالہ نمبر ۲۷ پر حضرت کے بھی دستخط ہیں۔ (تسکین الصدور، ص ۷۳ مقام حیات ص ۷۲ ۲ قبر کی زندگی ص ۴۹۶)

۱۱۲...... علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبند مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا۔ اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کس قدر تفصیلاً دیکھنے کی نوبت آئی جوں جوں دیکھتا جاتا تھا دل سے دعائیں نکلتی تھیں کہ ماشاء اللہ! تحقیق کا حق بھی پورا ادا کر دیا۔ (تسکین الصدور ص ۳۲ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۱۱۳...... انبیاء علیہم السلام درقبور خود زندہ اند وایں قدر از حدیث معتبر ثابت است۔ ترجمہ: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور یہ معتبر حدیث سے ثابت ہے۔ (القول الجلی ص ۱۱، ومعارف بہلوی ج ۱ ص ۳۲۳)

قدوۃ العارفین، فخر المحدثین، زبدۃ المفسرین، عمدۃ الفقہاء، اسوۃ العلماء

شیخ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو اللہ یار سندھ، خلیفہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، صاحب اعلاء السنن،

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۷۴ / ۱۳۹۴ء)

۱۱۴...... ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لاتشعرون (البقرۃ: ۱۵۴) ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ مت کہو در اصل وہ زندہ ہیں اور تمہیں (ان کی زندگی کا) احساس نہیں ہوتا۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: فلیس الشہید باولی من النبی وان نبی اللہ حی یرزق فی قبرہ کما ورد فی الحدیث ترجمہ: شہید نبی ﷺ سے بہتر نہیں ہو سکتا یقیناً اللہ کے نبی علیہ السلام اپنی قبر میں زندہ ہیں اور کھاتے پیتے ہیں، جیسا کہ حدیث شریف سے واضح ہے۔ (تفسیر احکام القرآن تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ج ۱ ص ۹۲ ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

۱۱۵...... ان رسول اللہ حی فی قبرہ... انماینکر ذلک من ینکر حیاتہ ﷺ فی قبرہ... کان فؤادہ فارغا من حبہ وعقلہ خالیا من لبہ ترجمہ: یقیناً رسول اللہ قبر شریف میں زندہ ہیں...... بے شک اس کا انکار وہ کرتا ہے جس کا دل، محبت رسول ﷺ سے خالی اور دماغ، عقل سے خالی ہے۔ (اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۵۰۸ ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

۱۱۶...... لاشک فی حیوتہ بعد وفاتہ وکذا سائر الانبیاء علیہم السلام احیاء فی قبورھم حیاتھم اکمل من حیاۃ الشہداء ترجمہ: آپ ﷺ کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی شک نہیں ہے۔ اسی طرح باقی انبیاء کرام علیہم السلام بھی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کی حیات شہداء کی حیات سے زیادہ کامل ہے۔ (اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۵۰۱)

۱۱۷...... انہ ﷺ حی فی قبرہ بعد موتہ کما فی حدیث: الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون وقد صححہ البیہقی والف فی ذلک جزاً۔ قال الاستاد ابو منصور البغدادی: قال المتکلمون المحققون من اصحابنا:

ان نبینا ﷺ حی بعد وفاتہ انتھی ترجمہ: یقیناوہ نبی ﷺ وفات کے بعد اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح فرمایا ہے اور اس بارے میں ایک رسالہ بھی تالیف کیا ہے۔استاد ابومنصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے محقق متکلم اصحاب فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ وفات کے بعد زندہ ہیں۔ (اعلاء السنن ج ۱ ص ۴۹۴ ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

۱۱۸...... حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے، بلا واسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرام علیہم السلام پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ (تسکین الصدور ص ۷۳، قبر کی زندگی ۴۹۵-۴۹۶، مقام حیات ص ۲۷۲ ط: ادارہ المعارف لاہور)

عروۃ الحبل المتین، رئیس الشیوخ الکرام، قطب فلک العلوم والفنون، رئیس المناظرین، صدر المفتین، مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن شاہجہانپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۶ھ)

۱۱۹...... آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں اپنے جسد مبارک کے ساتھ زندہ ہیں۔مزار مبارک کے ساتھ آپ ﷺ کا خصوصی تعلق بجسدہٖ وروحہٖ ہے جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے بدعتی ہے۔اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔اس باب میں بکثرت احادیث وارد ہیں جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا ہے جو انکار کرتا ہے وہ بدعتی ہے۔خارج از اہلسنت والجماعت ہے۔ (تسکین الصدور ص ۵۰ قبر کی زندگی ص ۴۹۵-۹۶)

۱۲۰...... نیز حضرت مولانا موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کشف الرحمن پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے تقریظ تحریر فرمائی ہے۔جس کا حوالہ نمبر ۴۰ پر گزر چکا وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

۱۲۱...... علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبند مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کتاب تسکین الصدور موصول ہوئی۔شکر گزار ہوں۔وصول ہوتے ہی پڑھنا شروع کر دیا۔جناب والا نے کتاب کے ہر مبحث کو تشنہ نہیں چھوڑا۔مسائل کو دلائل صحیحہ سے اور نقول معتبرہ سے باحسن وجوہ ثابت کر دیا اور اہلسنت والجماعت کے عقیدہ کو بطریق صحیح ثابت کرنے میں کسی قسم کا فتور واقع نہیں ہوا۔اثبات عذاب قبر اور اثبات حیاۃ الانبیاء فی القبور کو جن دلائل حقہ سے ثابت کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔طالب حق وہدایت کو کسی قسم کے چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔معنت اور معاند (ضدی اور ہٹ دھرم) سے امید نہیں کہ وہ ہدایت (تسکین الصدور کے دلائل) قبول کریں۔ان مسائل میں معاندین کے شکوک رکیکہ اور اعتراضات واھیہ میں ان کے جوابات دنداں شکن دے دیئے ہیں اور ان شبہات کو زائل

کر دیا ہے الحاصل کتاب تحقیقات سے مملو اور دلائل سے مشحون ہے عوام وخواص دونوں طبقوں کے لئے بہت مفید ہے۔ حق تعالیٰ مؤلف ممدوح کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطاء فرمائے اور ان کے علم وعرفان اور عمل وایمان میں روز افزوں ترقیات عطاء فرمائے۔ آمین! (تسکین الصدور ص ۲۰ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

منبع العلوم ومخزن الفهوم، محی السنة الغراء، محی البدعة الظلماء، سند العلماء والصلحاء، رأس الاتقیاء،

نمونہ سلف، فخر الاسلام، امینِ شیخ الہند، وارثِ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ، جانشین شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ،

صدر المدرسین وشیخ الحدیث دار العلوم دیو بند، اُستاذ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء)

رومی کی غزل، رازی کی نظر، غزالی کی تلقین یہاں روشن ہے جمالِ انور سے پیمانہ فخر الدین یہاں

۱۲۲...... باب رفع الصوت في المسجد حدثنا علي بن عبد الله بن جعفر بن نجيح المديني قال نا يحيى بن سعيد القطان قال نا الجعيد بن عبد الرحمن قال حدثني يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد قال كنت قائما في المسجد فحصبني رجل فنظرت اليه فاذا عمر بن الخطاب فقال اذهب فأتني بهذين فجئته بهما فقال ممن انتما او من اين انتما قالا من اهل الطائف قال لو كنتما من اهل البلد لاوجعتكما ترفعان اصواتكما في مسجد رسول الله ﷺ۔ ترجمہ: باب، مسجد میں آواز بلند کرنے کا بیان حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی ﷺ میں کھڑا ہوا تھا کہ کسی نے میرے ایک کنکری ماری، میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب تھے، پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو بلا کر لاؤ، چنانچہ میں ان دونوں کو بلا کر لایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم کس قبیلہ کے ہو یا کس جگہ کے رہنے والے ہو، ان دونوں نے بتلایا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم شہر مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا، تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازوں کو اتنا بلند کر رہے ہو۔ (کہ شور وغل ہو گیا)

اس حدیث مبارک کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت فرماتے ہیں:

مزار اقدس کے احترام میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ترفعان اصواتکما الخ احترام مسجد کے ساتھ قرآن کریم کی آیت لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی و لا تجهروا له بالقول كجهر بعضكم لبعض (الحجرات ۲) سے بھی ماخوذ ہے کہ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو پیغمبر علیہ السلام کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ان کے سامنے اس طرح زور سے بولو جیسے آپس میں بولتے ہو، پیغمبر علیہ السلام کی زندگی میں بھی یہی حکم تھا اور وفات کے بعد بھی یہی حکم ہے کیونکہ آپ قبر شریف میں بھی حیات سے متصف ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تو روایات باب سے معلوم ہو گئی کہ وہ وفات کے بعد بھی قبر شریف کے قریب بلند آواز سے بولنے پر تنبیہ فرما رہے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی یہی منقول ہے کہ وہ مسجد نبوی ﷺ میں بلند آواز سے بولنے پر نکیر فرماتے اور کہتے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو قبر مبارک میں تکلیف نہ ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ اگر حجرہ اطہر کے قریب کسی دیوار میں کیل ٹھوکنے کی آواز آتی تو فوراً کسی قاصد کو بھیج کر منع کرا دیتی تھیں لا تؤذوا رسول اللہ (ﷺ) کہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف مت پہنچاؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے یہ تمام اقوال وافعال تقی الدین سبکی کی شفاء السقام میں موجود ہیں۔ حیات انبیاء کے مسئلہ پر تفصیلی گفتگو کسی

اور موقع پر کی جائے گی۔ان شاءاللہ! (ایضاح البخاری، شرح بخاری، جلد ۳، ص ۲۶۹، ط: مکتبہ مجلس قاسم المعارف دیوبند انڈیا)

۱۲۳...... علماء دیوبند کی دوسری اجتماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: تسکین الصدور کو دومرتبہ مطالعہ کیا......اپنے موضوع کے لحاظ سے بے مثل ہے اور واقعی اسم با مسمی تسکین الصدور ہی ہے ہر مسئلہ نہایت واضح طریق پر دلائل سے آراستہ پیراستہ اور مخالفین کے دلائل کا صحیح رد جس سے دیکھنے والے کو حق معلوم کرنے میں زبردست امداد حاصل ہو سکے اور بشرط انصاف انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔ (تسکین الصدور ص ۱۸ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرنوالہ)

۱۲۴...... نیز حضرت مولانا موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کشف الرحمن پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے تقریظ تحریر فرمائی ہے۔جس کا حوالہ نمبر ۴۰ پر گزر چکا وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

استاد الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈھابھیل، مرتب فیض الباری شرح البخاری شاگرد رشید حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء)

۱۲۵...... سنن ابی داؤد شریف کی رد اللہ علی روحی والی حدیث کی شرح میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کی قبر میں حیات کا دلائل کے ساتھ ہم کو قطعی علم ہے اور اس بارے میں تواتر کے درجے کو حدیثیں پہنچ چکی ہیں۔(ترجمان السنۃ ج ۳ ص ۳۰۲ حدیث نمبر ۱۰۷۳ ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

۱۲۶...... ان الانبیاء احیاء فی قبورھم۔ترجمہ: حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بے شک اپنی قبور مطہرہ میں زندہ ہیں۔

(البدر الساری الی فیض الباری (حاشیہ) کتاب الاستقراض باب مایذکر فی الاشخاص ج ۳ ص ۳۱۸ ط: مکتبہ اشرفیہ کانسی روڈ کوئٹہ)

صاحب الفهم الباهر و الرشد الزاهر فقيه النفس ذو البصيرة التامه و الملكة الراسخة

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور (المتوفی ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء)

۱۲۷...... آٹھ، دس سال سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کا انکار بعض ایسے عالموں کی طرف سے شائع ہونے لگا جو کہ ہمارے اپنے شمار ہوتے تھے۔بہت ہی جی چاہتا تھا کہ کوئی اللہ کا بندہ اس مسئلہ کی پوری پوری تحقیق لکھ دے......خود تو کم صحت کم فرصت کم استعداد اس سے قاصر تھا۔بس دل میں یہ تمنا موجزن تھی۔حضرت مولانا سرفراز خان رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی اور عرق ریزی سے یہ تحقیق مکمل کردی ہے۔اللہ تعالیٰ نے میری وہ دلی تمنا مولانا کے ہاتھوں پوری فرمادی اس لئے حرف حرف مزے لے لے کر پڑھتا چلا گیا۔ہر بحث پر دل باغ باغ ہوتا گیا اور دعاؤں میں سرشار ہوتا رہا۔الحمدللہ! جیسا دل چاہتا تھا یہ کام انجام پا گیا۔احادیث کے اسناد کی صحت اور مفہومات کی تحقیقات، شبہات کے جوابات ماشاءاللہ نور علی نور ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت مصنف کو بہترین جزائیں سے دونوں جہانوں میں سرفراز فرمائیں اور مشتبہ آنکھوں کے لئے کتاب کو سرمۂ بصیرت بنائیں۔

(تسکین الصدور ص ۲۶-۲۷ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۱۲۸...... حوالہ نمبر ۱۱۹ پر حضرت موصوف نے تصدیقی دستخط فرمائے ہیں۔وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

(تسکین الصدور ص ۵۰، قبر کی زندگی ص ۵۰۲)

یادگار سلف، استاد العلماء، العالم النحریر، امام الفضلاء، سابق استاد دارالعلوم دیوبند، شیخ الحدیث

حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (المتوفی ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء)

علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

۱۲۹...... بحمد اللہ کتاب میں جتنے مسائل کی تنقیح اور تشریح کی گئی ہے سب کو اہل السنت والجماعت خصوصاً اکابر دیوبند کے مسلک کے موافق پایا۔

۱۳۰...... حوالہ نمبر ۲۷ پر حضرت کے بھی دستخط ہیں۔(تسکین الصدور ص ۳۷، مقام حیات ص ۲۷۲، قبر کی زندگی ص ۴۹۶،۴۹۵)

اُستاذ العلماء والمفتین شیخ الحدیث والتفسیر، شارح بخاری، مسلم وترمذی، سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم پیر طریقت، تلمیذ رشید حضرت شیخ نصیر الدین غورغشتوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث وصدر مفتی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ

حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ زروبوی (المتوفی ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء)

۱۳۱...... لہ صلی اللہ علیہ وسلم حیاۃ فی القبر۔ ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر مبارک میں زندگی حاصل ہے۔

(باب فی الاضحیۃ بکبشین منہاج السنن شرح جامع السنن ج ۵ ص ۱۴۰ ابواب الاضاحی)

۱۳۲...... وجہ عدم الارث منھم (ای الانبیاء علیہم السلام) لانھم احیاء فی قبورھم۔ ترجمہ: حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی میراث تقسیم نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی قبروں میں زندہ تشریف فرما ہیں۔

(منہاج السنن شرح جامع السنن للترمذی ج ۵ ص ۱۸۷ باب ماجاء فی ترکتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابواب السیر ط: مکتبہ حقانیہ پشاور)

۱۳۳...... بہرحال نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہماری وفات میں بہت فرق ہے۔ ہم جب مرجاتے ہیں تو چند دنوں کے اندر مٹی بن جاتے ہیں اور پیغمبر موت کی حالت میں بھی حیات ہوتے ہیں۔ جس طرح نیند ہے کہ ہماری نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب کہ پیغمبر کی نیند سے نہیں، ان کا دل بیدار ہوتا ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسد مبارک آسمان، زمین، عرش، جنت سب سے بہتر ہے۔ اس لئے آپ کی روح جنت نہیں بلکہ دوبارہ جسد کو واپس ہوئی ہے۔ (تجلیات فریدی ص ۱۷۷ ط: الفرید اکیڈمی صوابی)

اُستاذ العلماء، فاضل دارالعلوم دیوبند، خلیفہ راشد حضرت مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، امام الزاہدین والعارفین، امام المفسرین

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۹۷ء)

۱۳۴...... ولو انھم اذظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما ترجمہ: اور جب ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، اگر یہ اُس وقت تمہارے پاس آکر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان پاتے۔ (النساء: ۶۴)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: منافق کی ایک نشانی قرآن عزیز نے یہ بھی بتائی ہے کہ وہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں طلب شفاعت کے لئے آنے سے انکار کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ المنافقون آیت نمبر ۵ میں فرمایا: وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللہِ لَوَّوْا رُءُوْسَھُمْ وَرَاَیْتَھُمْ یَصُدُّوْنَ وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے حق میں مغفرت کی دعا کریں تو یہ اپنے سروں کو مٹکاتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کہ وہ بڑے گھمنڈ کے عالم میں بے رخی سے کام کرتے ہیں۔

جیسا کہ ایک واقعہ میں مسلمانوں نے عبداللہ بن ابی منافق سے کہا کہ سید دوعالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے جرم کا اعتراف کرے تو حضور ﷺ تیرے لئے مغفرت کی دعاء کرینگے اس پر اس نے اپنے سر کو مٹکاتے ہوئے کہا کہ تم نے مجھے ایمان لانے کو کہا جو میں نے مان لیا پھر تم نے زکوٰۃ کا کہا جو میں نے مان لیا اب تم مجھے محمد ﷺ کو سجدہ کرنے کو کہتے ہو یہ نہ مانوں گا۔ (تفسیر روح المعانی)

سید دوعالم ﷺ کی سفارش اور شفاعت، کے بعد خداوند قدوس ضرور معاف فرمادیں گے اس لئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول اور محبوب بنا کر بھیجا ہے اس لئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ امت اسلامیہ کا یہی عقیدہ آپ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی ہے۔

ابو صادق ازدی کوفی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت کی ہے کہ سید دوعالم ﷺ کی رحلت کے تین دن بعد ایک اعرابی (دیہاتی مسلمان) سید دوعالم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہوا اور اپنے سر پر روضۂ اطہر کی مٹی ڈال کر یوں کہنے لگا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ نے فرمایا اور ہم نے سنا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو یاد رکھا اور ہم نے بھی جناب سے سن کر یاد رکھا آپ کے ارشادات قرآنیہ میں سے یہ بھی ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ الآیۃ اور میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور اب حاضر خدمت ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے گناہ بخشوا دیجئے اسے قبر سے آواز آئی کہ تیرے گناہ معاف کردیئے گئے۔ (تفسیر قرطبی)

مفسر عظیم ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ علماء کی ایک جماعت نے جن میں سے شیخ ابومنصور صباغ بھی ہیں انہوں نے اپنی کتاب الشامل میں علامہ عتبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ علامہ عتبی رحمۃ اللہ علیہ سید دوعالم ﷺ کی مزار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک دیہاتی مسلمان آیا اور اس نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو میں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ الآیۃ کو سنا ہے اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو وسیلہ شفاعت بنا کر درخواست کرتا ہوں اور ساتھ ہی چند نعتیہ اشعار پڑھے پھر وہ چلا گیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دیکھا کہ سید دوعالم ﷺ نے فرمایا علامہ عتبی رحمۃ اللہ علیہ فوراً جا اور اس اعرابی کو یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا ہے (تفسیر ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ) امت کا اجماع ہے کہ اگر سید دوعالم ﷺ کے روضۂ اطہر پر شفاعت طلب کی جائے تو دعاء قبول ہوتی ہے۔ (آسان تفسیر سورۃ النساء، پارہ نمبر ۵ ص ۱۰۴، ۱۰۶، دارالارشاد، کیمبل پور اٹک)

۱۳۵...... تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے ابدان مبارکہ اسی طرح سلامت ہیں اور ان کی ارواح کا ان کے ابدان سے بہت زیادہ تعلق ہے...... امام الانبیاء علیہم السلام روضۂ اقدس میں آج بھی زندہ ہیں...... جو سعادت مند روضۂ اقدس کے پاس سلام پڑھتا ہے حضور انور ﷺ خود سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔ (رحمت کائنات ص ۲۷، ۲۸ ط: دارالارشاد اٹک)

ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ، فاضل مظاہر علوم سہارنپور انڈیا، تلمیذ رشید مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ، بانی ومہتمم دارالتدریس ڈاگئی، مردان، شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا حمد اللہ جان الداجوی مدظلہم

۱۳۶...... النكتة الرابعة فی تفصيل تفاوت الحيوة البرزخية فنقول الحيوة البرزخية القوية حيوة الانبياء حتى لايجوز نكاح ازواجه المطهرات باحاد الامة وهذا اثر الحيوة القوية وكونها امهات المؤمنين وجه

اخر لحرمة نكاحهن ولاتنافي بين الوجهين فان الحكم الواحد يثبت بدلائل شتىٰ صرح بالوجه الاول في المظهري۔وورد في حديث الاسراء مررت بموسى فاذاهويصلي في قبره والصلوٰة انماتكون بالجسد كما ذكره ايضاًخليل احمد رحمۃ اللہ علیہ في عقائد علماء ديوبند ترجمہ: چوتھا نکتہ حیات برزخیہ کے فرق کی تفصیل میں پس ہم کہتے ہیں کہ قوی حیات برزخی انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات ہے یہاں تک کہ امتی کا آپ کی ازواج مطہرات سے نکاح کرنا جائز نہیں اور یہ قوی حیات کا اثر ہے اوران کا امہات المومنین ہونا نکاح حرام ہونے کی دوسری وجہ ہے اوردونوں وجہوں میں کوئی منافات نہیں کیونکہ ایک حکم مختلف دلائل سے ثابت ہوسکتا ہے۔پہلی وجہ کی تصریح تفسیر مظہری میں ہے اورمعراج والی حدیث میں آیا ہے کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزرا پس وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اورنماز جسم کے ساتھ ہوتی ہے جیسا کہ مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عقائد علماء دیوبند میں فرمایا۔

(البصائر لمنکری التوسل باہل المقابر ص ۷۔ط: مکتبۃ الیشیق بشارع دار الشفقۃ بفاتح ۲۷ استنبول ترکی سن طباعت ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء)

__نوٹ__: عقائد علمائے دیوبند سے مراد المہند شریف ہے جس کا حوالہ نمبر ۲۳ پر گزرا۔

☆...... حضرت قاضی صاحب نے تفسیر مظہری میں سورہ احزاب آیت نمبر ۵۳ کے تحت یہ تصریح فرمائی ہے: قُلتُ وَجَازَ اَن یَکُونَ ذَالِکَ لِاَجلِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَیٌّ فِی قَبرِہٖ وَلِذالِکَ لَم یُورَثْ وَلَم یَتَئَمْ اَزوَاجُہٗ عن ابی ھُرَیرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ عِندَقَبرِی سَمِعتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیاً اُبلِغتُہٗ۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان ترجمہ: میں کہتا ہوں تحریم ازواج کی یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اس لئے آپ کے مال کا کوئی وارث نہیں قرار پایا اورنہ آپ کی بیویاں بیوہ ہوئیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوشخص میری قبر کے پاس مجھ پر درودھ پڑھے گا تو میں اس کو خود سن لوں گا اور جوشخص دور سے مجھ پر درود پڑھے گا تو وہ مجھے پہنچادیا جائے گا۔(تفسیر مظہری رحمۃ اللہ علیہ (عربی) ج ۷ ص ۴۰۸ (اردو) ج ۹ ص ۴۱۶)

۱۳۷...... وقد ورد في شان الانبياء ان الله حرم على الارض اجساد الانبياء ان تاكلها وورد فنبي الله حي يرزق ترجمہ: اورانبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں آیا ہے کہ اللہ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کھانا حرام کردیا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے۔

(البصائر لمنکری التوسل باہل المقابر ص ۷۔ط: مکتبۃ الیشیق بشارع دار الشفقۃ بفاتح ۲۷ استنبول ترکی سن طباعت ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء)

۱۳۸...... اشاعت التوحید والسنۃ کے امیر مولوی محمد طاہر پنج پیری کی کتاب البصائر للمتوسلین بالمقابر کے جواب میں حضرات نے جو کتاب لکھی اس میں ایک جگہ فرماتے ہیں: ان الاحاديث الصحيحة دالة على حيوة الانبياء علیہم السلام والشهداء والصديقين والصالحين كماورد في الحديث "فنبي الله حي يرزق" وكذاورد في الحديث "من صلى على نائيا ابلغته ومن صلى على عندقبري سمعته" مشكوٰة ص ۷۹ والسمع لايكون بدون الحيوة كمالايخفى وكذاروى الدارمي عن سعيدبن عبدالعزيز قال لماكان ايام الحرة ولم يؤذن في مسجد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا ولم يقم ولم يبرح سعيدبن المسيب المسجدوكان لايعرف وقت الصلوٰة الابهمهمة يسمعهامن قبرالنبي صلی اللہ علیہ وسلم رواه الدارمي مشكوٰة ص ۵۳۷۔ ترجمہ: صحیح احادیث انبیاء، شہداء، صدیقوں اورصالحین کی زندگی پر دلالت کرتی ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اللہ کا نبی زندہ ہے۔ اسی طرح حدیث شریف میں ہے جو دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے تو مجھے پہنچایا جاتا ہے اور جو میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود

پڑھتا ہے تو میں خود سنتا ہوں۔ (مشکوۃ ص ۹۷)اور سننا زندگی کے بغیر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ اسی طرح امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے سعید بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ جب حرہ کے دن تھے اور تین دن مسجد نبوی ﷺ میں اذان نہ ہوئی اور سعید بن المسیب مسجد میں رہے۔ تو وہ نماز کا وقت روضۂ رسول ﷺ سے آنے والی آواز سن کر معلوم کرتے تھے۔ اس کو امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ (مشکوۃ ص ۵۴۷)(البصائر لمنکری التوسل باہل المقابر ص ۱۶۲ ط: مکتبۃ الیعیق بشارع دار الشفقہ بفاتح ۲۷ استنبول ترکی سن طباعت ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء)

۱۳۹...... ان الانبیاء علیہم السلام لھم حیوۃ حسدانیہ مثل حیوۃ الدنیا کما صرح بہ مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ فی عقائد علماء دیوبند۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی جسمانی ہے۔ دنیا کی سی زندگی جیسا کہ مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عقائد علماء دیوبند میں تصریح کی ہے۔

(البصائر لمنکری التوسل باہل المقابر ص ۶۷ ط: مکتبۃ الیعیق بشارع دار الشفقہ بفاتح ۲۷ استنبول ترکی سن طباعت ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء)

نوٹ: عقائد علمائے دیوبند سے مراد المہند شریف ہے جس کا حوالہ نمبر ۲۳ پر گزرا۔

عالم بے بدل، شیخ المفتین، عمدۃ المحققین، خطیب بڑی جامع مسجد ضلع صورت انڈیا،

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۱۴۰...... انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ، کتاب العقائد ج ۸ ص ۳۲ ط مکتبہ رحمانیہ لاہور)

۱۴۱...... آنحضرت ﷺ کے روضۂ اطہر کو بڑی عظمت و شرف حاصل ہے اس لئے کہ آنحضور ﷺ جسم اطہر اس میں موجود ہے۔ یہی نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ بنفس نفیس باحیات اس میں تشریف فرما ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں باحیات ہیں۔ آپ ﷺ کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ (دیکھئے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الحبور ص ۶، فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۹۳ باب ما یتعلق بالانبیاء والاولیاء، ط: دارالاشاعت کراچی)

شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند و شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈھابیل و صدر شعبہ تفسیر اسلامی یونیورسٹی بہاولپور

وزیر معارف شرعیہ ریاستہائے متحدہ بلوچستان

حضرت مولانا شمس الحق افغانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء)

۱۴۲...... علماء دیوبند کی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور کی تقریظ میں حضرت حیات النبی علیہم السلام فی القبر اور سماع عند القبر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ اہلسنت والجماعت کا متفقہ مسلک ہے اور میں ان سے متفق ہوں۔

(ملخصاً تسکین الصدور ص ۲۲ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۱۴۳...... ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک آنحضرت ﷺ قبر شریف میں زندہ ہیں۔ حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے صرف یہ کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلاواسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے اب جو اس مسلک کے خلاف کرے

اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ (تسکین ص ۳۹-۳۸ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۱۴۴...... حوالہ نمبر ۲۷ پر حضرت کے بھی دستخط ہیں وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

بحر العلوم، المحدث الکامل، الفقیہ الجلیل، المحقق النبیل، تلمیذ رشید و جانشین حضرت سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سابق امیر مرکزیہ تحفظ ختم نبوۃ پاکستان، استاذ العلماء والصلحاء، شیخ الحدیث جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء)

۱۴۵...... حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات بعد الممات (وفات کے بعد زندگی) کا مسئلہ صاف و متفقہ مسئلہ تھا۔ شہداء کی حیات بنص قرآن ثابت تھی اور دلالۃ النص سے انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات قرآن سے ثابت تھی اور احادیث نبویہ سے عبارت النص کے ذریعہ ثابت تھی۔ لیکن برا ہو اختلافات اور فتنوں کا کہ ایک مسلمہ حقیقت زیر بحث آکر مشتبہ ہوگئی کتنے تاریخی بدیہیات کو کج بحثیوں نے نظری بنا دیا اور کتنے حقائق شرعیہ کو کج فہمی نے مسخ کر کے رکھ دیا یہ دنیا ہے اور دنیا کے مزاج میں داخل ہے کہ ہر دور میں کج فہم اور کج رو اور کج بحث موجود ہوتے ہیں زبان بند کرنا تو اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے۔ ملاحدہ و زنادقہ کی زبان کب بند ہو سکی۔ شہداء کے لئے بنص قرآن "حیات" حاصل ہے...... جب انبیاء علیہم السلام کا درجہ عام شہداء سے اعلیٰ وارفع ہے۔ تو بدلالۃ النص یا بالاولیٰ خود قرآن کریم سے ان کی حیات ثابت ہوتی (علیہم السلام) اور جب مرتبہ اعلیٰ وارفع ہے تو حیات بھی اقوی و اکمل ہوگی اسی حیات کی اکملیت کے بارے میں دو حدیثیں آئی ہیں۔ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور حدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون اور ان ہی احادیث کے شواہد کے طور پر دیگر احادیث صحیحہ موجود ہیں مثلاً موسیٰ علیہ السلام کا تلبیہ حج اور اس کے علاوہ روایات۔ (تسکین الصدور ص ۲۴-۲۳ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۱۴۶...... حوالہ نمبر ۱۴۳ پر حضرت کے بھی تصدیقی دستخط ہیں وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔ (تسکین الصدور ص ۴۰ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۱۴۷...... حوالہ نمبر ۲۷ پر حضرت کے بھی تصدیقی دستخط ہیں۔ وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔ (تسکین الصدور ص ۳۷)

مرشد العلماء والصلحاء، قطب الارشاد، عالم ربانی، فاضل دار العلوم دیوبند،

حضرت اقدس مولانا عبداللہ بہلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء)

۱۴۸...... ہمارے اکابر و اسلاف علماء دیوبند رحمہم اللہ، ہمارے مرشدین نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ رحمہم اللہ کا یہی اعتقاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے بعد قبر مبارک میں جسمانی و روحانی حیات (یعنی جسم مبارک بتعلق روح زندہ ہے) سے زندہ ہیں۔ (القول النقی ص ۴۵-۱۳، معارف بہلوی ج ۱ ص ۳۶۰ ط کراچی)

۱۴۹...... اسی طرح حضرت اپنی مایہ ناز کتاب مستدلات الفقہ الحنفی من الاحادیث النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ص ۱۷۷، ۲۸۲ پر بڑے ذوق شوق سے باب زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قائم فرماتے ہیں اور حجاج کرام کے لئے زیارت قبر نبی کو واجب تک فرماتے ہیں۔

(مستدلات الفقہ الحنفی ص ۱۷۷، ۲۸۲ ناشر مولوی غلام مصطفی خادم حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ دار العلوم حبیب آباد شجاع آباد ملتان)

محمود الملۃ والدین، مفکر اسلام، فقیہ الامت، سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد، ممبر قومی اسمبلی،
ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان،

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۰ء)

۱۵۰...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور مطہرہ میں زندہ ہیں۔

(فتاویٰ مفتی محمود ج ۱ ص ۲۵۱ ط جمعیت پبلیکیشنز وحدت روڈ لاہور)

۱۵۱...... تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں احیاء ہیں۔ (فتاویٰ مفتی محمود کتاب العقائد ج ۱ ص ۳۵۴ ط: جمعیت پبلیکیشنز لاہور)

۱۵۲...... علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبند مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

مولانا صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے جمعیت علماء اسلام کے فیصلہ کے مطابق یہ کتاب تالیف فرمائی...... فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت مولانا بالکل مثبت علمی انداز میں اہلسنت والجماعت کے متفقہ عقائد کو بڑی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ کتاب وسنت اور اقوال فقہاء متکلمین امت کے جامع استدلالات سے مسلمانوں کے سامنے پیش فرمایا۔ جس کے پڑھنے سے مطالب خود بخود ذہن میں ڈھلتے چلے جاتے ہیں۔ میں اس عظیم دینی خدمت پر مولانا موصوف کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کر کے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تو حضرت کی اس تالیف کو قبول فرما کر مسلمان عوام کے لئے فائدہ مند بنائے اور زائغین (ٹیڑھوں) کی ہدایت کا ذریعہ بنا کر حضرت مولانا موصوف کی فلاح دینوی ونجات اخروی کا سبب بنا دے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز!

ضیغم اسلام، بطل حریت، تلمیذ رشید حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان،

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۱۵۳...... انبیاء اکرام علیہم السلام کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، قریب سے درود وسلام سنتے اور اس کا جواب دیا کرتے ہیں۔ یہاں سے بعض حضرات کی کم علمی واضح ہو جاتی ہے جو مسئلہ حیات الانبیاء علیہم السلام کو شرک قرار دیتے ہیں شرک تو تب ہوتا کہ کسی کو ایسا زندہ مان لیا جاتا جس کی حیات خدا تعالیٰ کی عطاء نہ ہو اور اس کے گھر کی ہو اس پر کبھی موت طاری نہ ہو مگر یہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں ہے۔ کیا جو پیغمبر دنیا میں زندہ تھے وہ شرک تھا؟ کیا قیامت میں ہم سب زندہ ہوں گے اور زندہ بھی ایسے کہ پھر نہ مریں گے تو کیا وہ شرک ہو جائے گا؟ پھر اللہ تعالیٰ کسی کو قبر میں زندگی عطاء فرما دیں تو وہ کیسے شرک ہو گیا؟ جب کہ علماء دیوبند نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو جانے کا انکار کرتے ہیں نہ پیغمبروں کی حیات کو اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق قبروں میں انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات اور نماز پڑھنے اور درود وسلام سننے کا اقرار کرتے ہیں تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو ماننا شرک ہے؟ اللہ تعالیٰ ایسی جہالت اور ضد سے بچائے۔ (آمین) (تسکین الصدور ص ۲۱۵-۲۱۴ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

اِمیر شریعت، صدر مجلس احرار اسلام متحدہ ہندوستان، سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان،
خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ،

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ الحسنی البخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء)

۱۵۴...... تحصیل لیاقت پور کے قصبے اسلام پور میں شیعہ سنی کے درمیان مناظرہ ہونے والا تھا۔ اسی تاریخ کو امیر شریعت کی اس علاقہ میں تقریر کا اعلان ہوا۔ جس میں شیعہ اور سنی شریک ہو گئے۔ حضرت امیر شریعت نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا: ''میں جنگ لڑنے نہیں آیا اور نہ ہی مناظرہ اور مباحثہ کا قائل ہوں۔ نہ میں براہان اور دلائل کے زور سے کسی کو بات منوانے کے لئے تیار ہوں شیعہ حضرات سے صرف اتنا کہوں گا کہ دو چار آدمی اپنی طرف سے ایسے تیار کریں۔ جو صالح فطرت ہوں میں ان کے ساتھ مدینہ منورہ جانے کو تیار ہوں۔ وہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ مقدس پر عرض کیا جائے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار فرمائیں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ یہ میرے ہیں تو پھر تمہیں بھی ان پر ایمان لانا پڑے گا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب مرحمت نہیں فرمایا تو پھر میں تمہارا ہی مسلک اختیار کر جاؤں گا۔''

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ جلسہ گاہ کی فضاء اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اور اس کا یہ اثر مرتب ہوا کہ پھر کبھی مناظرانہ انداز میں وہاں جلسے جلوس منعقد نہ ہوئے اور تمام سامعین پر یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ بلکہ تمام اکابر علماء دیوبند حیات انبیاء کرام علیہم السلام کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ یہ عقیدہ ان کے نزدیک اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند سے لے کر (سابق) مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات تک سب اس بات کے قائل ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سرور کائنات روضۂ اقدس میں حیات حسی کے ساتھ جلوہ افروز ہیں۔

(ماہنامہ نقیب ختم نبوت، امیر شریعت نمبر حصہ دوئم ص ۲۰۲، رحمت کائنات ص ۳۲ ط: ادارۃ تحفظ حقوق نبوت اٹک)

فقیہ الامت، خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ صدر مفتی دارالعلوم دیوبند و مظاہر العلوم سہارنپور

حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء)

۱۵۵...... (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) قبر اطہر میں زندہ ہونے کی بحث مستقل ہے۔ علماء حق کی تحقیق یہ ہے کہ زندہ تشریف فرما ہیں۔ (فتاوی محمودیہ باب ما یتعلق بحیات الانبیاء علیہم السلام ج ۱ ص ۵۳۲-۵۳۳ ط: مکتبہ فاروقیہ کراچی)

۱۵۶...... نیز حضرت مفتی صاحب نے آب حیات، المہند کی تائید کی ہے جس کے حوالے نمبر ۵، ۶، ۷ وغیرہ پر گزر چکے ہیں وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔ (فتاوی محمودیہ ج ۱ ص ۵۲۷ ط: مکتبہ فاروقیہ کراچی)

فخر الاماثل، عمدۃ المحققین، رئیس المحدثین، مرتب انوار الباری شرح البخاری،
تلمیذ رشید و داماد حضرت راس الاتقیاء حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، منبع العلوم والفیوض،

حضرت مولانا احمد رضا بجنوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۱۵۷...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں اپنی قبور میں وہ نماز بھی پڑھتے

ہیں۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح بتلایا ہے اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فتح الباری ج ۶ میں اس کی تائید فرمائی ہے۔(انوار الباری شرح البخاری ج ۱۷ کتاب الجنائز باب ما جاء فی الجنائز، من کان آخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ ص ۷۷ ۳ ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

۱۵۸...... انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔(ملفوظات محدث کشمیری ص ۲۲ ۱ ط تالیفات اشرفیہ ملتان)

۱۵۹...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون صحیح ہے۔حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تصریح کی ہے کہ یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے اور صحیح ہے......قبر ثمرہ ہے حیات دنیا کا۔پس جو یہاں ذکر اللہ میں مشغول رہا ہوگا وہاں بھی ذکر اللہ میں مشغول ہوگا۔روح جو بدن مثالی ہے وہ تو خود بھی نماز پڑھ سکتی ہے۔پھر احیاء الخ سے کیا مراد ہے؟ تو میں کہتا ہوں کہ شریعت عرف عام پر چلتی ہے لہٰذا روح مع جسد مبارک مراد ہے۔ (ملفوظات محدث کشمیری ص ۲۳ ۱ ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

شیخ المفسرین، ذروۃ سنام الدین، مجاہد جلیل، مہتمم جامعہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور، اسوۃ الاصفیاء، حافظ الحدیث

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (المتوفی ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء)

۱۶۰...... تسکین الصدور کی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ اپنے موضوع میں مسلک اہل السنت والجماعت (حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسماع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند القبر الشریف) کے بیان میں کافی وشافی ہے۔ (تسکین الصدور ص ۷ ۲ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

شیخ الاتقیاء، وحید العصر، بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف، سید العلماء، صفوۃ الصلحاء، سند الابرار، جامع الکمال، صادق الاحوال، صوفی باصفاء، خواجہ خواجگان، سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم سرخیل،

حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ کندیاں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ (المتوفی ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء)

علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۶۱...... انبیاء علیہم السلام کی حیات فی القبر مع بقاء اجساد مطہرہ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ مجمع علیہا ہے......خلاصہ یہ کہ حیوۃ الانبیاء فی القبور کا مسئلہ تو تقریباً ضروریات دین میں سے شمار ہو کر امت کا ایک اجماعی مسئلہ بن چکا ہے۔

(تسکین الصدور ص ۳۱-۳۰ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۱۶۲...... حضرت خواجہ صاحب اپنے ایک مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں۔قرون اولیٰ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک جمیع علماء کرام کا اجماعی طور پر حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء علیہم السلام وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جو درود شریف پڑھے وہ بلاواسطہ سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے۔اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ اس کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔جو شخص اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف رات دن تقریر بھی کرے اور اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہے یہ بات کم از کم ہمیں تو سمجھ نہیں آتی۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم اور اکابر دیوبند کے مسلک کے صحیح پابند بنا کر استقامت نصیب فرمادے۔

نوٹ: یہ مکتوب گرامی خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف سے خود حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیٹر پیڈ پر لکھا ہوا ہے اور اس کی کاپی مولف کے پاس محفوظ وموجود ہے۔ (مجلہ ''صفدر'' گجرات شیخ المشائخ نمبر، طبع اوّل رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ، ناشر مظہریہ دارالمطالعہ حق چار یار اکیڈمی مدرسہ ومحلہ حیات النبی ﷺ گجرات ص ۶۸۶-۶۸۷)

جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ، عالم نحریر، فاضل بے نظیر، ذوالمجد الفاخر والفہم الباہر

حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا وفاضل دارالعلوم دیوبند

۱۶۳...... حضرت نے ایک کتاب بنام ''حیات النبی ﷺ اور مذاہب اربع'' تصنیف فرمائی ہے۔ جس میں حنبلی علماء وفقہاء کے ۶ حوالے، شافعی محدثین وفقہا کے ۱۱ حوالے، مالکی مفسرین ومحدثین کے ۶ حوالے اور احناف فقہاء، علماء ومحدثین کرام کے ۶ حوالے دے کر ثابت فرمایا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور مبارکہ میں زندہ ہوتے ہیں۔ جن کا خلاصہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان کرتے ہیں ''مذہب حنفی، مذہب مالکی، مذہب شافعی، مذہب حنبلی، تمام کے تمام حیات انبیاء علیہم السلام پر متفق ہیں۔

''مسئلہ حیاۃ انبیاء علیہم السلام بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس مسئلہ پر تمام علماء محدثین وفقہاء ومفسرین اور چاروں اماموں کے مقلدین (یعنی پوری امت مسلمہ از ناقل)...... بھی متفق ہوں تو اس مسئلہ میں ایک جدید طریق اختیار کرنا تحقیق نہیں بلکہ علماء امت کی تضحیک ہے۔ خدمت اسلام نہیں تذلیل اہل ایمان ہے۔ اگر جمہور سلف صالحین پر اعتماد نہیں تو دین تمہارا خانہ زاد نہیں۔ (حیات النبیؐ اور مذاہب اربع ص ۴۵ طـ: بزم قاسمی سرگودھا)

۱۶۴...... علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کتاب تسکین الصدور کے متعدد اور اکثر مقامات کا مطالعہ کیا الحمدللہ کتاب دفع وساوس کے لئے کافی اور اطمینان قلب کے لئے وافی ہے۔ منصف کے ہاتھ ایک مشعل ہدایت ہے اور متردد کے لئے برہان ساطع۔ بلاریب یہ کتاب اسم بامسمی ہے۔ (تسکین الصدور ص ۳۵-۳۴ طـ: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

نوٹ: تسکین الصدور کا حوالہ ۱۷۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

صاحب الرائے الصائب، ذوالفہم الثاقب، امام المناظرین، صدر تنظیم اہل السنت پاکستان،

استاد حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ،

حضرت مولانا دوست محمد قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء)

۱۶۵...... علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا۔ اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: جناب نے اس کتاب میں ہمارے اسلاف کی صحیح ترجمانی اور تشریح فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے اور مسلمانوں کے لئے اسے مشعل راہ بنائے۔ (تسکین الصدور ص ۳۴ طـ: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

نوٹ: تسکین الصدور کا حوالہ ۱۷۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

رئیس المناظرین، استاد العلماء، عالم بے بدل، پیر طریقت، ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ، بانی ومہتمم خیر المدارس ملتان

حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جالندھری (التوفی ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء)

۱۶۶...... علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا۔ اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کتاب تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور مؤلفہ حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خان صفدر صاحب اطال اللہ بقائہ وعم فیضہ کو میں نے اوّل سے آخر تک حرفاً حرفاً سنا۔ اتباع سلف صالحین میں ہر مسئلہ میں مذہب جمہور کو قرآن مجید وحدیث شریف صحیح وحسن فقہ حنفی کے ذخیرہ کی روشنی میں مسائل کو ادلہ کثیرۃ سے ایسا مبرہن کیا ہے کہ اس سے زائد کی گنجائش نہیں۔ ہر مسئلہ میں دلائل صحیحہ کا اس قدر انبار لگا دیا ہے کہ ہر منصف اس پر اعتبار واعتماد کرتے ہوئے اس کہنے پر مجبور ہے۔ (تسکین الصدور ص ۱۲ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

ایں کار از تو آید ومرداں چنیں کنند

نوٹ: تسکین الصدور کا حوالہ ۱۷۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

سید العلماء صفوۃ الصلحاء سند الابرار، ربیع ریاض الاسلام، تلمیذ وخلیفہ حضرت مولانا حسین علی الوانی رحمۃ اللہ علیہ،

حضرت العلام مولانا محمد عبد الخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی)

۱۶۷...... علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا۔ اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: حیوۃ الانبیاء فی القبور کو متواتر احادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اس کو بھی اجماعی مسئلہ قرار دیا گیا ہے اور آخر میں لکھتے ہیں مجھے ان کی تحقیقات سے کلی اتفاق ہے۔ (تسکین الصدور ص ۲۹ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

نوٹ: تسکین الصدور کا حوالہ ۱۷۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

المجاہد الجلیل، مقتدائے انام، ناشر عقیدۃ الاکابر، مخزن محاسن الاخلاق، ابوالاعجاز حضرت مولانا حفیظ الرحمن الشہیر بمحمد

نذیر اللہ خان الدیوبندی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی)

۱۶۸...... علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا۔ اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ’’مستحکم دلائل اور واضح حجج سے مسئلہ حیاۃ انبیاء علیہم السلام کو مبرہن اور واضح فرمایا۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، متکلمین محدثین اور فقہاء کے اقوال وآراء سے مسائل کو مدلل فرمایا۔ (تسکین الصدور ۳۵ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

نوٹ: تسکین الصدور کا حوالہ ۱۷۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

وکیل اہلسنت، قاطع فرق باطلہ، خلیفہ مجاز حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ، فاضل دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۲۰۰۴ء)

۱۶۹...... مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ

کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے۔ آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ، برزخی نہیں ہے! جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو......الخ! (بشارات الدارین ص ۱۸۰ط: خدام اہلسنت چکوال)

۱۷۰...... حضور رحمۃ للعالمین خاتم النبیین ﷺ کی قبر شریف سے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کا ایام حرہ میں اذان کی آواز کا سننا عقیدہ حیات النبی ﷺ پر دلالت کرتا ہے اور اس سے اس حدیث نبوی ﷺ کی بھی تائید ہو جاتی ہے کہ: ''الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون'' انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔'' یہ حدیث مسند ابی یعلی میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے اور اس سند میں کوئی راوی ضعیف نہیں۔ سب راوی ثقہ ہیں۔ الحسین بن قتیبہ جو ضعیف راوی ہے وہ ابو یعلی کی سند میں نہیں۔ (خارجی فتنہ ج ۲ ص ۷۷ ۳ط: ادارہ مظہر التحقیق متصل جامع مسجد ختم نبوت کھاڑک لاہور)

۱۷۱...... چونکہ شہدائے کرام کو قبر و برزخ میں یہ حیات جسمانی آنحضرت ﷺ کی محبت و اطاعت کی وجہ سے ملتی ہے اس لئے بطور دلالۃ النص یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کو قبر و برزخ میں جسمانی حیات حاصل ہے۔ (خارجی فتنہ ج ۲ ص ۷۹ ۳ط: ادارہ مظہر التحقیق متصل جامع مسجد ختم نبوت کھاڑک۔ لاہور)

۱۷۲...... رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بعد الموت اپنی اپنی قبور مطہرہ میں روح کے تعلق سے جسمانی حیات اور سماع عند القبر کے عقیدہ پر اہل حق کا اجماع ہے۔ چنانچہ اکابر علمائے دیوبند کے عقائد کی دستاویز المھند علی المفند مؤلفہ مرجع العلماء والصلحاء حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ میں مسئلہ حیات النبی ﷺ کی تصریح کردی گئی۔ (حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فتنوں کے تعاقب میں ص ۶۶، ۶۷ط: تحریک خدام اہل سنت چکوال ضلع جہلم)

۱۷۳...... اہلسنت والجماعت کے نزدیک نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں... جو سرپھرے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنی قبر میں زندہ نہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ بدبختی ہے، بے ادبی ہے۔ (یادگار خطبات ص ۹۸ط: مکتبہ اسلام حنفیہ میانوالی)

سرمایہ اہلسنت، رئیس المناظرین، وکیل صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم امیر تنظیم اہلسنت والجماعت،
استاد حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ،

حضرت مولانا عبدالستار تونسوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب (المتوفی)

۱۷۴...... قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کے بارے جو حوالہ ۸۶ پر گزری ہے فرماتے ہیں کہ شرعاً یہ فیصلہ اہلسنت کے عقیدہ کے مطابق ہے تمام اہلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ جو شخص اس عقیدہ کو نہ مانے وہ اہلسنت والجماعت سے خارج ہے۔ ایسے شخص کو گمراہ کہنا چاہئے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ جناب امام الانبیاء علیہم السلام حضرت محمد مصطفی ﷺ کے سماع صلوٰۃ وسلام عند القبر پر اجماع ہے۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، عرب وعجم کے علماء اہلسنت اس مسئلہ پر متفق ہیں جو شخص یہ عقیدہ نہیں رکھتا وہ سلف وخلف اہلسنت کے خلاف ہے سنی نہیں ہے۔
(قبر کی زندگی ص ۸۶ ۴ط: انجمن خدام الاسلام باغبانپورہ لاہور)

مفکر اسلام، مصنف مطالعہ بریلویت وغیرہ، چیف جسٹس پاکستان، وفاقی شرعی عدالت، مرکزی راہنما تنظیم اہلسنت والجماعت

حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود دامت برکاتھم العالیہ لندن، ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

۱۷۵...... تمام اہلسنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضور ﷺ اسی طرح دیگر انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں

بجسدہٖ موجود اور حیات ہیں۔　　(مقام حیات المسمی بہ مدارک الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء ص ۷۲۳ ط: دارالمعارف لاہور)

۱۷۶...... جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ تمام اہلسنت والجماعت کا قرآن وحدیث کی روشنی میں عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اس طرح تمام دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اجسام عنصریہ مبارکہ کے ساتھ قبروں میں موجود اور حیات ہیں۔ علماء دیوبند جو خالص اہل السنت والجماعت اور اس صدی میں اہلسنت کے سب سے بڑے ترجمان ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر اس بات پر کل بزرگان دیوبند کا وہی عقیدہ ہے جو جمہور کا ہے۔　(مقام حیات ص ۷۳۰ ط: دارالمعارف لاہور)

۱۷۷...... حقیقت یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کو آخرت میں دوبارہ لباسِ حیات پہنانے کی ضرورت ہی نہیں، عامۃ الناس کو جو زندگی اور کامل حیاتِ عنصری اُس دن ملے گی۔ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کو پہلے ہی سے عالم برزخ میں حاصل ہے، صرف یہ ہے کہ وہ اوروں سے پردے میں ہے اور وہ اپنی قبور میں ہی اس حیات بعدالوفات پر فائز کر دیئے جاتے ہیں اُس دن تو انہیں صرف اپنی اپنی قبور سے نکلنا ہی ہوگا اور اُن کا عالم برزخ اچانک عالم آخرت میں بدل جائے گا اور اب یہ ایک کھلی اور محسوس زندگی ہوگی قدرت ایزدی سے ان کی قبورِ شریفہ شق ہوں گی۔ بخلاف عامۃ الناس کے کہ وہ خود نکلنے کی حالت میں نہیں ہوں گے بلکہ انہیں قدرتِ ایزدی سے روح وجسد میں جمع کیا جائے گا اور اسی دن واذالنفوس زوجت کی شان ظاہر ہوگی۔ اس کے برعکس انبیاء کرام علیہم السلام کے قیامت کے دن زندہ کئے جانے کا ثبوت کسی روایت سے نہیں ملتا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: انا اوّل الناس خروجاً اذا بعثوا ترجمہ: جب لوگ حشر کے دن اٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے قبر سے نکلنے والا میں ہوں گا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۴ ج ۲ ط: قدیمی کراچی)

دوسروں کے لئے لفظ بعثت (اٹھایا جانا) ہے اور اپنے لئے لفظ خروج (نکلنا) ہے ان دونوں کو ایک لفظ کے تحت نہیں رکھا گیا، سو جس طرح انبیاء علیہم السلام کی موت اوروں کی موت سے مختلف ہے ان کی حیاتِ برزخی دوسروں کی حیاتِ برزخی سے مختلف ہے۔ اُن کا حشر بھی دوسروں سے مختلف ہے اوروں کا اپنی قبروں سے اٹھنا ہے اور ان کا نکلنا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ واتم واحکم!

انبیاء کرام علیہم السلام کی یہ خصوصیت ہے کہ وفات کے بعد ان کے اجسام عنصریہ میں ریزہ ریزہ ہونے کے بغیر پھر سے حیات عود کر آئے تو یہ مضمون بھی صحیح ہے کہ اس حیات بعد الوفات کا تحقق قیامت کے دن نیا نہیں، بلکہ قبور شریفہ ہی میں عمل میں آچکا ہو، فرق ہے کہ تو یہ کہ برزخ میں یہ حیات پردے میں اور آخرت میں یہ حیات ایک کھلی حیات ہوگی، پہلے مضمون پر سب کا اتفاق ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے اعادہ حیات اجسامِ عنصریہ کے ریزہ ریزہ ہونے کے بغیر ہے۔ پس یہ قرآنی مضمون کہ حشر آخرت زمین کے ''ذراتِ منشرہ'' اور ''وعظام رمیم'' سے ہو، انبیاء کرام علیہم السلام اس ذیل میں نہیں آتے...... ہو قرآنی عنوانِ بعثت ''عام مخصوص منہ البعض، کے درجہ میں ہو تو ظاہر ہے کہ اس کی تخصیص خبر واحد سے محل کلام نہیں بناء علیہ اس حدیث کی وجہ سے کہ: ''الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلّون'' کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح عامۃ الناس کو کامل حیاتِ عنصری حشر کے دن ملے گی، انبیاء کرام علیہم السلام اس سے بہت پہلے اپنی اپنی قبور شریف میں فائز الحیات ہو چکے ہوئے ہیں۔

پس اس باب میں احادیث سے استدلال خصوصاً جب کہ وہ تواتر معنی سے اپنے مضمون کو ثابت کر رہی ہوں عین متقضائے موضوع ہے یونہی آیات سے الجھتے چلے جانا اور قلب موضوع کرنا کوئی امر مستحسن نہیں ہے۔

(مقام حیات المسمی بہ مدارک الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء ص ۹۹ ط: دارالمعارف لاہور)

۱۷۸...... انبیاء کرام علیہم السلام عالم برزخ میں اپنے اجساد کے ساتھ زندہ ہیں گو وہ زندگی یہاں محسوس اور مشاہدنہ ہوسکے۔اپنے ہاں وہ ایک حسی زندگی محسوس کرتے ہیں اور اس احساس سے وہ نمازیں بھی پڑھتے اور ان کے زندوں والے اعمال میں انقطاع نہیں ہوا ان کی حیات روح کے اعادہ سے ہو یا اس کے اشراف واشراق سے اس میں اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں کوئی اختلاف نہیں کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

(مقام حیات المسمی بہ مدارک الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء ص ۱۱۵ ط: دار المعارف لاہور)

امام اہلسنت ،فخر علماء دیو بند، پاسبان مسلک اہلسنت والجماعت ،عمدۃ المصنفین ،زبدۃ المفسرین، خاتم المحدثین، رئیس المتکلمین شیخ الحدیث والتفسیر، خاتم الخلفاء حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ فاضل دار العلوم دیو بند(التوفی ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء)

۱۷۹...... حضرت اپنی مایہ ناز تصنیف تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور'' جو کہ اپنے دور کے علمی آسمانوں کے تصدیقی دستخطوں سے مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر علمائے دیو بند کی دوسری اجماعی دستاویز ہے،اس میں ذریت مماتیت کو چیلنج کرتے ہوئے فرماتے ہیں:''بلا خلاف وتردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ تقریبا ۱۳۷۴ھ(یعنی ۱۹۵۰ء کی دہائی میں......ناقل) تک اہل السنۃ والجماعۃ کا کوئی فرد، کسی بھی فقہی مسلک سے وابستہ دنیا کے کسی خطہ میں اس کا قائل نہیں رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اوراسی طرح دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام) کی روح مبارک کا جسم اطہر سے قبر شریف میں کوئی تعلق اور اتصال نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عند القبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے، کسی اسلامی کتاب میں عام اس سے کہ وہ کتاب حدیث وتفسیر کی ہو یا شرح حدیث اور فقہ کی،علم الکلام کی ہو یا علم تصوف وسلوک کی، سیرت کی ہو یا تاریخ کی، کہیں صراحت کے ساتھ اس کا ذکر نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کا جسم اطہر سے کوئی تعلق اور اتصال نہیں اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عند القبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے۔من ادعی خلافہ فعلیہ البیان و لا یمکنہ ان شاء اللہ تعالی الی یوم البعث والجزاء والمیزان۔ (تسکین الصدور ص ۲۹۰ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۱۸۰...... راقم الحروف نے تسکین الصدور میں دلائل قاہرہ سے یہ بات ثابت کی ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور قبر وبرزخ میں سب سے اعلیٰ اور ارفع زندگی ہی ان حضرات کی ہے۔

(اتمام البرہان ص ۱۶۱ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۱۸۱...... حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی قبر اور برزخ میں زندگی حق ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک صحیح حدیث اس مضمون کی اس پر نقل کی ہے۔حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۲ میں اور حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ۔القول البدیع ص ۱۱۶ میں اس کی تصحیح کرتے ہیں نیز علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:ونحن نؤمن و نصدق بانہ صلی اللہ علیہ وسلم حی یرزق فی قبرہ وان جسدہ الشریف لاتاکلہ الارض والاجماع علی ھذا۔ہم ایمان لاتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں اور آپ کو رزق دیا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو مٹی نہیں کھاتی، اور اسی پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔ (القول البدیع ص ۱۲۵)

اور حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اگر چہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک فی الرفیق الاعلی مع ارواح

الانبیاء ومع ھذا فلھا اشراف علی البدن واشراق وتعلق بہ بحیث یرد السلام علی من سلم علیہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کے ساتھ رفیق اعلیٰ میں ہے لیکن معہذا آپ کی روح مبارک کا بدن مبارک کے ساتھ تعلق ہے اور اس کے ساتھ ربط ہے جس کی وجہ سے آپ سلام دینے والے کا جواب دیتے ہیں۔ (زادالمعاد ج۲ص۴۹)

صاحب (روح المعانی ج۲۲ص۳۶) میں اور علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ شفاء السقام ص۱۴۳ میں تصریح کرتے ہیں کہ یہ قبر کی زندگی تمام احکام میں دنیاوی زندگی کی طرح نہیں اور سب دنیاوی احکام اس پر مرتب نہیں ہوتے کہ مثلاً جیسے دنیا میں دنیوی کھانے اور پانی کی ضرورت تھی، وہاں بھی ایسا ہی ہو۔ وغیرہ وغیرہ! بلکہ فرماتے ہیں کہ وہ زندگی علم اور سماع وغیرہ ادراکات میں دنیوی زندگی کی طرح ہے اور اسی کے بارے میں سبکی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ فلاشک ان ذلک ثابت (شفاء السقام ص۱۴۳) جو حضرات قبور میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی کے قائل ہیں۔ ان کی مراد بھی دنیوی زندگی سے صرف یہی زندگی ہے کہ صلوٰۃ وسلام وغیرہ کا عندالقبر سماع ہے اور جسم مبارک کے ساتھ روح کا قوی تعلق ہے۔ ان کی مراد دنیا کی یہ فانی اور گھٹیا زندگی اور پابندی اور تکلیف کی زندگی ہرگز ہرگز نہیں جیسا کہ بعض حضرات کو یونہی بلا وجہ شبہ ہوا ہے۔ یہ خیال رہے کہ کل نفس ذائقة الموت اور انک میت وَانھم میتون اور افان مِتَّ فھم الخالدون وغیرہ آیات کے تحت آنحضرت ﷺ کی اس دنیا سے وفات قطعاً ثابت ہے مگر اس کے بعد جو اعلیٰ اور ارفع زندگی قبر مبارک میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے (جیسا کہ وہ درجہ بدرجہ زندگی شہداء اور عام مومنین بلکہ کفار اور عصاۃ کو بھی دیتا ہے) وہ حق اور ثابت ہے کسی صحیح عقلی یا نقلی دلیل سے اس کی نفی ثابت نہیں ہے۔ یہی حضرات اکابرین علماء دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم کا عقیدہ ہے۔ (المہند علی المفند ص۱۳ وغیرہ) (آنکھوں کی ٹھنڈک ص۱۶۹-۱۷۰ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

پاسبان مسلک دیوبند، مناظر اسلام، عالم بے بدل، مرکزی راہنما مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا محمد علی جالندھری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ)

۱۸۲...... وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بتعلق روح حیات حاصل ہے اور اسی حیات کی وجہ سے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ ﷺ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔

(ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی اگست ۱۹۶۲ص ۲۵-۲۴)

۱۸۳...... آنحضرت ﷺ کو اس دنیا سے انتقال فرمانے کے بعد عالم برزخ میں حیات حاصل ہے وہ روح مبارک کے تعلق سے اس دنیوی جسد اطہر کو جو روضۂ اقدس میں محفوظ موجود ہیں۔ اسی تعلق کی وجہ سے روضۂ انور پر پڑھے گئے درود وسلام کو بغیر کسی واسطے کے علی الدوام خود سماعت فرماتے ہیں۔ اسی عقیدہ کو ہمارے اکابر نے المہند میں حیات برزخیہ کے تحت لکھا ہے۔ (سوانح وافکار مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ ص۳۲۴)

۱۸۴...... آنحضرت ﷺ کو اس دنیا سے انتقال فرمانے کے بعد عالم برزخ میں جو حیات حاصل ہے وہ روح مبارک کے تعلق سے اسی دنیوی جسد اطہر کے ساتھ ہے جو روضۂ انور میں محفوظ موجود ہے اور اسی تعلق روح کی وجہ سے آپ روضۂ انور پر پڑھے گئے درود وسلام کو بغیر کسی واسطہ کے علی الدوام خود سماعت فرماتے ہیں اسی عقیدہ کو ہمارے اکابر نے المہند میں حیات دنیویہ برزخیہ سے تعبیر کیا ہے۔ (حیات انبیاء کرام علیہم السلام ص۲۵ ط: مکتبۃ الاشرفیہ لاہور)

مناظر اسلام، سابق امیر مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان، اُستاذ العلماء والمناظرین،

حضرت لال حسین اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۱۸۵...... حضرت نے مذکورہ بالا حوالہ نمبر ۱۸۴ پر تصدیقی دستخط ثبت فرمائے ہیں۔

فقیہ العصر، پیر طریقت، فاضل دارالعلوم دیوبند، بانی و مہتمم جامعۃ الرشید کراچی،

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۲ء)

۱۸۶...... احتج القائلون بانهامندوبة بقوله تعالى ولوانهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروالله واستغفرلهم الرسول الاية وجه الاستدلال بهاانه حي صلی اللہ علیہ وسلم في قبره بعدموته كمافي حديث الانبياء احياءفي قبورهم وقدصححه البيهقي فثبت ان حكم الاية باقٍ بعدوفاته فينبغي لمن ظلم نفسه ان يزورقبره ويستغفر الله عنده فيستغفر له الرسول۔ ترجمہ: اوراس کے پسندیدہ ہونے پر ولو انهم اذظلموا . . . سے دلیل پکڑی گئی ہے۔اوروجہ استدلال یہ ہے کہ نبی علیہ السلام وفات کے بعد اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بتلایا ہے تو ثابت ہوا کہ آیت کا حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی باقی ہے۔پس جو شخص اپنی جان پر ظلم کرے تو اُس کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کرے اور اللہ سے معافی طلب کرے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ سے اُس کے لئے معافی طلب فرمائیں گے۔ (احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۵۶۱ ط: مکتبۃ الرشید کراچی)

مفسر قرآن، مہاجر مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، فاضل جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور، اُستاد الاساتذہ،

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب بلندشہری (المتوفی)

۱۸۷...... حافظ ابویعلی نے اپنی مسند میں اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حیاۃ الانبیاء میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔نماز پڑھتے ہیں۔ (یہ نماز ادائیگی فرض کے طور پر نہیں ہے کیونکہ وہاں احکام کے مکلف نہیں ہیں بلکہ یہ نماز لذت اور تنعم کے لئے ہے)

حضرت امام ابوداؤد اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت اوس بن اوس ثقفی سے روایت کی ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے دنوں میں افضل ترین دن جمعہ کا ہے۔لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پیش ہوگا۔حالانکہ آپ ریزہ ریزہ ہوکر مٹی میں مل چکے ہوں گے اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔(اخرجه ابو داؤد في باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة وسكت عليه۔قال النووي في رياض الصالحين في اخرباب فضل يوم الجمعة رواه ابو داؤد باسناد صحيح لكن النووي اختصر الحديث واخرجه الحاكم في المستدرك جلد ۱ ص ۲۷۸ وقال صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه ووافقه الذهبي) (عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۲-۲۳ ط: الجامعۃ الحقانیہ ساہیوال سرگودھا)

شیخ الحدیث والتفسیر، تلمیذ رشید حضرت مولانا حسین احمد المدنی رحمۃ اللہ علیہ، فاضل دار العلوم دیوبند، مہتمم دار العلوم نعمانیہ صالحیہ

حضرت مولانا علاؤالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ڈیرہ اسماعیل خان (المتوفی ۲۰۱۳)

۱۸۸...... میرا اور میرے اکابر حضرات علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قبر کے قریب سے صلوٰۃ وسلام خود سماعت فرماتے ہیں۔ جو شخص مذکورہ بالا عقیدے کا منکر ہے نہ تو وہ دیوبندی ہے نہ ہی اہلسنت والجماعت سے اس کا کوئی تعلق ایسا آدمی بدعتی ہے، اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ نیز اہل محلہ پر لازم ہے کہ ایسے امام کو معزول کر کے اس کی جگہ صحیح العقیدہ امام مقرر کیا جائے۔

(سہ ماہی مجلہ قافلہ حق جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۲ ص ۶۵، ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹...... تمام ازواج مطہرات کا ام المومنین ہونا بنص قرآن ثابت ہے۔ اس لئے خیال کرنا جب بھی امہات المومنین میں سے کسی کا نام آئے تو ادب سے لینا۔ یہاں پر دو اشکال وارد ہوتے ہیں۔

۱...... ہمیں پردہ کا حکم کیوں ہے جب کہ ماں سے تو پردہ نہیں ہوتا۔

۲...... ان کی اولاد سے نکاح بھی جائز نہ ہونا چاہئے بوجہ بہن بھائی ہونے کے۔

جواب: چونکہ پردہ کے بارے میں نص آگئی۔ ''فاسئلوھن من وراء حجاب'' اس لئے ان سے پردہ کیا جاتا ہے اور جب حقیقی مائیں نہ بنیں تو اس لئے ان کی اولاد سے نکاح جائز ہوا۔ آسان الفاظ میں یوں سمجھیں کہ باعتبار نسب کے مائیں نہیں بلکہ باعتبار ادب کے مائیں ہیں۔ ایک اور اعتراض بھی ہوتا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ فوت ہو گئے تو ان کی ازواج سے نکاح بھی جائز ہونا چاہئے۔

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ حرمت نکاح قرآن کریم سے ثابت ہے۔ ''ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا'' دوسری بات یہ ہے کہ نکاح ہوتا ہے مردہ کی بیوی سے۔ جب کہ نبی کریم ﷺ تو زندہ ہیں چنانچہ حدیث پاک ہے۔ ''الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون''

پھر اعتراض ہوتا ہے کہ شہید بھی تو زندہ ہوتا ہے اس کی بیوی سے نکاح کیوں جائز ہوتا ہے۔

جواب: انبیاء کی حیات ایسی ہوتی ہے۔ جیسے دنیا کی حیات۔ اس لئے فرمایا ''لانورث'' انبیاء کی وارثت بھی نہیں چلتی جب کہ شہداء کی حیات ایسی نہیں ہوتی کہ دنیوی زندگی پر بھی اس کا اثر پڑے۔ آسان الفاظ میں یوں سمجھو کہ انبیاء کی حیات اقوی ہوتی ہے اور شہداء کی حیات قوی ہوتی ہے۔ میں حیران ہوں منکرین حیات پر کہ شہداء جو منعم علیہ ہونے میں تیسرے درجہ پر ہیں ان کی حیات کو مانتے ہیں۔ جب کہ انبیاء علیہم السلام اوّل درجے کے ہیں ان کی حیات مبارکہ کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے لئے تو بطریق اولیٰ حیات ثابت ہے۔

انکار حیات کا تاریخی پس منظر

اس عقیدہ کا بانی ایک معتزلی تھا۔ جس کا نام بیکندی تھا۔ یہ سلطان طغرل بیگ کے زمانہ میں اس کا وزیر تھا۔ ۴۴۵ھ میں اس نے یہ عقیدہ نکالا کہ نبوت کے لئے شعور ضروری ہے اور بعد از وفات شعور نہیں۔ جب شعور نہیں تو حیات نہیں اور جب حیات نہیں تو نعوذ باللہ! آپ نبی بھی نہیں۔ پھر اس عقیدہ یعنی عدم حیاۃ النبی فی القبر کو عنایت

اللہ شاہ گجراتی نے لے لیا۔ اس سے پہلے کسی بھی سنی کا یہ عقیدہ نہیں تھا۔ آج بھی ہم چیلنج سے کہتے ہیں کہ عنایت اللہ شاہ سے پہلے کسی اہل سنت والجماعت والے کا یہ عقیدہ دکھلا دو ہم ہارے اور تم جیتے۔

ہمارے پاس تو ایک نہیں کئی حدیثیں ہیں چلو ایک حدیث اور سن لو۔ ابوداؤد شریف کی حدیث ہے۔ ''ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء'' یعنی انبیاء علیہم السلام کے جسم مبارک صحیح سالم ہوتے ہیں قبروں میں مٹی کی طاقت نہیں کہ ان کو کھا سکے۔ اس وجہ سے نبی کریم ﷺ اپنی امت کا درود نزدیک سے خود سنتے ہیں اور دور سے ان کو قبر مبارک میں پہنچایا جاتا ہے۔ (الہام الباری فی تقریر صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۸-۳۰)

۱۹۰...... حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں۔ روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں۔ اہلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔ (ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع دین متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار، المسمیٰ: اظہار حقیقت مطبوعہ ۱۹۹۰)

نوٹ: ان کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

امام الاولیاء، جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ (التوفی)

۱۹۱...... سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے متعلق حضرات علماء دیوبند کثر اللہ تعالیٰ سوادھم کا عقیدہ یہی ہے کہ جب کوئی شخص آپ کے روضۂ اطہر پر حاضری کے دوران آپ کے حضور ہدیہ سلام پیش کرتا ہے تو آپ خود سنتے ہیں بدقسمتی یہ ہے کہ اس دور شر وفتن میں ان قدسی صفات بزرگوں کا نام لے کر بعض لوگ گمراہ کن نظریات پھیلاتے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا ان حضرات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان حضرات کا ان معاملات میں صحیح نظریہ وہی ہے جو المہند علی المفند میں موجود ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ ہم اسی کو صحیح دین سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ اسی پر استقامت نصیب فرمائے مؤلف کتاب کو خداوند تعالیٰ مسلک دیوبند کا دفاع کرنے کی مزید توفیق عطاء فرمادے اور ان کی اس سعی وکاوش کو قبول فرمائے۔ آمین! (تنبیہ الغافلین علی اقوال الخادعین ص ۴۳ ط: مدرسہ قاسم العلوم شہر سلطان)

عارف باللہ، تلمیذ رشید شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فاضل دار العلوم دیوبند،

محدث العصر حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور (التوفی)

۱۹۲...... میرا عقیدہ حیات انبیا علیہم السلام کے بارے میں وہی ہے جو اکابر دیوبند کا رہا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

۱...... ہمارے اکابر دیوبند کے شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی معروف کتاب فیوض الحرمین سے ان کا عقیدہ واضح ہے۔

۲...... ان کے بعد شیخ الحدیث اوّل روح دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف آب حیات سے ان کا عقیدہ ظاہر ہے۔

۳...... مجدد مأۃ حاضرہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ان کی کتاب زبدۃ المناسک سے واضح ہے

یہ سب بزرگ آنحضرت ﷺ کی ایسی حیات کے قائل تھے جسے دنیوی برزخی کے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جو کچھ کلمات خطاب وتوسل زبدۃ المناسک میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ نے تحریر فرمائے ہیں وہ شارح ہدایہ ابن ہمام رحمۃ اللہ نے فتح القدیر میں لکھے ہیں۔ ملاحظہ ہو (فتح القدیر ج ۲ ص ۲۳۶)

۴...... حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ کے بعد حیات النبی ﷺ کے بارے میں ۱۳۲۵ھ میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ خلیفہ حضرت گنگوہی وشیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور شارح ابوداؤد ومہاجر مدینہ منورہ نے المہند میں تحریر فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے المہند ص ۱۲۲ مطبوعہ کراچی المہند کے مندرجات کی صحت پر علماء حرمین بلکہ دنیا بھر کے اساطین امت کے دستخط اور اس کے مضامین کی تصدیقات وتقاریظ تحریر ہیں سب سے پہلے دستخط حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ اسیر مالٹا کے ہیں۔ پھر حضرت مولانا سید احمد حسن رحمۃ اللہ تلمیذ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ کے ہیں اور حضرت مفتی عزیز الرحمن رحمۃ اللہ مفتی دارالعلوم دیوبند۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ، حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوری رحمۃ اللہ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ، حضرت مولانا حکیم محمد حسن رحمۃ اللہ، برادر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ وغیرہم بلاد ہند کی تصدیقات درج ہیں پھر علماء مکہ مکرمہ پھر علامہ مفتیان کرام مدینہ منورہ کی طویل تحریرات وتصدیقات ہیں اور علماء شام میں علامہ شامی رحمۃ اللہ کی اولاد میں محمد ابوالخیر ابن عابدین کی تصدیق بھی ہے ودیگر علمائے شام جامعہ از ہر مصر اور دیگر مصری علماء کی بھی۔ ان کی فہرست ہر شخص المہند میں دیکھ سکتا ہے۔

۵...... ان حضرات کے بعد استاذنا المحترم شیخ العرب والعجم حضرت مولانا السید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ جنہوں نے دارالعلوم دیوبند میں ایک ثلث صدی درس حدیث دیا اپنی کتاب نقش حیات میں یہ مضمون تحریر فرماتے ہیں علمائے دیوبند وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی اور بقاء علاقہ بین الروح والجسم کے مثبت ہیں اور بڑے زور شور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد رسائل اس بارہ میں تصنیف فرما کر شائع کر چکے ہیں رسالہ آب حیات نہایت مبسوط رسالہ خاص اسی مسئلہ کے لئے لکھا گیا ہے۔ نیز ہدیۃ الشیعہ، اجوبہ اربعین ودیگر رسائل مطبوعہ مصنفہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ اس مضمون سے بھرے پڑے ہیں۔ (نقش حیات ج ۵ ص ۱۰۳) غرض اکابر دیوبند کا جو اہل السنت والجماعۃ حنفی رحمۃ اللہ ہیں سب کا یہی عقیدہ چلا آرہا ہے اور یہی میرا عقیدہ ہے۔

۶...... جناب شیخ محمد بن عبدالوہاب النجدی کے صاحبزادے جناب شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو اپنی قبر مبارک میں برزخی حیات حاصل ہے جو شہداء کی حیات سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ آپ شہداء سے افضل ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آپ سلام کرنے والے کا سلام سنتے ہیں۔ (رسالہ شیخ عبداللہ ص ۴۱)

حضرت مولانا منظور صاحب نعمانی مدظلہم نے اپنے ایک مضمون میں اس رسالہ کے اقتباسات دیئے ہیں پھر یہ مضمون دارالعلوم دیوبند کے پندرہ روزہ عربی رسالہ الداعی میں بالاقساط شائع ہوا ملاحظہ ہو (رسالہ الداعی ۲۵ جنوری ۱۹۷۸)

بہرحال یہی مسلک ہے جس پر علمائے امت کا اتفاق چلا آرہا ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علی الاطلاق سماع موتی کے قائل تھے اور انتقال یا دفن کے بعد میت کو تلقین کرنے سے بھی منع نہ کرتے تھے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ بخاری ومسلم میں یہ صحیح حدیث آئی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔ لہٰذا میت کی تلقین سنت ہے کہ اور یہ بھی ثابت ہے کہ قبر میں تدفین کے بعد میت سے سوال ہوتا ہے، اس کا امتحان ہوتا ہے اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ تلقین میت کو فائدہ پہنچاتی ہے کیونکہ میت آواز سنتا ہے۔ جیسا کہ صحیح

روایت بخاری میں آیا ہے کہ وہ بلاشبہ ان کے جوتوں کی چاپ (اپنی قبر میں سے) سنتا ہے اور فرمایا کہ جو کوئی آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرتا ہے اور صاحب قبر کو سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس پر اس کی روح کو لوٹا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ج ا ص ۲۸۹) لیکن امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سماع موتی کے اس حد تک قائل ہیں جتنا حدیث شریف میں بتلایا گیا ہے مصنف تنبیہ الغافلین کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ توفیق عنایت فرمائی کہ انہوں نے اپنے اکابر کے مسلک کو اجاگر کیا اور اعتماد علی السلف کی افادیت اور اہمیت پر خاصہ زور لگایا جو اس نازک اور پرفتن دور میں نہایت ہی ضروری ہے اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں مزید برکت عطاء فرمادے۔

(تنبیہ الغافلین علی اقوال الخادعین ص ۳-۹ ط: مدرسہ قاسم العلوم شہر سلطان)

یادگار اسلاف، ولی کامل، استاذ العلماء، فاضل دارالعلوم دیوبند، تلمیذ رشید حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ،

حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ، ظفروال ضلع نارووال پنجاب (المتوفی)

۱۹۳...... انبیاء علیہم السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جمہور امت کا عقیدہ یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبور مقدسہ میں حیات ہیں اور ان کے مقدس ومطہر ابدان بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مثل ہے۔ بجز اس کے کہ وہ احکام شرعیہ کے مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس میں جو درود پڑھا جائے بلاواسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین، متکلمین اور اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے اور خصوصاً اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں جو اہل انصاف اور اہل بصیرت کے لئے کافی وشافی ہیں۔ لہٰذا جس شخص کا عقیدہ جمہور امت کے عقیدہ کے خلاف ہو تو وہ اہل سنت والجماعت اور اکابر علماء دیوبند کے مسلک سے خارج ہے اور ایسے شخص کو اپنے اختیار سے امام مقرر کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ایسے عقیدہ کے حامل شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور ایسے عقیدہ کے حامل شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنا عقیدہ جمہور امت کے عقیدے کے موافق کرے۔ (مجلہ قافلہ حق سرگودھا، ربیع الاوّل ۱۴۳۰ھ جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۱)

فاضل دیوبند، استاد العلماء امیر جمعیت علماء آزاد کشمیر

حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پلندری (المتوفی)

۱۹۴...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر پاک میں زندہ ہیں اور قریب سے پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام سماعت فرماتے ہیں۔

(سہ ماہی قافلہ حق جلد ۲ شمارہ ۳ ص ۶۵ رجب، ۱۴۲۹)

استاذ العلماء والمحدثین، رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان، فاضل دارالعلوم دیوبند، شیخ الحدیث،

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم، مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

۱۹۵...... انبیاء علیہم السلام اپنے جسموں کے ساتھ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ یہ عقیدہ نہ صرف علماء دیوبند کا ہے بلکہ تمام امت کا ہے۔ (کشف الباری شرح صحیح بخاری، کتاب المغازی ص ۱۲۵ ط: مکتبہ فاروقیہ کراچی)

۱۹۶...... (الف) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والا عقیدہ'' عقیدہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت

برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: مماتی فتنہ سے متعلق جناب مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ العالیٰ نے جو رسالہ ترتیب دیا ہے اس میں حضرات علماء دیوبند بھی اسی کے قائل ہیں، جو شخص حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں۔ (خوشبو والاعقیدہ ص ۲۱ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

۱۹۶...... (ب) حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے (جن کا حوالہ اسی باب کے ۲۶ پر گزرا) یہ نقل کیا جاتا ہے کہ وہ ممات کے قائل تھے اور ممات کو ترجیح دیتے تھے، یہ غلط ہے۔ اس کے غلط ہونے کے دو دلائل آپ کو بتاؤں گا۔ ایک دلیل یہ ہے کہ وہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ مماتی نہیں تھے۔ حیاتی تھے۔ (جن کا حوالہ اسی باب کے ۱۳، ۱۴ پر گزرا) دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب ہیں اور صرف شاگرد ہی نہیں ہیں بلکہ ان کے خلیفہ بھی ہیں اور سب جانتے ہیں کہ حضرت مولانا سرفراز خان صاحب مماتی نہیں ہیں بلکہ حیاتی ہیں (جن کا حوالہ اسی باب کے ۱۷۹-۱۸۱ پر گزرا) تو جو حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ ہیں ان کے مرید ہیں، ان کے خلیفہ بھی ہیں اگر مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک مماتی ہے تو پھر ان کے خلیفہ اور مرید نے حیاتی مسلک کیوں اختیار کیا ہے؟ ایک مرید کو اپنے مرشد کے ساتھ جتنا تعلق ہوتا ہے معلوم ہے آپ کو؟ اتنا شاگردی کا اپنے استاد کے ساتھ نہیں ہوتا تو حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب ان کے مرید بھی ہیں اور ان کے شاگرد بھی ہیں اور ان کے خلیفہ بھی ہیں اور وہ حیاتی ہیں تو معلوم ہوا کہ حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مماتیت کی نسبت درست نہیں۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے عالم گزرے ہیں۔ وہ بھی حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کو حیاتی بتاتے ہیں، مماتی نہیں بتاتے، حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ مماتی نہیں تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے شاگرد، مرید اور خلیفہ ہیں، وہ حیاتی ہیں تو پھر ان کے پیر کو بھی حیاتی ماننا پڑے گا، ان کو مماتی کیوں کہا جا رہا ہے؟ تیسری بات یہ ہے کہ حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم ہیں۔ (جن کا حوالہ اسی باب کے ۱۴۸، ۱۴۹ پر گزرا) پیر طریقت بھی ہیں اور ان کا بہت بلند مقام ہے۔ ان کے ارشاداتِ عالیہ کی تشہیر حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ نے چار جلدوں میں شائع کی ہے۔ وہ تصوف کے نکات و امور پر مشتمل ہے۔ یہ بھی بہت بڑے بزرگ عالم ہیں اور وہ بھی مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں وہ حیاتی ہیں۔ (ماہنامہ القاسم، نوشہرہ، جلد ۱۲ شمارہ ۵-۶، ۱۴۲۹ھ/ستمبر، اکتوبر ۲۰۰۸ء)

نشانِ اسلاف، شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۷...... حال ہی میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ "خوشبو والاعقیدہ" "عقیدہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: میں حضرت مولانا محمد سلیم اللہ خان صاحب کی تحریر کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں۔ (خوشبو والاعقیدہ ص ۴۲ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

استادالعلماء، خلیفہ حضرت شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند، مہتمم نجم المدارس تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۸...... آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قبر کے قریب پڑھے جانے والا درود وسلام سماعت فرماتے ہیں اور جواب سے بھی سرفراز فرمارہے ہیں۔ (حجاج کرام کو تربیت کے وقت جاری کی جانے والی ہدایات ص ۲۱)

۱۹۹...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قریب سے صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔

(نجم الفتاویٰ، کتاب العقائد ج ۲ ص ۱۴۱ ط: نجم المدارس کلاچی)

۲۰۰...... حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں۔ روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سماعت فرماتے ہیں، اہلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔ (ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع دینِ متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار، المسمیٰ: اظہار حقیقت مطبوعہ ۱۹۹۰)

نوٹ: اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

استادالعلماء، سینئر جمعیت علماء اسلام، فاضل دارالعلوم دیوبند، نائب مہتمم نجم المدارس تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۱۱ء)

۲۰۱...... حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں۔ روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سماعت فرماتے ہیں اہلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔ (ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع دین متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار، المسمیٰ: اظہار حقیقت مطبوعہ ۱۹۹۰)

نوٹ: اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

تلمیذ رشید شیخ العرب والعجم حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ، فاضل دارالعلوم دیوبند، مہتمم دارالعلوم مدینہ ڈسکہ سیالکوٹ،

شیخ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا فیروز خان ثاقب رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۲...... حال ہی میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والاعقیدہ'' ''عقیدہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی کلمات ارشاد فرماتے ہیں جو کہ آج کل شدید علالت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت یابی دے۔ ان سے جب ہم نے کتاب کے حوالے سے بات کی تو انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب کو فرمایا کہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کی کتاب ''خوشبو والاعقیدہ، اس پر میرا عقیدہ لکھوا دو۔ حضرت نے فرمایا کہ جو عقیدہ ہمارے اکابر دیوبند کا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے بارے میں، میں بھی

اسی عقیدہ پر متفق ہوں اب اگر کوئی حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جتنے بھی اکابرین نے اس کتاب پر تقریظات لکھیں ہیں میں ان تمام کی رائے کے ساتھ متفق ہوں۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو شہرت سے نوازے اور لوگوں کے عقائد باطلہ کی تردید کا سبب بنے۔ آمین!

(خوشبو والا عقیدہ ص۱۴۱ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

رئیس المحققین، وکیل صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم فخر المصنفین،

حضرت مولانا محمد نافع رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند

۲۰۳...... حیات الانبیاء علیہم السلام پر لکھی جانی والی مایہ ناز کتاب تسکین الاذکیاء فی حیات الانبیاء پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مسئلہ ہذا (نبی علیہم السلام کی قبر میں زندگی اور قریب سے سماع) پر بڑا عمدہ مواد ہے۔

(تسکین الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء علیہم السلام ص ۲۷ط: اتحاد اہلسنت والجماعت سرگودھا)

مرکزی راہنما تنظیم اہل السنت والجماعت، محافظ ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم مؤلف حیات الاموات،

حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۲۰۴...... الحمدللہ! کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس میں حیات مبارکہ باجماع امت ثابت ہے اور اس میں عموماً کسی قابل ذکر شخصیت کا اختلاف منقول و معلوم نہیں۔ (حیات الاموات خصوصاً حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سید الکائنات ص۱۲۶ط: کتب خانہ مجیدیہ)

امام الصوفیاء، خلیفہ اجل، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، استاد دارالعلوم دیوبند و بانی جامعہ اشرفیہ لاہور، پیر طریقت

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء)

۲۰۵...... حوالہ نمبر ۲۷ پر حضرت کے تصدیقی دستخط موجود ہیں۔ وہاں ملاحظہ کریں۔

شیخ الحدیث، استاذ العلماء، فاضل دارالعلوم دیوبند، شیخ الحدیث جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا مفتی محمد ولی حسن ٹونکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۲۰۶...... حوالہ نمبر ۱۱۹ پر حضرت کے تصدیقی دستخط موجود ہیں۔

فقیہ العصر، مؤلف ہدایۃ الحیران و دیگر کتب نافعہ، پاسبان عقائد اہل السنت والجماعت، پیر طریقت

حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا (المتوفی ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء)

۲۰۷...... جاننا چاہئے کہ سواد اعظم اہلسنت والجماعت کا سلف اور خلف سے یہ عقیدہ چلا آرہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا سے انتقال فرمانے کے بعد عالم برزخ میں جو حیات حاصل ہے وہ اسی دنیاوی جسد اطہر کے ساتھ ہے جو دنیا میں آپ کو حاصل تھی اور جس کو روضہ منورہ میں دفن کیا گیا تھا۔

عالم برزخ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حیات کا جو باعتبار تعلق بالبدن حیات جسمانی ہے آج تک سلف خلف سے کسی نے انکار نہیں کیا۔ (حیات انبیاء کرام علیہم السلام ص۸۰ط: مکتبہ اشرفیہ لاہور)

۲۰۸...... حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ان کی قبروں میں زندگی متفق علیہ عقیدہ کی حیثیت سے ایک طے شدہ حقیقت ہے۔ اکابر اہلسنت میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں ملتا (بلکہ تا قیامت نہیں ملے گا ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا از مؤلف) جسے انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً حضرت محمد ﷺ کی حیات فی القبر کا انکار کیا ہو اور قبر مبارک میں آپ ﷺ کی روح مبارک کے جسد اطہر سے اتصال وتعلق کی نفی کی ہو بلکہ اس عقیدہ پر اجماع ہے کہ قبر میں روح مبارک کا جسد اطہر سے ایسا تعلق اور اتصال ثابت ہے جس سے جسم مبارک میں حیات اور سماع کی قوت حاصل ہے اور قبر مبارک کے قریب سے سلام کہنے والوں کا سلام آپ ﷺ بنفس نفیس خود سماعت فرما لیتے ہیں۔ (حیات انبیاء کرام علیہم السلام ص ۱۱۳)

استاد العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر، ابن خاتم المحدثین حضرت مولانا انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند وقف، انڈیا

حضرت مولانا سید انظر شاہ کشمیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۲۰۹...... یہ اگست ۲۰۰۵ء کی بات ہے...... دھیرے دھیرے گرمیوں کی رت اپنا جوبن کھو رہی تھی...... منکرین حیات النبی ﷺ اپنے آپ کو خالص دیوبندی ثابت کرنے کے لئے سر توڑ کوششیں کر رہے تھے...... وہ جب عوام کے سامنے جا کر اپنے دیوبندی ہونے کا دعویٰ کرتے تو انہیں منہ کی کھانی پڑتی...... کیونکہ علماء حق عوام کو پہلے سے ہی خبردار کر چکے تھے...... بالآخر ان کی شب و روز کی کوشش رنگ لائی اور ایک منصوبہ تیار ہو گیا...... جس کے تحت انہیں اپنے آپ کو دیوبندی ثابت کرنا تھا۔

ہند کے آسمان حکمت کے چاند...... حضرت مولانا انظر شاہ رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند (وقف) وفرزند ارجمند حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ پر انہوں نے اپنی میلی نظریں گاڑ دیں...... مکاری سے تاریخ لی...... قیام کے دن طے ہوئے...... پروگرام کا شیڈول ایسا طے کیا کہ کہیں اور جا ہی نہ سکیں...... انہیں بتایا گیا کہ ہمارے ہاں کچھ شر پسند عناصر (اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی) ایسے ہیں جو ہمارے پاس آپ کی آمد کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں...... لہٰذا آپ ابھی اس معاملہ کو مخفی رکھیں...... انہوں نے حامی بھر لی اور پکا وعدہ کر لیا کہ وہ عین وقت پر ضرور پاکستان پہنچ جائیں گے۔

تصویر کا پہلا رخ

اب ان کی آمد قریب قریب سے تر ہوتی چلی جا رہی تھی...... منکرین حیات النبی علیہ السلام فی القبر اپنی اس کامیابی پر بے حد خوش تھے...... ان کے دل بلیوں اچھل رہے تھے...... ان کے جسم میں خوشی کی لہر اٹھتی اور حلق تک آ کر ختم ہو جاتی...... کبھی کبھی وہ تنہائی میں خوشی سے (زیادہ نہیں) ایک دو انگڑائیاں بھی لے لیتے...... چٹکیاں بجاتے...... گنگناتے...... بغلیں بجاتے...... آخر کیوں نہ ہو...... ایک دیوبندی...... دیوبند کی ایک نابغہ روزگار ہستی کے صاحبزادے...... دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث کو...... ان کی تنظیم بظاہر اپنے دام فریب میں الجھا چکی تھی...... چونکہ وعدہ کر چکے تھے...... اس لئے انہیں اپنی فتح سامنے نظر آ رہی تھی...... انہیں خوابوں میں بھی کبھی (احمقوں کی جنت کے) سر سبز و شاداب باغات بھی دکھائی دیتے تھے...... ان کو وہ دن نظر آ رہا تھا جب وہ ایک شخص...... جس کے دیوبندی ہونے کا انکار کسی صورت میں بھی نہیں کیا جا سکتا...... وہ ان کے سٹیج پر آئے گا...... وہ کہہ سکیں گے کہ ہم بھی دیوبندی ہیں...... دیکھو نا! ایک دیوبندی، دیوبند سے چل کر ہمارے پاس آیا ہے...... وارے نیارے ہو جائیں گے۔

تصویر کا دوسرا رخ

یہ لوگ ایک چال چل رہے تھے دوسری طرف اللہ تعالیٰ بھی تدبیر فرما رہے تھے اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والے ہیں......''ومکروا مکرھم وعنداللہ مکرھم وان کان مکرھم لتزول منه الجبال''......وہ اپنا مکر کر رہے تھے اور ان کا مکر اللہ کے پاس تھا اگر چہ ان کا مکر ایسا تھا کہ پہاڑوں کو ختم کر دے۔''

جلسوں کی تیاریاں عروج پر تھیں......اشتہار، پوسٹر اور بینرز بڑے زور و شور سے لگائے جا رہے تھے......آن کی آن میں پورے ملک میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مماتیوں کے جلسہ میں آ رہے ہیں......مقتدر دینی حلقوں میں اس خبر سے پریشانی کا پیدا ہونا یقینی امر تھا۔

مسلکی حمیت سے معمور......خدام اہلسنت نے حضرت صاحبزادہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس فون کرنے شروع کر دیئے......لاکھ ان سے درخواستیں اور منتیں کی گئیں مگر وہ تو وعدہ کر کے پھنس چکے تھے......حالات کی سنگینی ان کے گوش گزار کی گئی تو انہوں نے حامی بھر لی اور فرمایا کہ آپ بے فکر رہیں۔

پاکستان میں حضرت کے ورودِ مسعود کا وقت آن پہنچا......منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں میں رنگ رلیاں منا رہے تھے......ان کی محفل میں حضرت کی آمد پر خوشی کے شادیانے بجائے جا رہے تھے......تقدیر......شامیانوں کے جھروکوں سے جھانک تانک کرتی قہقہے لگا رہی تھی......آفتاب ولایت (حضرت علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ) کی روپہلی کرن ارضِ پاک کے مختلف گوشوں پر نور برساتی......جیسے ہی کوئے یار میں پہنچی......تو کسی کی مستی یاد آئی......میخانہ مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا پاک طینت رند......جس کے دُردِ جام پر ہزاروں جامِ عرفان لٹائے جاتے ہیں......امام اہلسنت کے شہر گوجرانوالہ کے......جامعہ صدیقیہ رضی اللہ عنہا میں......آخری نشست کے لئے حضرت اپنی نشست گاہ پر جلوہ افروز ہوئے......لوگوں کا سخت اژدہام تھا......حیات فی القبر کے قائل اور منکر سب ہی جمع تھے......سب کی نظریں اسی شخصیت پر مرکوز تھیں......لوگ ان کی لب کشائی کے منتظر تھے......منکرین حیات فی القبر کے دلوں میں خوشی، فرحت اور انبساط گدگدیاں کر رہے تھے، ادھر دیوبندی حضرات بھی دل تھام کے بیٹھے تھے......غم اور حسرت کے ملے جلے جذبات ان کی پیشانیوں سے صاف صاف پڑھے جا سکتے تھے......آنکھوں میں اتری دکھ کی لالی کربِ باطن کی غمازی کر رہی تھی......حضرت کا بیان شروع ہوا......محفل میں سناٹا چھایا ہوا تھا......جلسہ گاہ ''کان علی رؤسھم الطیور'' کا منظر پیش کر رہی تھی......دیوبندی حضرات......افسردہ دل اور بھری چشم سے یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے، ادھر اکابر بارگاہِ خداوندی میں دست بدعا تھے......عین اسی وقت اللہ تعالیٰ نے تدبیر فرمائی......''بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغه فاذاھو زاھق''''بلکہ ہم حق کو باطل پر دے مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے پس اچانک ہو جاتا ہے وہ مٹنے والا''......اللہ نے حق کو اٹھایا اور باطل پر دے مارا اور اس کا بھرکس نکال دیا......وہ کچھ ہوا جس کی انہیں ہرگز امید نہ تھی......اچانک مولانا نے بیان کرتے ہوئے انداز بدلا......مماتیوں کی دھلائی کر دی......''عقیدہ حیات فی القبر اور قبر و برزخ'' کی اصل حقیقت چند الفاظ میں صاف شفاف کر کے پیش کر دی......دیوبندی اور مماتی سب ایک دوسرے کو حیرت سے تکتے جا رہے تھے......مماتیوں پر سکتہ کا عالم طاری تھا......ان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا......کاٹو تو بدن میں لہو نہیں......ان کے چہرے پر ایک رنگ گزرتا اور دوسرا آ جاتا......دل اچھل کر حلق کو آ رہے تھے......بدن پر لرزہ طاری تھا......زبانیں لڑکھڑا رہی تھیں......

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ممکن تھا کہ اس موقع پر ان کا خون کھول اٹھتا..... مگر وہ تو پہلے ہی سوکھ چکا تھا..... وہ سوچنے کی قوت سے محروم ہو چکے تھے..... وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مولانا کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔

چھا گیا ہوگا دھواں گھوم گئی ہوگی زمین رنگ کئی کئی روز چہروں پہ آیا ہوگا

غم وغصہ کی ملی جلی عجیب سی کیفیت نے محفل میں ہلچل سی پیدا کر دی تھی ..... محفل..... جلسہ کم رفیقوں اور رقیبوں کی مجلس زیادہ لگتی تھی..... جہاں ہر وقت تصادم کا خطرہ لگا رہتا ہے..... بیان ختم ہوا مجلس برخاست ہوئی..... لوگوں نے حضرت سے مصافحہ کرنے کے لئے دھاوا بول دیا..... دیوبندی حضرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا..... ابھی وہ مصافحہ کر کے مڑے ہی تھے کہ ان کی آنکھوں نے ایک عجیب منظر دیکھا مماتیوں نے حاضرین جلسہ کو گھیرے میں لے رکھا تھا..... وہ ہر ایک سے حضرت کے بیان کی کیسٹیں چھین چھین کے توڑ رہے تھے..... ہر طرف کیسٹوں کے ٹوٹنے کی آوازیں تھیں..... یہ کاروائی اتنی اچانک اور آناً فاناً کی گئی کہ مجمع کو سنبھلنے اور مزاحمت کرنے کا موقع نہ مل سکا..... نتیجۃً بہت سے افراد اپنی ذاتی ریکارڈنگ سے ہاتھ دھو بیٹھے..... مماتیوں کو جب یقین ہو گیا کہ اب ساری کیسٹیں ناپید ہو چکی ہیں تو ان کی جان میں جان آئی..... اس کے بعد لوگوں کو چھوڑ دیا گیا۔

لیکن ہائے پتھریوں کا نصیب

ایک شخص نے ذاتی ریکارڈنگ والی کیسٹ جیب میں ڈال لی اور خالی کیسٹ ٹیپ ریکارڈ میں ڈال دی..... لہٰذا ٹیپ کے اندر والی کیسٹ ٹوٹ گئی اور دوسری محفوظ رہی۔ مماتیوں نے بیان کی اصل کیسٹ سے ریکارڈنگ میں حیات فی القبر والا حصہ کاٹ کر کیسٹ ریلیز کر دی..... مارکیٹ میں کیسٹ پہنچنے پر اسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا... توقع کے عین مطابق اس میں حیات فی القبر والا حصہ غائب تھا..... پھر ماشاء اللہ مماتیوں کی اس حرکت پر عوام میں کافی عزت ہوئی..... اور وہ کیسٹ جو ان کے ہاتھوں سے محفوظ رہی تھی اس سے ریکارڈنگ کر کے حیات فی القبر والا حصہ کیسٹ میں شامل کر دیا تھا..... آج بھی جب یہ واقعہ یاد آتا ہے..... تو بے اختیار یہ آیت زبان پر جاری ہو جاتی ہے۔

"ومکروا ومکر اللہ واللہ حیر الماکرین"

وہ اور ہوں گے جو چاک داماں کی دھجیوں سے رہے الجھتے
میں راز ایسے کروں گا افشاں جو چاک سارے حجاب کر دے

حضرت کی تقریر حیات فی القبر والے حصہ کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے

حدیث معراج میں ہے..... حدیث معراج حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے پہنچی ہے..... اور حضرت ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے براہ راست شاگرد تھے..... وہ تمنا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عالم قبر میں نماز (پڑھنے) کی اجازت دے دے..... یاد رکھنا! قبر محض ایک گڑھا ہی نہیں..... بلکہ وہ ایک مستقل عالم ہے (جس کو) عالم برزخ (بھی کہتے ہیں)..... اور قبر اس عالم برزخ کا دروازہ ہے..... صرف گڑھے کا نام نہیں..... عالم برزخ میں (اگر صاحب قبر چاہے تو) تمام اعمال جاری رہیں گے..... کون پاگل کہتا ہے کہ اعمال معطل ہو جائیں گے.....؟ حضرت

انبیاء علیہم السلام (اپنی اپنی قبروں میں) اذان دیتے ہیں...... نماز بھی پڑھتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قبر سے گزرا تو میں نے سورۃ الملک پڑھتے سنا...... معلوم ہوا کہ قبر میں تمام اعمال (بندہ کے اختیار سے) جاری رہتے ہیں...... معطل نہیں ہوتے...... (پھر حضرت نے سٹیج پر موجود مماتی مولوی کو مخاطب کر کے فرمایا) ہاں مولوی نصر اللہ...... یہاں تم (اعمال شرعیہ نماز، روزہ وغیرہ کے) پابند ہو...... وہاں پابند نہیں ہو گے...... بلکہ اختیار ہو گا...... (چاہو تو جاری رکھو چاہو تو چھوڑ دو) جیسے طالب علم سالانہ امتحان سے قبل زیادہ دیر تک محنت کرتا ہے (مدرسہ کے اوقات کے علاوہ) گھر جا کر بھی کتاب کا مطالعہ کرتا رہتا ہے یہ اُس کے ذوق پر مبنی ہے...... (مدرسہ کی طرف وہ اس کا پابند نہیں...... اس طرح قبر میں بھی اعمال کا پابند نہیں ہو گا بلکہ اپنے اختیار سے اس کو جاری رکھ سکے گا)

تو یہ روایت حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے پہنچی اور بڑی مضبوط روایت ہے...... وہ تمنا فرماتے کہ...... اللہ تعالیٰ ہمیں قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرمائے...... حضرت کی وفات کے بعد کفن اور دفن سے فراغت کے بعد...... کس کا پاؤں لگنے سے ایک اینٹ قبر میں گر گئی...... دیکھا کہ حضرت تو قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں...... قبر کے اندر حیات اور اعمال کی اجازت میں شبہ کیوں......؟ حالانکہ حدیث معراج میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رایت موسی قائما یصلی فی قبرہ'' معراج کی رات میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا...... کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ (تلخیص از بیان حضرت مولانا علامہ انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ بمقام جامعہ صدیقیہ رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ ۲۸ راگست ۲۰۰۵ء ماہنامہ الخیر ملتان ص ۴۴، ۷۷، ۷۳، ۸۰ بابت ماہ جولائی ۲۰۰۸ء)

نوٹ: یاد رہے کہ یہ بیان حضرت نے مماتیوں کے مدرسہ دارالعلوم صدیقیہ گوجرانوالہ میں فرمایا ۲۷ راگست ۲۰۰۵ء کو جس میں ان کے علماء سٹیج پر موجود تھے۔ یہ کیسٹ آپ مماتیوں سے طلب فرمائیں گو یا یہ اُن کے گھر کا بیان ہے وہ عموماً نہ دیں گے، بلکہ کبھی نہ دیں گے۔ جب کہ مؤلف کے پاس یہ کیسٹ موجود ہے۔

استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر، مفسر قرآن، فاضل دارالعلوم دیوبند، بانی و مہتمم جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء)

۲۱۰...... ان النبی حی فی قبرہ کہ اللہ کا نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔ یہ زندگی محض روحانی زندگی نہیں کیونکہ روح تو ابو جہل کی بھی زندہ ہے بلکہ نبی کی زندگی کمال درجے کی زندگی ہے اس برزخی زندگی کے متعلق سلف کے دو مسلک ہیں۔

اگر آپ ﷺ کی روح مبارک علیین میں ہے تو اس کا تعلق قبر کے ساتھ بھی ہے (اور دوسرا مسلک کہ روح مبارک جسم میں ہے جیسے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے بہر حال ان دو مسلکوں میں یہ بات کہیں نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں زندہ نہیں یا قبر کے قریب سلام نہیں سنتے از مؤلف) اسی لئے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ من صلی علی عند قبری سمعتہ و من صلی علی نائیا ابلغتہ یعنی جو شخص میری قبر پر آ کر درود پڑھے گا تو میں اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے گا وہ مجھ تک پہنچایا جائے گا حیات النبی ﷺ کے مخالف علماء اس حدیث کو ضعیف بتاتے ہیں حالانکہ یہ حدیث سات سندوں سے آئی ہے۔ جن میں بعض ضعیف بھی آئیں ان میں مروان سدی صغیر (والصحیح محمد بن مروان) ضعیف راوی ہے۔ مگر امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن الشیخ (والصحیح ابو الشیخ) کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اس کی سند میں کوئی راوی ضعیف نہیں ہے۔ یہ

حدیث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں بھی نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات انبیاء کے نام سے ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے۔ معراج کے واقعہ والی روایت بھی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتی ہے۔

(معالم العرفان فی دروس القرآن ج ۱۵ ص ۳۴۱-۳۴۲، ط: مکتبہ دروس القرآن گوجرانوالہ)

شارح ابی داؤد، صدر المدرسین مظاہر علوم سہارنپور انڈیا، تلمیذ رشید مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد عاقل صاحب مدظلہم

۲۱۱...... عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مامن احد یسلم علی الا رد اللہ علیَّ روحی حتی ارد علیہ السلام جو شخص مجھ پر سلام پڑھتا ہے۔ (قبر شریف پر حاضر ہو کر، کما یشیر الیہ ترجمۃ الباب) تو اللہ تعالیٰ شانہ مجھ پر میری روح کو لوٹاتے ہیں حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب خود بنفس نفیس دیتا ہوں کتنی بڑی خوش قسمتی و سعادت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے والے کا سلام سنتے ہیں اور پھر اس کا جواب دیتے ہیں۔ (گویا ایک لحاظ سے ہم کلامی ہوئی) اگر یہ نعمت ساری دنیا خرچ کر کے بھی حاصل ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کے حق میں ارزاں ہے۔

علامہ خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض (ج ۳ ص ۴۰۰) میں تحریر فرماتے ہیں۔ حدیث کا مطلب بلا تکلف جو ذہن میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں اور ان کی حیات شہداء کی حیات سے زیادہ قوی ہے۔ یہ حضرات قبور میں آرام فرما رہے ہیں بمنزلہ، نائمین کے ہیں اور ظاہر ہے کہ نائم متکلم کا سلام وکلام بیدار ہونے کے بعد ہی سنتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلم کا سلام سننے کے بعد متیقظ اور بیدار ہوتے ہیں اور اس کے سلام کو جواب دیتے ہیں۔ اھ تو گویا رد روح کنایہ ہے تیقظ و بیداری سے اور اسی نوع کا ایک جواب وہ ہے جس کو حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بذل المجہود میں نقل فرمایا ہے کہ ردّ روح سے مراد یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ انور تجلیات ربانیہ و معارف الٰہیہ کی طرف متوجہ رہتی ہے جب کوئی امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ آپ کی روح مبارک کو اس مصلّی کی طرف متوجہ فرما دیتے ہیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سلام کا جواب دیں۔ اھ میں کہتا ہوں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اخیر میں اسی توجیہ کو زیادہ پسند فرمایا ہے کہ (کما فی رسالہ انباء الاذکیاء ص ۱۵۱ ج ۲) جس کا حاصل یہ ہے کہ رد روح سے مراد افاقہ عن الاستغراق والمشاھدہ ہے۔ ان کی پہلی توجیہ جو ہمارے یہاں شروع میں نقل ہو چکی ہے وہ من حیث العربیہ والقواعد النحویہ ہے اور یہ توجیہ روحانی اور معنوی ہے۔ لاتجعلو ابیوتکم قبورا حدیث کا یہ ٹکڑا کتاب الصلوٰۃ میں باب صلوٰۃ الرجل التطوع فی بیتہ میں گزر چکا، ولاتجعلوا قبری عیداً میری قبر کو مظہر عید جائے سرور اور جشن منانے کی جگہ نہ بناؤ، وہاں زینت و سرور کے ساتھ آ کر جمع مت ہو، قبر تو عبرت کی چیز ہے اور بعض نے اس کا مطلب یہ لیا ہے کہ میری قبر کی زیارت جلدی جلدی اور بکثرت کیا کرو یہ نہیں کہ عید کی طرح کبھی آ گئے جیسے عید سال میں ایک مرتبہ آتی ہے (خصوصاً وہ حضرات جو مدینہ کے قرب و جوار کے رہنے والے ہیں) اور کہا گیا ہے کہ عید بمعنی اعتیاد (کسی کام کی عادت بنالینا) یعنی میری قبر پر بار بار آنے کے عادی مت بنو اس لئے کہ اس میں سوء ادب کا اندیشہ ہے۔

(الدر المنضود علی سنن ابی داؤد ج ۳ باب زیارۃ القبور ص ۳۲۷-۳۳۰ ط: مکتبۃ الشیخ کراچی)

فضیلۃ الشیخ، الجامع بین المعقول والمنقول، شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ

حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۲۱۲...... تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور قبر کے قریب سے سنتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں اور اس بارے میں صحیح روایات موجود ہیں۔ (تبیان الاحادیث تقریر مشکوۃ شریف ص ۳۴۷)

استاد الحدیث، تلمیذ رشید حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ، فاضل دار العلوم دیوبند و استاذ الحدیث جامعہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا امیر عباس صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۲۱۳...... حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں۔ روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سماعت فرماتے ہیں اہلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔ (ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع دین متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار، المسمیٰ: اظہار حقیقت مطبوعہ ۱۹۹۰)

نوٹ: اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

استاد الحدیث، عالم لاثانی، تلمیذ رشید حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ وکشمیری رحمۃ اللہ علیہ،
فاضل دار العلوم دیوبند مہتمم واستاذ الحدیث جامعہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء)

۲۱۴...... حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں۔ روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سماعت فرماتے ہیں اہلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔ (ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع دین متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار، المسمیٰ: اظہار حقیقت مطبوعہ ۱۹۹۰)

نوٹ: اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

مفتی دار العلوم دیوبند، مرتب فتاوی دار العلوم دیوبند، استاد دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۱۰ء)

۲۱۵...... اہل السنۃ والجماعۃ کا قرآن وحدیث کی روشنی میں اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح دیگر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام قبروں میں اجساد عنصریہ کے ساتھ حیات ہیں اور یہ حیات برزخی حیات دنیوی سے کم نہیں ہے اور تلذذاً نماز ودیگر عبادات میں مشغول ہیں۔ یہ حیات برزخی اگرچہ ہم کو محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن بلاشبہ یہ حیات حسی اور جسمانی ہے اس لئے کہ روحانی اور معنوی حیات تو عامہ مؤمنین بلکہ ارواح کفار کو بھی حاصل ہے۔ امت کا یہ اجماعی عقیدہ اصول شریعت کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ (خیر الفتاویٰ ج ا کتاب العقائد ص ۹۵ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نائب مفتی دارالعلوم دیوبند، استاد دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمن صاحب

۲۱۶...... حضرت نے حوالہ نمبر ۲۱۵ کی لفظ بہ لفظ تائید فرمائی ہے۔(خیرالفتاویٰ ج ا کتاب العقائد ص ۹۵ ط: مکتبہ امدادیہ)

شیخ الحدیث و مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ ٹاؤن کراچی،

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

۲۱۷...... حال ہی میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبوو الاعقیدہ'' ''عقیدہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم '' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: میں حضرت مولانا محمد سلیم اللہ خان صاحب کی تحریر کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں۔ (خوشبوو الاعقیدہ ص ۲۹ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

شیخ الاسلام، فقیہ العصر، جامع شریعت وطریقت، مفسر قرآن، شارح بخاری، مسلم، ترمذی،

عمدۃ المصنفین، چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان، شیخ الحدیث،

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نائب صدر دارالعلوم کراچی

۲۱۸...... ان الاصل فی ھذہ المسئلہ قول اللہ تبارک وتعالیٰ: ولاتقولوا الخ ولماثبت الحیاۃ للشھداء ثبت للانبیاء علیہم السلام بدلالۃ النص لان مرتبۃ الانبیاء اعلی من مرتبۃ الشھداء بلاریب...وقدورد فی ھذا الباب حدیث صریح...عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون...وبالجملۃ فان ھذہ الاحادیث مع حدیث الباب (مررت علی موسی علیہ السلام الخ...)علی کون الانبیاء احیاء بعدوفاتھم وھومن عقائدجمھوراھل السنۃ والجماعۃ...وانماالمقصودحیاتھم بمعنی ان لارواحھم تعلقا قویاباجسادھم الشریفۃ المدفونۃ فی القبورولھذاالتعلق القوی حدثت لاجسادھم خصائص کثیرۃ من خصائص الاجسادمثل سماع السلام وردہ... ترجمہ:اس مسئلہ میں اللہ تعالیٰ کاارشادولاتقولوا...الخ! بنیاد ہے جب شہداء کے لئے حیات ثابت ہوئی تو دلالت النص سے انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی ثابت ہوگئی کیونکہ ان کا مرتبہ بلاشبہ شہداء سے برتروبالا ہے......اس باب میں واضح حدیث بھی ہے......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔نماز پڑھتے ہیں...... بالجملہ یہ تمام احادیث بشمول حدیث باب کے(کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گزر ہوا تھا) بتاتی ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد زندہ ہیں اور یہ جمہور اہل السنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے اور مقصود یہ ہے کہ ان کی زندگی بایں معنی ہے کہ ان کی ارواح کا ان کے قبروں میں مدفون بدنوں کے ساتھ مضبوط تعلق ہے اور اسی مضبوط تعلق کی وجہ سے ان کے اجسام میں جسم والی کئی خصوصیات پیدا ہوگئیں ہیں جیسے سلام کا سننا اور اس کا جواب دینا۔

(تکملہ فتح الملہم ج ۵ ص ۳۰-۲۸ ط: دارالعلوم کراچی)

۲۱۹...... جو شخص دعا میں توسل کو جائز سمجھتا ہو یا انبیاء اور صلحاء کی باقی ماندہ نشانیوں کو باعث برکت جانتا ہو، یا روضۂ

اطہر کی زیارت کو باعث ثواب عظیم سمجھ کر اس کے لئے سفر کرتا ہو یا انبیاء علیہم السلام کے لئے قبروں میں ایسی حیات برزخی پر ایمان جو دوسروں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ بڑھی ہوئی ہے تو ایسا شخص کسی گناہ کا بھی مرتکب نہیں چہ جائیکہ وہ شرک یا کفر میں مبتلاء گردانا جائے۔ چونکہ یہ سب باتیں قرآن وسنت کے دلائل سے ثابت ہیں سلف صالحین کا ان پر عمل رہا ہے اور جمہور علمائے راسخین ہر زمانہ میں اس کے قائل رہے ہیں۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ص ۱۶۵ ج ۱۰ ط: مکتبہ بینات کراچی وماہنامہ "البلاغ" ص ۵۳ جلد نمبر ۳۰ شمارہ نمبر ۳ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ اگست ۱۹۹۵ء)

اکابر علمائے دیوبند دعوت وتبلیغ اس کے طریقہ کار اور بطور نصاب لکھی جانے والی ان کتب فضائل کی ہمیشہ تائید فرمائی مگر کچھ حضرات اپنی بدقسمتی سے لوگوں کو اس دینی کام کے منافع سے محروم رکھنے کے لئے مختلف حیلے بہانوں سے "دعوت وتبلیغ" کے بانی حضرات اور اس کے نصاب کتبِ فضائل کو نشانہ تنقید بھی بناتے رہتے ہیں۔ ان حضرات میں ایک نمایاں نام "اشاعت التوحید والسنہ" مماتی ٹولہ ہے۔ انہی میں سے چند ذمہ دار مولویوں کی باتیں:

۱...... مولوی احمد سعید ملتانی آنجہانی نے مسجد قصاباں میانوالی شہر میں تبلیغی جماعت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ کافر ہیں۔ (خس کم جہاں پاک ص ۶۹ ط: مرکز اشاعۃ التوحید والسنہ، لالہ موسیٰ گجرات ۱۹۹۸ء)

۲...... (الف) مولوی خان بادشاہ شیخ الحدیث مفتی سردار صاحب کو چیلنج کرتے ہوئے لکھتا ہے: "فضائل حج میں کافی خرافات اور واہیات ہیں اگر تجھ میں علمی غیرت ہو تو اس کو دلائل شرعیہ سے ثابت کر فضول بکواس سے کچھ نہیں بنتا۔" (التقید الجوہری ص ۲۷ ط: دارالقرآن پنج پیر صوابی ۲۰۰۵ء)

۲...... (ب) جاہل مبلغ جس نے چالیس خرافات فضائل حج میں لکھے ہیں۔

(الصواعق المرسلہ ص ۱۵ بحوالہ التقید الجوہری ط: دارالقرآن پنج پیر صوابی ۲۰۰۵ء)

۳...... مولوی سراج الاسلام حنیف لکھتا ہے کچھ لوگ ضعیف اور موضوع ومن گھڑت روایت سے عقائد واعمال ثابت کرنے لگے ہیں جس کی کئی مثالیں کتاب فضائل اعمال اور فضائل صدقات میں مل جاتی ہیں۔

(ضعیف احادیث کی معرفت اوران کی شرعی حیثیت ص ۳۲)

۴...... مولوی قاضی عبدالسلام اشرفی لکھتا ہے "موجودہ عوامی رسمی تبلیغ بظاہر نام سے تو تبلیغ دین ہے مگر درحقیقت دین رسول ﷺ کے بالکل الٹ ہے۔ دین کی نیت سے بے دینی ہے اور انجان ہو کر دین دوستی کی نیت دینی دشمنی زور وشور سے پھیلائی جارہی ہے۔ (ماہنامہ "نغمہ توحید" گجرات ص ۵۳، مئی، جون ۲۰۰۰ء)

۵...... حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب "تحفۃ الاشاعت" میں مماتی مولوی عبدالوکیل قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ پر بت پرست اور یہود ونصاری میں سے ہونے کا فتویٰ دیتے ہوئے لکھتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون یاایہا الاخوان فاسمعوا الی ہزہ الھفوات والخرافات ماالفرق بینھم وبین اھل التناسخ والثنویۃ وھل ھذاالادین النصاری والیھود۔ ترجمہ: انا للہ وانا الیہ راجعون اے بھائیو! یہ بکواسات اور خرافات سنو! ان لوگوں اور اہل تناسخ (ہندوؤں) اور بت پرستوں میں کیا فرق ہے؟ کیا یہ (دین جو یہ لوگ پیش کررہے ہیں) یہود ونصاریٰ کا دین نہیں ہے؟

(تحفۃ الاشاعہ ص ۱۰۱-۳۰۰ ط: اشاعت اکیڈمی پشاور)

۶...... واماما فی کتبھم من الخرافات والواھیات فھی کثیرۃ لکن نذکر بعضھا اللتی یشم منھا رائحۃ الشرک واعطاء الصفات المختصۃ باللہ للمخلوق۔ ترجمہ: اور ان تبلیغ والوں کی کتابوں میں خرافات اور واہیات تو بہت زیادہ ہیں لیکن ہم ان میں سے بعض ایسی باتیں ذکر کرتے ہیں جن سے شرک اور اللہ تعالیٰ کی خاص صفات مخلوق کو دینے کو بُو آتی ہے۔ (تحفۃ الاشاعہ ص۲۹۱ ط: اشاعت اکیڈمی پشاور)

۷...... فیاللعجیب! انظروا یاأیھا الاخوان الی ما فیھا من الزلات، والخذلان، وسوق الناس الی النیران۔ فیاسبحان انظر حالنا، واسمع قالنا، ولا تصرفنا من القران الی ھذہ الخرافات والحرمان۔ فاسمعوا الی اثبات الشرک واثبات عقیدۃ البریلویۃ والثنویۃ۔ ترجمہ: یہ کیا عجیب بات ہے۔ اے بھائیو! دیکھو فضائل صدقات کے ان واقعات میں کیا گمراہیاں اور خرافات ہیں اور یہ واقعات کس طرح لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچ رہے ہیں۔ اے اللہ سبحان! ہماری اس حالت کو دیکھ، ہماری باتوں کو سن اور ہمیں قرآن سے ان خرافات اور محرومیوں کی طرف نہ چلا۔ (تحفۃ الاشاعہ ص۳۰۱ ط: اشاعت اکیڈمی پشاور)

پس اے لوگو! (ان مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے) شرک، عقیدہ بریلویہ اور بت پرستی کے ثابت کرنے کو دیکھو۔

نوٹ:۔ "تحفۃ الاشاعہ" کے مؤلف نے جہاں کتاب کے نام سے یہ ظاہر کیا ہے کہ دعوت وتبلیغ کے متعلق ان کا بیان کردہ موقف "اشاعت التوحید والسنہ" کا موقف ہے۔ وہیں "اشاعت التوحید والسنہ" کے امیر، دارالقرآن پنج پیر کے شیخ الحدیث، مفتی اور اکابرین اشاعت نے اس کتاب کی تائید سے مؤلف کو حوصلہ دیتے ہوئے پوری جماعت کی طرف سے اکابر علمائے دیوبند پر تنقید وتنقیص کے ان نشتروں کو پذیرائی بخشی ہے۔

نوٹ: اشاعت التوحید والسنہ کی طرف سے شائع ہونے والی کتاب تحفۃ الاشاعت پر شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے مندرجہ ذیل تبصرہ فرمایا جو کہ اُن کے مکتوب گرامی سے نقل کیا جارہا ہے۔ مؤلف کے پاس اس کی کاپی موجود ہے۔

اور یہ مکتوب خود شیخ الاسلام دامت فیوضہم نے اپنے لیٹر پیڈ پر لکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی قدر مکرم جناب مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب زید مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا گرامی نامہ اور مرسلہ کتابیں ملیں جس کے لئے میں آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ ایک بات تو پہلے ہی یہ عرض کردوں کہ مولانا اشرف علی صاحب (مماتی ...... از ناقل) جب مجھے اس جلسے میں حاضر ہونے کی دعوت دینے آئے تھے، اُس وقت ہی بندہ نے اُن سے پکا وعدہ نہیں کیا تھا بلکہ اسے حالات پر موقوف رکھا تھا۔ البتہ یہ عرض کیا تھا کہ ان شاء اللہ! کوشش کروں گا، بعد میں جب اُن کا یاددہانی کے لئے خط آیا تو میں نے اُن سے معذرت کرلی تھی۔ چنانچہ جلسے میں بندہ شریک نہیں ہوگا۔ البتہ بندہ کے ذہن پر تاثر یہ تھا کہ اب شاید اختلاف کی وہ شوراشوری باقی نہیں رہی اور خاص طور پر مولانا اشرف علی صاحب کے طرزِ عمل میں مجھے یہ امید نظر آتی تھی کہ وہ مفاہمت کی راہ پر گامزن ہیں لیکن آپ نے جو کتابیں بھیجی ہیں۔ (مسلک شیخ القرآن، تحفۃ الاشاعت وغیرہ...... از ناقل) ان کے سرسری مطالعہ سے ہی بندہ کے افسوس کی انتہاء نہیں رہی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ نے "تحفۃ

الاشاعہ" نامی کتاب پر جو تبصرہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر عطاء فرمائیں۔ آمین! بندہ کو ان حالات سے باخبر کرنے پر دوبارہ آپ کا شکرگزار ہوں۔ دعا میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔ والسلام!

بندہ محمد تقی عثمانی ۱۵؍رجب ۱۴۳۲ھ

۲۲۰...... وان الموقف الذی اختارہ فی ھذہ المسائل موقف سلیم موید بالدلائل الباھرۃ من الکتاب والسنۃ وتعامل الصحابۃ والتابعین والسلف الصالحین، وقد اثبت بادلۃ واضحۃ واسلوب رصین، ان من یجیز التوسل فی الدعاء او التبرک بآثار الانبیاء والصلحاء، او یسافر لزیارۃ روضۃ الرسول ﷺ ویعتقدہ من اعظم القربات، او یومن بحیاۃ الانبیاء فی قبورھم حیاۃ برزخیۃ تفوق الحیاۃ البرزخیۃ الحاصلۃ لمن سواھم، فانہ لا یقترف اثما فضلا عن ان یرتکب شرکا او کفرا فان کل ذلک ثابت بادلۃ من القران والسنۃ، وتعامل السلف الصالح واقوال جمھور العلماء الراسخین فی کل زمان ترجمہ: مؤلف نے ان جیسے مسائل میں جو درست موقف اختیار کرلیا۔ وہ بلاشبہ قرآن وسنت کے روشن دلائل اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ کے تعامل سے ثابت ہے۔ مؤلف نے واضح دلائل اور قوی اسلوب کے ساتھ یہ بات ثابت کی ہے۔ (جو شخص دعا میں توسل کو جائز سمجھتا ہو یا انبیاء اور صلحاء کی باقی ماندہ نشانیوں کو باعث برکت جانتا ہو یا روضہ اطہر کی زیارت کو باعث ثواب عظیم سمجھ کر اس کے لئے سفر کرتا ہو یا انبیاء علیہم السلام کے لئے قبروں میں ایسی حیات برزخی پر ایمان رکھتا ہو، جو دوسروں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ بڑھی ہوئی ہے تو ایسا شخص کسی گناہ کا بھی مرتکب نہیں۔ چہ جائیکہ وہ شرک یا کفر میں مبتلاء گردانا جائے۔ چانکہ یہ سب باتیں قرآن وسنت کے دلائل سے ثابت ہیں، سلف صالحین کا ان پر عمل رہا ہے اور جمہور علمائے راسخین ہر زمانہ میں اس کے قائل رہے ہیں) (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۱۰ ص ۱۶۵ ط: مکتبہ بینات کراچی، ماہنامہ البلاغ ج ۳۰ ص ۵۳ شمارہ ۳، بابت ماہ ربیع الاوّل ۱۴۱۶ھ/ اگست ۱۹۹۵ء)

مفتی اعظم پاکستان، شارح صحیح مسلم، اُستاذ الحدیث وصدر جامعہ دارالعلوم کراچی،

حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی مدظلہم

۲۲۱...... حضرت نے حوالہ نمبر ۲۱۹ کی لفظ بہ لفظ تائید فرمائی ہے۔

استاذ العلماء ولی کامل، شیخ طریقت شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۲۲۲...... آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں روضہ پر پڑھے جانے والا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں یہ اہلسنت والجماعت کا اجماعی واتفاقی عقیدہ ہے۔ اس کا منکر اہلسنت والجماعت دیوبند سے خارج ہے۔

(مجلہ قافلہ حق جلد ۴ شمارہ ۱۰ جنوری ۲۰۱۰ء)

۲۲۳...... (الف) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ "خوشبو دالا عقیدہ" عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ" (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے دنیوی ابدان کے ساتھ روح کا اتنا زیادہ تعلق ہے کہ وہ درود شریف سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں جو دور سے پڑھے وہ ان کو پہنچایا جاتا ہے اور وہ قبروں میں نماز بھی

پڑھتے ہیں۔ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے اس کے خلاف گمراہی ہے اور مماتیوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور مولانا محمد حسن صاحب کی تحریر کی تائید کرتا ہوں۔ (خوشبو والاعقیدہ ص ۲۰ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

۲۲۳ (ب)

مدینہ کے راہی ہمیں نہ بھلانا　　میرا نام لے کر سلام ان سے کہنا
ملے پوری بخشش یہی خود بھی کرانا　　دعائیں ہر جا دعا کرتے رہنا

یہ اشعار حضرت اقدس حضرت صوفی محمد سرور دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت مولانا محمد حسن کو سفر حج پر روانہ کرتے وقت لکھے۔ (خوشبو والاعقیدہ ص ۹۰ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

محبوب الصلحاء، استاذ العلماء، ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ لاہور،

حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ العالی

۲۲۴ حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والاعقیدہ'' ''عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ'' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک پر درود پاک پڑھا جاتا ہے تو آنحضرت ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر قبر مبارک سے دور پڑھا جائے تو فرشتے بطور ہدیہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام ائمہ کا یہی عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور اسی عقیدہ کو ''المہند علی المفند'' میں تمام مشائخ کا عقیدہ قرار دیا گیا ہے۔ جامعہ مدنیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اسی عقیدہ حیات النبی ﷺ کو احادیث اور واقعات کی روشنی میں نئے انداز سے مرتب کر کے عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کتابچہ کی منفرد خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ان اکابرین کے واقعات کو بھی جمع کر دیا گیا ہے جن کی قبر مبارک سے خوشبو کا مشاہدہ کھلے عام کیا گیا، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولانا کی اس کوشش کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائیں اور غلط عقائد سے تمام امت مسلمہ کی حفاظت فرمائیں۔ (خوشبو والاعقیدہ ص ۷ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

استاد الحدیث واستاد العلماء

حضرت مولانا احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ ٹاؤن کراچی (المتوفی ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء)

۲۲۵...... حوالہ نمبر ۱۱۹ پر حضرت کے تصدیقی دستخط موجود ہیں۔

امام الصوفیاء، عالم باعمل، استاذ بخاری شریف مبلغ اسلام مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم العالیہ،

استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان وجامعہ قاسم العلوم ملتان

حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء)

۲۲۶...... نبی اکرم ﷺ اپنی قبر شریف میں حی (زندہ) ہیں اور قبر شریف پر سلام پڑھا جائے تو سنتے ہیں اور جواب

دیتے ہیں اور ہر جگہ سے نہیں سنتے۔ بلکہ دور دراز سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں کا سلام آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہی عقیدہ اہل السنت والجماعت کا ہے۔ (فتاویٰ مفتی محمود ج ۱ ص ۳۵۳ ط: جمعیت پبلیشرز لاہور)

۲۲۷...... حیات النبی ﷺ پر لکھی جانیوالی کتاب ''دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف'' پر تقریظ میں فرماتے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب شجاع بادی مدظلہ کا رسالہ دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف میرے زیر نظر رہا۔ مؤلف موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے مسلک اہل السنت والجماعت خصوصاً اکابر دیوبند کی صحیح ترجمانی فرمائی ہے۔ حضرت مولانا مدظلہ کی محنت اور اکابر امت کے حوالہ جات نیز سلف صالحین کے اقوال وملفوظات در بارہ سماع صلوٰۃ سلام عند القبر بسید الانام ﷺ کی ترتیب وتبویب قابل داد ہے۔ بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور پوری امت میں اس تصنیف کو شرف پذیرائی عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین! (دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف ص ۷ ط: کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

ہندوستان کے مشہور معروف عالم دین، صاحب شمائل کبریٰ، استاذ الحدیث، مدرسہ ریاض العلوم جونپور انڈیا

حضرت مولانا مفتی محمد ارشاد احمد قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۲۲۸...... حضرات انبیاء کرام قبروں میں نماز پڑھتے ہیں چنانچہ آپ علیہ السلام بھی اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں...... متعدد روایتوں سے یہ بات ثابت ہے کہ جو آدمی آپ کی قبر اطہر کے پاس سلام پیش کرے تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں...... چونکہ آپ ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں......اور یہ اہلسنت والجماعت طائفہ حق کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ (شمائل کبریٰ ج ۱۰ ص ۳۴۳ ط: زمزم پبلیشرز کراچی)

شہید ختم نبوت، فقیہ وقت، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ﷺ خلیفہ ارشد حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کاندھلوی،
سابق مدیر ماہنامہ بینات کراچی، مرشد العلماء خصوصاً حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہم،
مولانا اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد مسعود اظہر مدظلہم، حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہم کے پیرو مرشد

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ (شہادت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء)

۲۲۹...... حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص سید الانبیاء سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا اپنی قبر شریف میں حیات ہونا اور حیات کے تمام لوازم کے ساتھ متصف ہونا برحق اور قطعی ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۱ ص ۲۶۱، جدید تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی کراچی و ص ۴۵۸ ص ۱۰ ط: مکتبہ بینات کراچی)

۲۳۰...... میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں حیات جسمانی کے ساتھ حیات ہے یہ حیات برزخی ہے مگر حیات دنیوی سے بھی قوی تر ہے جو حضرات اس مسئلے کے منکر ہیں میں ان کو اہل حق میں سے نہیں سمجھتا نہ وہ علمائے دیوبند کے مسلک پر ہیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۱ ص ۳۱۰-۱۱ جدید تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی کراچی ص ۱۹۱ ج ۱ ط: مکتبہ بینات کراچی)

۲۳۱...... میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ روضۂ اطہر میں حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اور یہ حیات برزخی ہے اور آنحضرت ﷺ درود وسلام پیش کرنے والوں کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔ جو شخص

اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ میرے اکابر کے نزدیک گمراہ ہے۔اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔اس کی تقریر سننا جائز نہیں اس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق روا نہیں۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۱۰ص ۵۱۹ ط: مکتبہ بینات کراچی، ص ۲۹۹، ج ا تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی)

۲۳۲...... آپ کے مسائل اوران کا حل میں انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں کی زندگی کو ۷ آیات قرآنیہ ۱۲ احادیث نبویہ ﷺ امت مسلمہ کے اجماع بلکہ مزید اہل السنت والجماعت میں سے فقہاء محدثین احناف کے ۱۶ حوالے، حضرات موالک کے ۱۰ حوالے، حضرات شوافع وحنابلہ کے ۵ حوالے، مشترکہ اکابرین امت مسلمہ کے ۱۳ حوالے، حضرات علماء دیوبند کے ۲۰ حوالوں سے شاندار انداز سے ثابت کیا ہے۔(آپ کے مسائل اوراُن کا حل ج ۱۰ص ۴۱۰ تا ۵۱۴ مکتبہ بینات)

عالم لاثانی، شہید اسلام، شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمۃ اللہ علیہ (شہادت ۲۰۰۴ء)

۲۳۳...... بندہ حیات انبیاء کرام علیہم السلام یا سماع موتی یا توسل وغیرہ کے مسائل میں اپنے اساتذہ کرام حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب، شیخ القرآن حضرت مولانا محمد طاہر صاحب پنج پیری رحمہا اللہ کا شاگرد ہونے کے باوجود ان کی اوران کے استاذ حضرت مولانا حسین علی صاحب کی آراء کو ان حضرات کے تفردات میں سے سمجھتا ہے۔بندہ کا عقیدہ ہے ان مسائل کے متعلق ان حضرات کے برعکس وہی ہے جو جمہور علماء دیوبند کا ہے اور عقائد علماء دیوبند سے متعلق اکابر کی تصدیق شدہ کتاب المهند علی المفند میں درج ہے...... یہ اس موضوع پر میری اوّل وآخر تحریر ہوگی۔اس کے بعد بھی اگر کوئی شخص میرے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کرتا رہے گا تو وہ انشاء اللہ یوم الحساب کو اس عالم الغیب والشھادۃ اورعالم بمافی الصدور کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ (ماہنامہ بینات، لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ شہید نمبر، ص ۴۷-۴۹، فروری ۲۰۰۱ء)

استاذالاساتذہ، امام علم الصرف والنحو، نمونہ اسلاف، مجسمہ اخلاص، برکۃ العصر، فاضل جامعہ سراج العلوم سرگودھا و جامعہ امینیہ دہلی، شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ کینٹ سیالکوٹ، بانی واستاذ الحدیث والتفسیر جامعہ معرفۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا محمود الحسن قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء)

۲۳۴...... حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اوران کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں۔روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں اہلسنت والجماعت اوراکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔(ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع دین متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار، المسمیٰ: اظہار حقیقت مطبوعہ ۱۹۹۰)

نوٹ: اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

مفتی ڈیرہ، پیکر خلوص، ابوالخیر، فاضل مظاہر العلوم سہارنپور، مہتمم ورئیس دارالافتاء جامعہ محمودیہ عیدگاہ کلاں ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس قریشی آفندی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء)

۲۳۵...... حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے

کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں۔ روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں اہلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔ (ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع دین متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار، المسمیٰ: اظہار حقیقت مطبوعہ ۱۹۹۰)

نوٹ:۔ اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

جامع المعقول والمنقول، شیخ الحدیث، بانی جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

مولانا نذیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۲۳۶...... اگر کوئی شخص نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس کھڑا ہو کر آپ پر درود وسلام پیش کرے تو آپ یہ سلام خود بلا واسطہ سن لیتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کی وضاحت کی تکمیل کی غرض سے اس موقعہ پر اس مسئلہ کی مناسب وضاحت کر دی جائے کہ کیا نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور کیا آپ قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر پیش کیا جانے والا الصلوٰۃ وسلام خود سن لیتے ہیں؟ یہ مسئلہ آج کل گرما گرم مباحثوں اور مناظروں کا موضوع بنا ہوا ہے۔

اہل السنت والجماعت کا موقف

اس سلسلہ میں اہل السنت والجماعت کا موقف مندرجہ ذیل ہے۔ (سہولت فہم وضبط کے لئے یہ موقف شق وار پیش کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم کی نصوص قطعیہ کی روشنی میں نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایک مرتبہ موت کا ورود یقینی ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (قال اللہ تعالیٰ: کل نفس ذائقۃ الموت وقال تعالیٰ انک میت وانھم میتون)

احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ یہ وعدہ قرآنی پورا ہو چکا ہے اور آپ کی وفات ہو چکی ہے۔

وفات کے بعد آپ کے اس جسد عنصری کے ساتھ جو مدینہ منورہ قبر شریف میں دفن کیا گیا ہے اور جس جسم کے ساتھ آپ اس دنیا میں تشریف فرما تھے آپ کی روح مبارکہ کو ایسا تعلق ضرور حاصل ہے جس کی وجہ سے آپ کے روضۂ اطہر کے پاس پڑھا جانے والا الصلوٰۃ وسلام آپ بلا واسطہ خود سن لیتے ہیں۔

(اشرف التوضیح تقریر اردو مشکوٰۃ المصابیح، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ وفضلہا ج ۲ ص ۴۲، ۴۳ ط: مکتبۃ العارفی فیصل آباد)

امین الملۃ والدین، رئیس المناظرین، حجۃ اللہ فی الارض، وکیل احناف، حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے مستفید، اُستاذ العلماء، بانی اتحاد اہلسنت والجماعت پاکستان، اُستاذ شعبہ تخصص فی الدعوۃ والتحقیق جامعہ خیر المدارس ملتان

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء)

۲۳۷...... امت کا اجماع اس بات پر ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں حیات ہیں۔ (اس مسئلہ میں) قرآن ہمارے پاس، اللہ کے نبی ﷺ کی احادیث ہمارے پاس ہیں۔ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون وہ حدیث ہے کہ محدثین نے لکھا ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے۔ (یادگار خطبات ص ۸۷ ط: مکتبہ اسلام حنفیہ، میانوالی)

امیر عزیمت، بانی سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم پاکستان، عالم حق گو، خطیب لاثانی، فنافی الصحابہ رضی اللہ عنہم، شمشیر بے نیام، مجاہد اسلام،

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ (شہادت فروری ۱۹۹۰ء)

۲۳۸...... پوری امت کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ	......	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ	......	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ	......	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ	......	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ	......	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ
حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ	......	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ

چودہ سوسال کی امت کا عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں اسی عقیدہ پر قائم رہو اور اسی پر موت آئے۔ اللہ مجھے اور آپ کو اسی عقیدہ پر قائم اور دائم رہنے کی توفیق بخشے۔ (یادگار خطبات ص ۲۳۶ ط: مکتبہ اسلام حنفیہ، میانوالی)

نوٹ: یہ حضرت امیر عزیمت رحمۃ اللہ علیہ کے لاثانی خطاب ''حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم المعروف چتروڑی کا آپریشن'' کا اقتباس ہے جو حضرت نے دار العلوم عیدگاہ کبیر والہ کے سالانہ جلسہ میں فرمایا۔

مورخ اسلام، شہید ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم پاکستان، مصنف کتب کثیرہ،

حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ (شہادت ۱۹۹۷ء)

۲۳۹...... مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری اس طبقے کے سربراہ ہیں جو کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ نہیں ہیں۔ عنایت اللہ شاہ بخاری سے پہلے اسلام کی تاریخ میں کسی انسان کا یہ عقیدہ نہیں کہ نبی قبر میں مردہ ہیں، کسی عالم، کسی مفسر، کسی

خطیب، کسی امام، کسی مجتہد کا یہ عقیدہ نہیں، یہ ایک مسلمہ چیز ہے کہ نبی قبر میں حیات ہیں ...... نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں جو کہے نبی اپنی قبر میں زندہ نہیں وہ گمراہ ہے۔ یہ پیغمبر کی حدیثوں کا قائل نہیں جو کہتا ہے کہ نبی ﷺ اپنی قبر میں حیات نہیں، اس کا مذہب اہلسنت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ وہ اپنا الگ مذہب بنائے۔ اپنی الگ بات کرے۔

(یادگار خطبات ص ۲۶۷-۲۶۸-۲۴۳ ط: مکتبہ اسلام حنفیہ، میانوالی)

مناظر اسلام، قائد ملت اسلامیہ، سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ پاکستان،
شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ دار الہدیٰ (جامعہ حیدریہ) خیرپور میرس سندھ

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ (شہادت ۲۰۰۹ء)

۲۴۰...... مولوی غلام نبی کھٹانہ نے بمقام تلونڈی ضلع نارووال میں مورخہ ۱۴-۰۴-۲۰۰۹ کو سٹیج پر علامہ علی شیر حیدری کے سامنے مسئلہ حیات وممات چھیڑا اور ساتھ ہی کہا کہ یہ مسئلہ عوام کے سامنے بیان نہ کیا جائے نیز اس مسئلے میں اکابر علماء دیوبند میں اختلاف رہا ہے دونوں طرف اکابر ہیں ہر چھوٹا بڑا امماتی یہ دھوکہ دیتا ہے کہ یہ خالص علمی مسئلہ ہے اسے عوام میں بیان نہ کیا جائے اور اس مسئلے میں اکابرین میں اختلاف رہا ہے۔ حالانکہ خود ہی شرارت بھی کرتے ہیں سٹیج پر بیان کرتے ہیں، علماء دیوبند کی توہین وتحقیر کرتے ہیں اور اپنے معتزلی عقائد کا کھل کر پرچار کرتے ہیں، لیکن جب علماء حق کی طرف سے جواب آتا ہے تو پھر تلملا اٹھتے ہیں اور پھر انہیں اتحاد واتفاق یاد آجاتا ہے، مگر پہلے اپنی روش سے باز نہیں آتے یہی صورتحال یہاں بھی پیش آئی پھر اس کا مندرجہ ذیل جواب مناظر اسلام علامہ علی شیر حیدری نے دیا:

''میں یہ عرض کیا کرتا ہوں کہ اپنے اختلاف کی بات کم از کم میرے سامنے نہ کیا کریں اب بھی نہ ہوتی تو بہتر تھا اب بھی حضرت نے یہ تو کہہ دیا کہ عوام کی بات نہیں مگر پھی عوام کے سامنے کر بھی دی عوام کی بات نہیں تھی تو نہ کرتے نا یہ بات چل تو نہیں رہی تھی چونکہ حضرت نے بات تو کر دی ہے مگر ادھوری کی ہے میں اسے پورا کر دیتا ہوں۔

لوگوں نے یہ سمجھا کہ برزخی یعنی موت کے بعد والی اور دنیوی یعنی موت آتی ہی نہیں یہ نہیں ہے آپ نے غلط سمجھا ہے انہوں نے ادھورا کہا ہے، آپ ﷺ کی ذات اقدس سمیت تمام انسانوں کو موت کا مزا چکھنا ہے، جس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کی زندگی کا فرمایا، اس سے پہلے موت کا ذکر ہے: لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات اور ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا یہاں قتلو پہلے ہے احیاء بعد میں ہے، یعنی زندہ ہیں تو دنیوی زندگی کی حد موت تک ہے شہید ہو گئے تو دنیوی زندگی ختم، لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات شہیدوں نے موت کا مزہ چکھ لیا من کان منکم یعبد محمدا فان محمد قد مات بے شک حضور ﷺ نے بھی موت کا مزہ چکھ لیا۔ اب یہاں بات پوری ہو گئی لیکن شہیدوں کی موت کو اللہ نے بیان فرمایا حضور ﷺ کی رحلت کو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔ اس لئے یاد رکھئے اگر کوئی حضور ﷺ کی موت کو قرآن سے ثابت کرنا چاہے تو قیامت تک نہیں کرسکتا۔ انک میت پڑھے گا نا! اس کا معنی اگر نعوذ باللہ! یہ کہ آپ فوت ہو گئے تو پھر تو فوت ہونے کے بعد یہ آیت نازل ہوئی انک میت تو آپ ﷺ زندہ تھے یا نہیں؟ آیت کس پہ نازل ہوئی تھی آپ ﷺ پر زندگی میں نازل ہوئی تو آیت بھی سچی آپ بھی زندہ اور اگر کوئی کہے کہ انک میت پڑھتے ہوئے آپ زندہ کیسے تو اسے یہی کہا جائے گا کہ جب آیت نازل ہوئی انک میت تو آیت بھی سچی آپ بھی زندہ تو اگر اس وقت یہ ہوسکتا ہے تو بعد میں بھی ہوسکتا

ہے تو موت کا مزہ ہر انسان کو چکھنا ہے۔ حتیٰ کہ جو موت سے پہلے آسمانوں پر اٹھا لیا گیا ہے اس کو بھی پھر اتار کر موت کا مزہ چکھایا جائے گا تو موت کا مزہ ہر ایک نے چکھنا اور آنحضرت ﷺ نے بھی چکھ لیا ہے اب اس کے بعد اگر کوئی دنیوی کہے گا۔ اس معنی میں کہ روح کا تعلق اسی دنیا والے جسم مبارک سے ہے مگر یہ عالم برزخ میں نبی پاک ﷺ کا جو جسم مبارک اس دنیا میں تھا اسی جسم مبارک سے روح کا تعلق ہے جس طرح شہید کا جو جسم قتل ہوا وہی زندہ ہے اگر قتل ہونے والا اور ہے زندہ اور ہے تو یہ تو کوئی بات نہ ہوئی قرآن نے بیان یہی کیا ہے کہ جو قتل ہوگا وہی زندہ ہے اور میں چیلنج سے کہتا ہوں اس میں علماء دیوبند کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

علماء دیوبند کا کیا معنی ہے میں...... تو ایسے تو آج اگر کوئی نیا مسئلہ نکالے تو کہے گا کہ اس میں بھی علماء دیوبند کا اختلاف ہے وہ لوگ جنہیں اکابر کہا جاتا ہے ان کو آج والے بھی اکابر مانیں اور یہ بات یہاں تک پوری ہو جاتی ہے اور وہ اکابر کون ہیں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جہاں تک کسی نے دم نہیں مارا کہ ہم ان کو اکابر نہیں مانتے اور ایک حد وہ آتی کہ سامنے کہا کہ مانتے ہیں پیچھے کہا کہ نہیں مانتے جیسے قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہ اس درجے کے ہیں کہ انہیں سامنے کہا جاتا ہے کہ مانتے ہیں اور پیچھے کچھ مانتے ہیں اور کچھ کہتے ہیں ہم نہیں مانتے مولوی طیب کو ضرور راضی کرنا ہے۔ اب اکابر وہیں تک ہیں جہاں تک سب نے کہا تھا مانتے ہیں اب اکابر کا مسئلہ ختم ہو گیا اگر اکابر دیوبند کی بات ہے تو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ان کے معاصرین اور دور والے ان میں کوئی اختلاف نہیں جس طرح قادیانیوں کا امت محمدیہ سے اختلاف ہے اسی طرح مماتیوں کا علماء دیوبند سے اختلاف ہے اب آج اگر کوئی نئی نئی باتیں کرے تو پھر تو قادیانی بھی کہتے ہیں کہ جی ختم نبوت کے مسئلے پر امت کا اختلاف ہے وہ بھی تو اپنے آپ کو امت کہتے ہیں نا ہم کہتے ہیں نہیں یہ امت سے اختلاف ہے امت میں نہیں ہے قادیانی کہتے ہیں ہم جو امت میں ہیں ہم کہتے ہیں آپ امتی نہیں آپ امتی نہیں امت میں اختلاف آپ تک نہیں ہوا آپ نے اب نیا اختلاف ڈالا ہے تو آپ امت میں نہیں ہیں۔ اسی طرح آج اگر کوئی نیا عقیدہ بنا لے اور وہ ہو دیوبندی کہلانے والا اور اسے علماء دیوبند کی طرف سے منسوب کر کے کہے کہ علماء دیوبند میں اختلاف ہے تو یہ علماء دیوبند میں اختلاف نہیں ہے بلکہ علماء دیوبند سے اختلاف ہے۔

نوٹ:۔ مناظر اسلام علامہ علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ نے قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بات یہاں اس لئے فرمائی کہ سید عنایت اللہ شاہ بخاری گجراتی کے لئے تذکرہ البخاری صفحہ ۶۲ پر لکھا گیا ہے کہ جناب سید صاحب نے کہا تھا۔ اے بھلے لوگو! کیا قاری طیب صاحب کے جلسہ کے بغیر تمہارے مدرسے نہیں چل سکتے مدرسے تو قرآن وسنت کی پاسبانی کے لئے قائم کئے جاتے کیا یہ قرآن وسنت کی پاسبانی ہے کہ ضعیف، مجروح اور موضوع روایات کے سہارے پر قرآن وسنت کو پس پشت ڈال دیا جائے اور صرف اور صرف اس لئے کہ پاکستان کے مولوی اور دیوبند سے آئے ہوئے قاری طیب خوش ہو جائیں۔

یادگار اسلاف، ولی کامل، استاذ العلماء، رئیس دار الافتاء والارشاد جامعہ اشرفیہ لاہور،

حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۲۴۱...... اہل السنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے روضہ اقدس میں حیات ہے۔ اس طرح

اہل السنت والجماعت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو شخص آپ ﷺ پر درود پڑھتا ہے آپ ﷺ خود اس کو سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔لہٰذا جو شخص مذکورہ عقائد کا منکر ہے وہ مبتدع ہے اور اس کے پیچھے فرض نماز یا تراویح پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (مجلہ قافلہ حق سرگودھا، رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۴)

حکیم العصر، محدث دوراں، ولی کامل، مخدوم العلماء، شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا، ضلع لودھراں

حضرت اقدس مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۱۵)

۲۴۲...... حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ آنکھوں والوں کے لئے روضہ اقدس میں سرور کائنات ﷺ کی حیات اجلی بدیہیات میں سے ہے بدیہی اس کو کہتے ہیں جس کو سوچنے کی ضرورت نہ ہو جیسے آپ کو دن کے وقت کوئی دلیل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں کہ سورج موجود ہے دن نکلا ہوا ہے...... یہ مسئلہ بدیہی ہے......اور اجلی بدیہیات اس کو کہتے ہیں جو بالکل واضح ہو اور اس میں سرے سے غور وفکر کی ضرورت ہی نہ ہو۔

(خطبات حکیم العصر ج ۳ ص ۳۶۵ ط: مکتبۃ شیخ لدھیانوی باب العلوم کہروڑ پکا، لودھراں)

تلمیذ رشید مولانا عبدالحق حقانی رحمۃ اللہ علیہ ایڈیٹر ماہنامہ ''القاسم'' مہتمم جامعہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نوشہرہ

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم

۲۴۳...... رسول اللہ ﷺ کا اپنی قبر مبارک میں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی منور قبور میں زندہ ہونا جمہور امت کے مسلمات میں سے ہے۔اگرچہ حیات کی نوعیت میں اختلاف ہے اور روایات اور خواص امت کے تجربات سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ جو امتی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔(توضیح السنن شرح آثار السنن ج ۲ ص ۶۸۹، باب فی زیارۃ قبر النبی ﷺ ط: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نوشہرہ)

راسخ فی العلم، عمدۃ الافتاء، رئیس دارالافتاء والارشاد خیر المدارس ملتان

حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب مدظلہم

۲۴۴...... حضرت مفتی ظفیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی پر آپ نے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں کئے ہیں۔نحن متفقون به کلمة بکلمة حرفاً بحرف ترجمہ: ہم اس سے لفظ بہ لفظ اتفاق کرتے ہیں۔

(خیر الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۲۶ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نوٹ: مذکورہ حوالہ اسی باب کے ۲۱۵ پر گزرا ہے۔

سفیر امن وسلامتی، مہتمم خیر المدارس ملتان وناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم

۲۴۵...... حضرت مفتی ظفیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی پر آپ نے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں کئے ہیں۔نحن متفقون به کلمة بکلمة حرفاً بحرف ترجمہ: ہم اس سے لفظ بہ لفظ اتفاق کرتے ہیں۔ (خیر الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۲۶)

نوٹ: مذکورہ حوالہ اسی باب کے ۲۱۵ پر گزرا ہے۔

۲۴۶...... (الف) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والا عقیدہ'' عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ '' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء اور پیغمبر ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد عرض ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کا عقیدہ ضروریات اہل السنت والجماعت سے ہے جس کے انکار سے آدمی اہل السنت والجماعت سے خارج ہوجاتا ہے، پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۸ء میں ان علاقوں میں اس کے انکار کا فتنہ کھڑا ہوا تو علمائے حقہ نے بروقت تحریر وتقریر کے ذریعہ سے اس کا تعاقب کیا۔ اس وقت سے اب تک بیسیوں کتب اس موضوع پر شائع ہوچکی ہیں۔ زیر نظر کتاب حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ کے مختلف بیانات ہیں جن کو ان کے شاگرد محمد شہباز عالم فاروقی نے جمع کیا اور ان پر تخریج کا کام کیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے اس مسئلہ کو دلائل نقلیہ، عقلیہ اور کشفیہ کے ساتھ ذکر حیات سرور کائنات ﷺ افضل التحیات والتسلیمات کے وقت خوشبو کے پھیلنے اور طلبہ اور عوام کے اس کو محسوس کرنے کے واقعات کو ذکر کرکے اس مسئلہ کو سمجھانے کا ایک نیا باب رقم کیا ہے اور بندہ تک بھی یہ واقعات متعدد طرق سے پہنچے ہیں۔ نیز اہل حق کی قبروں سے خوشبو کے واقعات ذکر کرکے عوام کے لئے بھی اہل حق کی پہچان کا ایک تکوینی راستہ واضح کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو حق وباطل کی پہچان کا ذریعہ بناکر گم کردہ راہوں کی ہدایت اور اہل حق کی استقامت کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین) ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد! (خوشبو والا عقیدہ ص ۲۸ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

۲۴۶...... (ب) حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم کے زیر اشراف چھپنے والا ماہنامہ ''وفاق المدارس'' دیوبندی مدارس کا وفاق اور مسلکی ترجمان ہے۔ اس نے دیوبندی مدارس کے ''وفاق المدارس'' سے الحاق کے شرائط میں ''المہند شریف'' کو معیار دیوبندیت ٹھہراتے ہوئے لکھا۔ ''ادارہ کا اہل السنہ والجماعۃ حنفی دیوبندی ہونا ضروری ہے، اس کے لئے معیار ''المہند علی المفند'' ہے۔ (ماہنامہ ''وفاق المدارس'' جلد نمبر ۴، شمارہ نمبر ۳، ۱۴۲۵ھ، ص ۱۳)

متکلم اسلام، سفیر احناف، ترجمان علماء دیوبند، امیر مرکزیہ عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

۲۴۷...... نبی کریم ﷺ قبر مبارک میں بتعلق روح دنیا والے جسم کے ساتھ زندہ ہیں...... جو حضور ﷺ کو زندہ نہیں مانتا وہ اہل اہلسنت والجماعت میں سے خارج ہے...... چہ جائیکہ ہم اس کو دیوبندی مانیں...... وہ دیوبندی نہیں تھا...... وہ بدعتی پہلے تھا بدعتی اب ہے...... میری بات سمجھے! یہ تو ہمارا کھلا عقیدہ ہے...... تمہیں نہیں یقین آتا یہ کوہاٹی تھا...... مماتی تھا اہلحدیث بنا...... دیوبندی بنا پھر گیا سی ڈی موجود ہے...... اعلان کیا مولوی صفدر عثمانی نے وڈیو سی ڈی میں اس نے کہا...... مولانا آپ نے حیاتی ہونے کا اعلان کیا ہے...... ہم کیسے مانے آپ اہلحدیث ہیں...... اکابر اہلحدیث کا عقیدہ حیات کا نہیں ہے...... معلوم ہوا جس کا عقیدہ حیات کا نہیں وہ پہلے بھی غیر مقلد تھا...... اب بھی غیر مقلد ہے...... ہاں! یوں کہ سکتے ہیں پہلے نیم غیر مقلد تھا...... اب کامل غیر مقلد ہے...... اور اکمل غیر مقلد ہونے کا انتظار کرو مماتی نیم غیر مقلد ہے...... اہلحدیث کامل غیر مقلد ہے...... اور مرزائی اکمل غیر مقلد ہے۔

(خطبات گھمن ج ۱ ص ۱۸۲ ط: مکتبہ اتحاد اہل السنت والجماعت سرگودھا)

۲۴۸...... میں عرض کر رہا ہوں...... کہتا ہے جی عقیدہ حیات النبی ﷺ ؟ میں نے کہا منصوص ہے...... کہتا ہے نص کون سی ہے...... میں نے کہا قطعی الثبوت ظنی الدلالت ہے...... مجھے کہتا ہے اس کا منکر کون ہے؟ میں نے کہا اہل السنت والجماعت سے خارج ہے...... کہتا ہے کیوں؟ میں نے کہا اس لئے کہ ظن میں احتمال موجود ہوتا ہے...... ظنی الدلالت تھی اور احتمال موجود تھا اگر معنی میں احتمال آجائے تو منکر کو کافر نہیں کہتے...... اہل السنت سے خارج کہتے ہیں...... مجھے کہتا ہے مولانا بہت اچھا...... مولانا آیت پڑھیں۔ میں نے کہا آیت سنیں: "ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات" (البقرۃ ۱۵۴)

رب کہتا ہے "لمن یقتل" کو مردہ مت کہو...... مجھے کہتا ہے یہاں تو رب نے شہید کی بات کی ہے...... نبی کی بات نہیں کی...... میں نے کہا کاش حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو تو پڑھ لیتا...... حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شہید مقتول فی سبیل اللہ ہے...... پیغمبر ﷺ مقتول فی اللہ ہیں اگر مقتول فی سبیل اللہ زندہ ہے تو مقتول فی اللہ زندہ کیوں نہیں؟ (مقالات حکمت ص ۶۰)

اب بتا "من یقتل" کون ہے......؟ کہتا ہے جسد...... میں نے کہا کون سا؟ کہتا ہے جسد عنصری...... میں نے کہا رب کہتا ہے اس کو مردہ مت کہو...... کہتا ہے جی نہ کہو...... میں نے کہا پھر کیا کہوں؟ کہتا ہے جی میری بات سنو...... میں نے کہا بتاؤ کیا...... کہتا رب کہتا ہے میت نہ کہو حیات کہو کہتا ہے حیات کے کئی معنی ہیں:

سنو لاہور کے نوجوانو! میرا چیلنج سنو! مماتی حیات کے معنی بیان کرے گا...... میں کہتا ہوں حیات انسان کی ہو اور تعلق روح کے بغیر ہو ایک معنی بیان کر دے...... نہیں سمجھے تم حیات ہو اور تعلق روح کے بغیر ہو ایک معنی ایک معنی بیان کر دے...... ہماری بحث تو انسان کی حیات کے بارے میں ہے نا...... ہماری بحث پرندوں کی حیات کے بارے میں نہیں ہے...... ہمارے بحث درندوں کی حیات کے بارے میں نہیں ہے...... ہمارے بحث انسان کی حیات کی بارے میں ہے انسان زندہ ہو اور زندگی کا معنی تعلق روح کے بغیر ہو۔ ایک معنی تم بیان کر دو میں تمہیں اپنی شکست لکھ کر دونگا...... بیان تو کرو انہیں کہو بھائی تم بیان کرو...... تم ثابت کرو...... تم یہ کیسٹ صبح پیش کر دو...... تم کہو کہ بھائی بیان کرو...... تم ثابت کرو۔ (خطبات کمن ج ۱ ص ۲۲۵، ۲۲۶ ط: مکتبہ اتحاد اہل السنت والجماعت سرگودھا)

۲۴۹...... علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ ہے اور جو حیات النبی ﷺ نہیں مانتا وہ دیوبندی نہیں ہے آپ کہتے ہیں کہ علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ ہے جس کا عقیدہ حیات النبی ﷺ نہیں ہیں وہ دیوبندی ہے۔ بس آپ اس موضوع کو پورے ملک میں عام کر دوان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ مماتی ایسے دوڑے گا جیسے کو اکلیل سے دوڑتا ہے اس کو پورے ملک میں عام کرو اس کی مجھے ضرورت کیوں پیش آئی۔

مماتیوں کے خلاف مناظرے کی وجہ

میں نے اس عنوان پر مماتیوں کے خلاف مناظرہ کیوں کھڑا کیا، اس کی وجہ سمجھیں آپ اشتہارات پڑھیں۔ مولانا عبدالسلام رستم والے سابق دیوبندی مولانا عامر کلیم غیر مقلد سابق دیوبندی آپ پڑھتے جائے مولانا سیف اللہ خالف سابق دیوبندی غیر مقلد مولانا عصمت اللہ سابق دیوبندی قاری مختار غیر مقلد سابق دیوبندی لین لگ گئی تو جس سابق دیوبندی کو تلاش کرو تو اندر سے مماتی نکلتا ہے جس کو تلاش کرو اندر سے کیا نکلتا ہے مماتی اب یہ

میرے لئے مسئلہ تھا کہ میں پورے ملک میں اس کو صاف کرتا کہ جن کو تم نے غیر مقلد کیا ہے وہ دیوبندی نہیں تھے وہ نیم غیر مقلد تھے اب وہ پورے غیر مقلد ہیں۔ (خطبات شمس ج ا ص ۲۹۶-۲۹۷ ط: مکتبہ اتحاد اہل السنت والجماعت سرگودھا)

۲۵۰...... میرے نبی قبر میں زندہ ہیں۔ علمائے اہل السنت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ علمائے دیوبند کا یہی عقیدہ ہے۔ وہ جو نبی کو قبر میں زندہ نہیں مانتا اہل السنت والجماعت میں سے بھی نہیں ہے، وہ دیوبند میں سے بھی نہیں ہے۔ آپ میری تائید فرماتے ہیں؟ بولئے بھائی۔ تائید فرماتے ہیں؟ ایک منٹ ایک منٹ آپ تائید کرتے ہیں جن کا نظریہ ہے کہ اللہ کے نبی قبر میں زندہ ہیں ہاتھ کھڑے کرو۔ توجہ رکھنا! جن کا یہ نظریہ ہے کہ جو بھی مماتی ہے وہ دیوبندی نہیں ہے وہ بھی ہاتھ کھڑا کرے تاکہ مجھے پتہ چلے کہ تم میں کون ہے جو نبی ﷺ کو قبر میں زندہ نہیں مانتا۔

توجہ! اہل السنت والجماعت میں سے بھی نہیں ہے اور دیوبند میں سے بھی نہیں ہے اور دیوبند میں سے بھی نہیں ہے۔ اپنے ہاتھ کھڑے کرو جو سمجھتا ہے مماتی دیوبندی نہیں ہیں۔ ''حضرت کے فرمانے پر تمام مجمع نے ہاتھ کھڑے کر کے تائید کی اور سٹیج پر تشریف فرما تمام علماء نے بھی ہاتھ اٹھا کر تائید کی۔''

آپ دیوبندی سمجھتے ہیں؟ ''سامعین: نہیں'' ہمیں اپنے عقیدے کے معاملہ میں کوئی جھجک کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم علمائے دیوبند کے ساتھ ہیں اللہ ہمیں ان کے ساتھ زندہ رکھے انہی کے ساتھ اللہ ہمارا قیامت میں حشر فرمائے۔ آمین! (خطبات متکلم اسلام ج: سوم ص ۱۷۶-۱۷۵ ط: مکتبہ اہلسنت والجماعت سرگودھا)

خطیب العصر، روایات اکابر کے امین و ناشر، مہتمم جامعہ امداد العلوم خانپور رحیم یار خان

پیر طریقت، حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب مدظلہم

۲۵۱...... حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والا عقیدہ'' ''عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ'' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی کلمات ارشاد فرماتے ہیں: عقیدہ حیات النبی ﷺ امت کا ایک ایسا متفقہ عقیدہ ہے کہ جس پر ہر صدی کے ہزاروں علماء فقہاء محدثین اور مفسرین کا اجماع رہا ہے، اس دار فانی کی چندروزہ حیات مستعار کے بعد یہاں سے وصال انتقال یعنی وفات کا انکار قرآن مجید کی نص قطعی کا انکار ہے، جس کا کوئی مسلمان منکر نہیں ہے۔ عقیدہ حیات النبی ﷺ سے مراد اس جہاں سے جانے کے بعد قیامت میں اٹھنے سے پہلے درمیان کا عالم جسے عالم برزخ کہا جاتا ہے، قبر اس کا ایک مکان ہے، اس میں روح مع الجسد کے تعلق کا نام حیات ہے، اس کا سب سے پہلے انکار معتزلہ نے کیا۔ پھر ملحدین اور قادیانیوں نے اور اب کئی منکرین حیات النبی ﷺ ان بے دینوں کے اعتقاد و نظریات کے ترجمان بنے ہوئے ہیں، اکابر علماء دیوبند اہل السنت والجماعت کے عقائد کی مسلم کتاب ''المہند علی المفند'' میں اس عقیدہ کی تشریح موجود ہے جو اسلاف امت کے عقیدہ کی ترجمان ہے۔ درود وسلام کا سماع عند قبر النبی ﷺ اسی مسلم عقیدہ کا ایک حصہ ہے جس پر بے شمار احادیث نبویہ ﷺ دال ہیں، جن کا انکار ناممکن ومحال ہے، جو شخص عقیدہ حیات النبی ﷺ کا قائل ہوگا وہ یقیناً سماع درود وسلام عند قبر النبی ﷺ کا قائل ہوگا، اور جو درود وسلام عند النبی ﷺ کا منکر ہوگا وہ عقیدہ حیات قبر النبی ﷺ کا کھلا منکر ہے، خواہ وہ حیات برزخی کا دعوی دار کیوں نہ ہو۔ (خوشبو والا عقیدہ ص ۴۰ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

حضرت مولانا مفتی محمد صاحب مدظلہم دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

ملک پاکستان کے مشہور ومعروف، جریدہ ''ضرب مومن'' میں شائع شدہ ایک فتویٰ

۲۵۲...... سوال: حضور نبی اکرم شافع محشر حضرت محمد ﷺ کی حیات مبارکہ یعنی کہ بعد از وفات ''حیات النبی ﷺ'' کے موضوع پر مختلف علماء کے بیانات پر مشتمل کیسٹیں بازاروں میں اکثر ملتی ہیں، ان سے دو قسم کی آراء سامنے آتی ہیں:

بعض علماء کہتے ہیں نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد والی زندگی کو اس زندگی سے تشبیہ دینے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں، یہ رائے رکھنے والے علماء نبی کریم ﷺ کی روضۂ اقدس میں زندگی کی تردید کرتے ہیں۔ بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ عام مردوں کا یہ جسم گل سڑ جاتا ہے اور رسول ﷺ کا جسم اطہر اگرچہ محفوظ ہے مگر اس سے روح کا تعلق نہیں ہوتا۔

دوسرے علماء کا موقف یہ ہے کے نبی کریم ﷺ اپنے روضہ مبارکہ میں زندہ ہیں، نمازیں ادا کرتے ہیں، جو درود آپ ﷺ کی ذات پر دور دراز سے بھیجا جاتا ہے، مقرر فرشتے اس کو روضۂ اقدس میں نبی ﷺ تک پہنچاتے ہیں اور جو درود روضۂ اقدس پر پڑھا جائے اس کو آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں یہی عقیدہ اکابر علماء دیوبند کی تصدیقات کے ساتھ ''المہند علی المفند'' میں بھی مذکور ہے۔

اب دریافت طلب یہ ہے:

۱...... ان دونوں آراء میں سے کونسی رائے صحیح ہے؟

آپ کے اور جامعہ الرشید کے مہتمم صاحب کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ حضرات حیات النبی ﷺ کے قائل نہیں ہیں۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟

۲...... آپ نے احسن الفتاویٰ سے حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کا تحریر کردہ مفصل فتویٰ نئی تبویب وترتیب میں خارج کر دیا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں مولانا عبدالحق خان بشیر نے رسالہ ''نور بصیرت'' شمارہ اکتوبر ۲۰۰۵ء میں مفصل مضمون بھی لکھا ہے، اس کی حقیقت کیا ہے؟

۳...... اگر آپ حضرات سے حضرت مفتی صاحب کے فتویٰ متعلقہ حیاۃ النبی ﷺ مندرجہ (احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۹۴) پر دستخط کرنے کو کہا جائے تو آپ اس پر آمادہ ہوں گے۔ (محمد اشفاق، جنگل خیل عبداللہ شاہ۔ ملتان، خاور۔ راولپنڈی)

جواب نمبر ۱: سوال میں مذکور دوسری رائے صحیح ہے۔

حیاۃ النبی سمیت میرے اور جامعۃ الرشید کے مہتمم صاحب دامت برکاتہم کے تمام عقائد وہی ہیں جو اکابر علماء دیوبند کی تصدیقات کے ساتھ ''المہند علی المفند'' میں مذکور ہیں۔

جواب نمبر ۲: یہ غلط فہمی یا بہتان ہے، حقیقت یہ ہے کہ حضرت والا (حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ) احسن الفتاویٰ پر خود مسلسل نظر ثانی فرماتے رہتے تھے اور ہر طبع میں ضرور کچھ نہ کچھ ترامیم فرماتے رہتے تھے، حیاۃ الانبیاء کے سلسلے میں سب سے پہلی طبع میں جس میں احسن الفتاویٰ صرف ایک جلد میں تھا، اپنے فتویٰ کی تائید میں دارالعلوم دیوبند کا ایک فتویٰ نقل فرمایا تھا، بعد میں جدید طباعت کے وقت بغرض اختصار اسے حذف فرما دیا تھا۔

اس مسئلہ کے علاوہ دوسرے مسائل میں بھی بیسوں ترامیم ہوئی ہیں، جس میں سے کئی مسائل کی یاداشتیں جوحضرت والا کے قلم کی تحریر کردہ ہیں، بندہ کے پاس محفوظ ہیں۔

ان ترامیم کی بناء پر ان حضرات کو پریشانی ہوتی تھی جن کے پاس احسن الفتاویٰ کی پرانی طباعتیں تھیں۔ اس لئے حضرت والا نے ان ترامیم کو ایک رسالہ کی صورت میں جمع کرنے کا حکم فرمایا جو مرتب ہو گیا ہے اور عنقریب ان شاء اللہ شائع ہو جائے گا۔

یہ الزام اس لئے بھی غلط ہے کہ حضرت والا کا حیاۃ انبیاء علیہم السلام کے بارے میں موقف اب بھی احسن الفتاویٰ میں شائع ہو رہا ہے، اگر کوئی فتویٰ ہم اپنی مرضی سے نکالنے کی خیانت وحماقت کرتے اور ہمارا عقیدہ یہ نہ ہوتا جو احسن الفتاویٰ کے فتویٰ میں مذکور ہے تو یہ فتویٰ کیوں باقی رکھتے؟

جواب نمبر ۳: کیوں نہیں کریں گے؟ ایسے بیسوں فتاویٰ یہاں سے جاری ہوئے ہیں، جن کی نقول ہمارے پاس محفوظ ہیں، بلکہ بندہ اور حضرات مہتمم صاحب دامت برکاتہم "المہند علی المفند" پر دستخط کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔

الھم ارزقنا حبک وحب حبیک وحب من یحبک

واحفظنا من جمیع الشرور والفتن ما ظھر منھا وما بطن

(ہفت روزہ ضرب مؤمن ۲۹ رجب تا ۶ شعبان ۱۴۲۸ھ بمطابق ۱۱ تا ۱۷ اگست ۲۰۰۸ء ج ۱۲ شمارہ نمبر ۳۳ آپ کے مسائل اور اُن کا حل سوال نمبر ۱)

رابطہ نبوی ﷺ

دل مضطرب ہو جب تو نبی پر درود پڑھ
تسکین کا ہے سبب تو نبی پر درود پڑھ

لیتے ہیں بوسہ نام محمد کا خود ہی دیکھ
آپس میں مل کے لب تو نبی پر درود پڑھ

اور جنت کرے گی تیری طلب میری بات مان
جنت نہ کر طلب تو نبی پر درود پڑھ

روضے پہ حاضری کی تمنا ہے گر تجھے
اے دوست روز و شب تو نبی پر درود پڑھ

اس کے طفیل بارگاہ قدس میں قبول
ہوں گی دعائیں سب تو نبی پر درود پڑھ

کرلی خدا کی حمد قیام و سجود میں
دو زانو بیٹھ اب تو نبی پر درود پڑھ

تجھ کو خبر نہیں ہے کہ واللہ کس قدر
یہ امر مستحب تو نبی پر درود پڑھ

کچھ کر کے روزہ مرہ کے اوقات کار میں
لمحات منتخب تو نبی پر درود پڑھ

سب ہیچ اس کے سامنے دنیا کی لذتیں
لذت ہے یہ عجب تو نبی پر درود پڑھ

فرمایا خود نبی ﷺ نے کہ قبروں میں انبیاء علیہم السلام
زندہ ہیں سب کہ سب تو نبی پر درود پڑھ

سنتے بھی ہیں سلام وہ دیتے بھی ہیں جواب
پر شرط ہے ادب تو نبی پر درود پڑھ

ہم جیسی ان کی نیند نہ ہم جیسی ان کی موت
ان کے الگ ہیں ڈھب تو نبی ہر درود پڑھ

اللہ نے کتاب مبیں میں انہیں دیئے
کیا کیا حسین لقب تو نبی پر درود پڑھ

اصحاب و اہل بیت رضی اللہ عنہم نبی ﷺ پر سلام بھیج
ان سے جدا ہیں کب تو نبی پر درود پڑھ

اے دوست چاہتا ہے تو سلمان کی خوشی
خوش رکھے تجھ کو رب تو نبی پر درود پڑھ

مجاہد ختم نبوت جناب سید سلمان گیلانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرا باب ...... نبی علیہ السلام کی قبر اطہر کے قریب سماع

الحمد للہ الذی بیدہ الموت و الحیات و الصلوۃ و السلام

علی من یجیب سلام الزائرین و الزائرات و بعد

اہل السنت والجماعت حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ قبر مبارک کے پاس جو صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اس میں کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا، اس بارے میں حوالے اکٹھے کئے جائیں تو ایک ضخیم دستاویز مرتب ہو جائے گی۔

اس لئے یہاں ہم صرف علماء دیوبند رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں کہ قبر کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود سلام سنتے ہیں۔

آیۃ من آیات اللہ، رئیس المتکلمین، استاذ الاساتذہ، منبع الحکمۃ، معدن العلوم، بانی دار العلوم دیوبند،

قاسم العلوم والخیرات، سیدنا الامام الکبیر، حجۃ الاسلام والمسلمین،

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء)

۱...... اور اس لئے سماع انبیاء علیہم السلام بعد وفات زیادہ تر قرین قیاس ہے۔

(جمال قاسمی ص ۱۶ ط کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور، انڈیا)

فقیہ النفس، ابوحنیفۃ وقت، محدث العصر، استاذ حضرت مولانا حسین علی الوانی رحمۃ اللہ علیہ،

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء)

۲...... انبیاء علیہم السلام کو اسی وجہ سے مستثنیٰ کیا کہ ان کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۹ عنوان زندہ کا مردوں سے مانگنا، ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، وملحق بتالیفات رشیدیہ ص ۶۹ ط: ادارہ اسلامیات لاہور)

نوٹ: حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتوی پر لکھا ہے۔ الجواب بہذا التفصیل صحیح (یعنی جواب اس تفصیل سے صحیح ہے)

۳...... مگر انبیاء علیہم السلام کے سماع میں کسی کو خلاف نہیں اسی وجہ سے ان کو مستثنیٰ کیا ہے اور دلیل جواز یہ ہے کہ فقہاء نے بعد سلام کے وقت زیارت قبر مبارک کے شفاعت مغفرت کا عرض کرنا لکھا ہے پس یہ جواز کے واسطے کافی ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴۲ ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی وملحق بتالیفات رشیدیہ ص ۱۳۴ ط: ادارہ اسلامیات لاہور در سوال اہل قبور سے استعانت)

۴...... حضرت سلام کا الفاظ بیان فرما کر لکھتے ہیں اور پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے اور کہے: یارسول اللہ اسالک الشفاعۃ واتوسل بک الی اللہ فی ان اموت مسلماعلی ملتک و سنتک

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے رسول میں آپ سے شفاعت کی درخواست کرتا ہوں اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ بناتا ہوں کہ مجھے سنت وشریعت والی موت نصیب ہو۔ (زبدۃ المناسک ملحق بتالیفات رشیدیہ ص ۶۵۰ ط: ادارہ اسلامیات لاہور)

شیخ العالم المعروف بشیخ الہند، اُستاذ الاساتذہ، سابق صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند، سید المجاہدین،

حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء)

۵...... قوله: ان الله حرم علی الارض ای منعها وفیه مبالغة لطیفة اجساد الانبیاء ای من ان تاكلها فالانبیاء فی قبورهم احیاء قال الطیبی فان قلت ماوجه الجواب بقوله ان الله حرم علی الارض اجساد الانبیاء فان المانع من العرض والسماع هو الموت وهو قائم لاشک ان حفظ اجسادهم من ان ترم خلاف العادة المستمره فكان الله یحفظها منه فكذلک یمكن من العرض علیهم ومن الاسماع صلوة الامة ویؤیده ماورد من حدیث ابی الدرداء فنبی الله حی یرزق انتهی۔ قال السید جمال الدین: لاحاجة فی وجه تطابق الجواب الی هذا التطویل فان قوله ان الله حرم الخ مقابل قوله وقدارمت وایضاً محصل الجواب ان الانبیاء احیاء فی قبورهم فیمكن لهم سماع صلوة من صلی علیهم فتامل۔ فماذكر من محصل الجواب هو خلاصة ماذكره الطیبی من السوال والجواب غایته انه علی الوجه التوضیح بیانه ان الصحابة سألوا بیان كیفیة العرض بعداعتقادهم بانه كائن لامحالة لقول الصادق دفعاالاشتباه ان العرض هل هوعلی الروح المجرد اوعلی المتصل بالجسد حسبوا ان جسد النبی ﷺ كجسد كل احد فكفی فی الجواب ماقاله علی وجه الصواب۔ وكلام الطیبی یفید حصر العرض والسماع بعدالموت بالانبیاء ولیس كذلک فان سائر الاموات ایضاً یسمعون السلام والكلام ویعرض علیهم اعمال اقاربهم فی بعض الایام نعم الانبیاء یكون حیاتهم علی الوجه الاكمل ویجعل لبعض وراثهم من الشهداء والاولیاء والعلماء حفظ ابدانهم فی قبورهم

ترجمہ: اللہ نے زمین پر حرام کردیا ہے یعنی منع کردیا (اور اس میں عمدہ مبالغہ ہے) کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو کھا سکے۔ پس انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ طیبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ اگر تو یہ کہے: ''ان الله حرم علی الارض اجساد الانبیاء علیہم السلام '' کے ساتھ جواب دینے کی کیا وجہ ہے؟ کیونکہ عرض اور سماع سے رکاوٹ تو موت ہے تو میں یہ کہوں گا کہ اس میں تو شک نہیں کہ ان کے اجسام کی بوسیدہ ہونے سے حفاظت جاری عادت کے خلاف ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس سے ان کی حفاظت فرماتا ہے اسی طرح ان پر اعمال پیش ہونا اور امت کا سلام سنوانا ممکن ہے اور اس کی تائید حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی واردشدہ حدیث سے ہوتی ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے (طیبی رحمۃ اللہ علیہ کی بات ختم ہوئی) سید جمال الدین کہتے ہیں۔ جواب کی مطابقت کے لئے اتنی طوالت کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ ﷺ کا قول ان الله حرم الخ وقد ارمت کے جواب میں ہے اور اسی طرح جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ یقیناً انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ پس ان کے لئے درود پڑھنے والا کا درود سننا ممکن ہے۔ پس غور فرمایئے (جمال الدین) نے جو جواب کا خلاصہ ذکر کیا ہے وہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر کردہ سوال جواب کا بھی خلاصہ ہے زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائے گا کہ وہ وضاحت کے طور پر ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیش ہونے کی کیفیت پوچھی اس اعتقاد کے بعد کہ یہ پیش ضرور ہوگا کیونکہ سچے (رسول ﷺ) کی بات ہے۔ اس اشتباہ کو دور کرنے کے لئے کہ یہ صرف روح پر ہوگا یا جسم سے متصل روح پر ہوگا۔ انہوں نے گمان کیا کہ نبی علیہ السلام کا جسم

کسی ایک (عام) شخص کے جسم کی طرح ہے۔ پس اس کے جواب میں وہ بات کافی ہوئی جو آپ ﷺ نے بہترین طریقے پر فرمائی اور طیبی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام یہ فائدہ دیتا ہے کہ درود پیش ہونا اور سننا، وفات کے بعد صرف انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔ حالانکہ بات ایسی نہیں کیونکہ باقی مردے بھی سلام وکلام سنتے ہیں اور اس پر کچھ دنوں میں ان کے رشتہ داروں کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ ہاں انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کامل ترین طریقے پر ہے اور ان کے کچھ ورثاء جیسے شہیدوں، ولیوں اور علماء کو بھی قبر میں جسم کی حفاظت حاصل ہوتی ہے۔

(حاشیہ سنن ابی داؤد ج ا ص ۱۵۸ اباب نمبر ۲۰۸، حدیث نمبر ۱۰۴۷ حاشیہ نمبر ۶ ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

فخر المحدثین، جامع علوم عقلیہ ونقلیہ، اُستاذ العلماء، محشی سنن ابی داؤد،

تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ محدث وقت

حضرت مولانا فخر الحسن گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۷ھ)

۶...... تقدیر الکلام مامن احدیسلم علی الاار دعلیہ السلام لانی حی اقدر علی ر دہ ترجمہ: تقدیر کلام یہ ہوگی کہ جو بھی مجھے سلام کرے گا میں اس کو جواب دوں گا کیونکہ میں زندہ ہوں اس کے جواب دینے کی طاقت رکھتا ہوں۔ (سماع ثابت ہوا تب ہی تو جواب دیں گے......از مؤلف)

(التعلیق المحمود حاشیہ ابی داؤد، ج ا ص ۲۷۹ باب زیارۃ القبور حاشیہ نمبر ۲)

شارح ابی داؤد، صدر المدرسین مظاہر العلوم سہارنپور، مرشد مرشد العلماء والصلحاء

حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، واُستاذ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ، مناظر اسلام

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۶ھ)

۷...... مامن احدیسلم علی و ظاھر عقد الباب یدل علی ان المراد بالسلام علیہ السلام عند القبر وقت حضورہ للزیارۃ الار داللہ علی روحی قال ابن حجر ای نطقی حتی ار دعلیہ السلام ای اقول وعلیک السلام ترجمہ: نہیں ہے کوئی شخص جو مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ باب باندھنے کا ظاہر یہ دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ پر سلام سے مراد قبر کے پاس سلام مراد ہے جو زیارت کے لئے حاضری کے وقت ہوتا ہے مگر اللہ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ (روح سے مراد) گویائی ہے یہاں تک میں اس کو جواب دیتا ہوں یعنی میں اسے وعلیک السلام کہتا ہوں۔ (بذل المجہود فی حل ابی داؤد ج ۳ ص ۲۰۷، باب زیارۃ القبور ط: مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

۸...... فان صلوتکم معروضہ علی یعنی علی الوجہ القبول فیہ والافھی دائمۃ تعرض علیہ بواسطۃ الملائک الاعند روضتہ فیسمعھا بحضرتہ ترجمہ: یقیناً تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، یعنی بطور قبول، جمعہ کے دن ورنہ وہ تو بذریعہ فرشتوں کے ہمیشہ آپ ﷺ پر پیش ہوتا ہے۔ مگر روضہ شریف کے نزدیک کہ اس کو سنتے ہیں۔ (بذل المجہود فی حل ابی داؤد ج ۲ ص ۱۶۰ باب تفریع ابواب الجمعۃ)

۹...... آنحضرت ﷺ حیات ہیں۔ لہٰذا پست آواز سے سلام عرض کرنا چاہئے۔ مسجد نبوی ﷺ کی حد میں کتنی ہی پست آواز سے سلام عرض کیا جائے۔ اس کو حضرت ﷺ خود سنتے ہیں۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۳۶)

رئیس المفسرین، حامی سنت، ماحی شرک و بدعت، تلمیذ رشید حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

پیر و مرشد امام اہل السنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ،

حضرت مولانا حسین علی الوانی واں بھچر وی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ء)

۱۰...... عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعتہ و من صلی علی غائبا ابلغتہ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر پڑھتا ہے تو مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ (امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا) (تحریرات حدیث علی اصول التحقیق ص ۳۴۰ ط اشاعت اکیڈمی پشاور)

جامع شریعت و طریقت، سند الاولیاء والصلحاء، حامی سنت و ماحی بدعت، مفسر قرآن، مجدد وقت حکیم الامت

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء)

۱۱...... بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے اس کو میں خود سن لیتا ہوں اور جو شخص دور سے درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچائی جاتی ہے یعنی بذریعہ فرشتوں کے۔

(نشر الطیب ص ۲۱۱ ط: تاج کمپنی لمیٹڈ، ص ۲۶۸ ط: زمزم پبلشرز کراچی)

۱۲...... سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ جب وہ مزار شریف پر حاضر ہوئے عرض کیا: السلام علیک یا جدی جواب مسموع ہوا: و علیک السلام یا ولدی (اشرف الجواب ص ۱۷۹ ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

۱۳...... بوقت زیارت قبر شریف کے بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ میں سن لیتا ہوں۔ (اصلاحی نصاب زاد السعید فصل نمبر ۷ باب مواقع درود شریف ص ۵۴۶ ط: دار الاشاعت کراچی)

صاحب الفہم والبصیرت، مفسر القرآن، صاحب کشف الرحمن فی ترجمۃ القرآن،

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دھلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۱۴...... وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ (آل عمران: ۱۶۹) ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کر دیئے جائیں انہیں مردہ گمان نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: انبیاء کی زندگی اتنی قوی ہے کہ اس کا اثر اس عالم میں بھی پایا جاتا ہے مثلاً ان کی بیویوں سے نکاح نہ کرنا۔ ان کے ورثہ کا تقسیم نہ ہونا ان کے جسم کا قبر میں محفوظ رہنا ان کی ارواح کا جسم کے ساتھ قائم رہنا۔ قبر پر جا کر سلام کرنے والے کے سلام کو سننا اور اس کا جواب دینا۔

(تفسیر کشف الرحمن، سورۃ آل عمران آیت ۱۶۹، پارہ نمبر ۴ ضمیمہ ۱۱۴ ط: مکتبہ رشیدیہ کراچی)

نوٹ: یہ وہ تفسیر ہے جو کہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ دار العلوم دیوبند کے ۴۰ سال تک فائز رہنے والے مہتمم حضرت قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ۔ مفتی اعظم دار العلوم دیوبند مفتی مہدی حسن شاہ جہانپوری رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ کے تصدیقی دستخطوں اور مفتی اعظم ہند حضرت مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی شائع ہوئی۔

شیخ العرب والعجم، شیخ الاسلام، مدرس مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام، جانشین شیخ الہند،
صدر جمعیت علماء ہند، شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۷ء)

۱۵...... تفسیر کشف الرحمن کے بارے میں حضرت فرماتے ہیں۔ کسی کتاب کی مقبولیت اور افادیت کے لئے سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کا نام سند اور ضمانت ہے اور موصوف کا نام کسی تصنیف پر آجانے کے بعد کسی تقریظ یا اظہار رائے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جیسا کہ ان کی بے شمار تصانیف سے ظاہر ہے۔ یقیناً موصوف کی یہ تفسیر شستہ زبان، عام فہم طرز ادا اور اپنی خصوصیات کے اعتبار سے نہایت قابل قدر ہے اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے اس لئے مسلمانوں کو اس سے استفادہ کرنا اور اس پر اعتماد کرنا ازبس ضروری ہے۔ (کشف الرحمن ج ا ص اط: مکتبہ رشیدیہ کراچی)

نوٹ: کشف الرحمن کا حوالہ اسی باب کے نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۱۶...... محمدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعد ازاں وہ اور دیگر مؤمنین موت میں برابر ہیں اگر بعد وفات ان کو حیات ہے تو وہی حیات ان کو برزخ ہے جو احاد امت کو ثابت ہے بعض ان کے حفظ جسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح اور متعدد لوگوں کی زبان سے بالفاظ کریہ کہ جن کا زبان پر لانا جائز نہیں دربارۂ حیات نبوی علیہ السلام سنا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے رسائل وتصانیف میں لکھا ہے۔ اب غور فرمایئے کہ ان اکابر کے رسائل اور اعتقادات بالکل اس کے مخالف ہیں، حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت بڑی ضخیم کتاب تحریر فرمائی جو کہ مشہور بین العالم ہے اس میں کس زور وشور سے حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اثبات کیا ہے اور مذہب اہل السنت والجماعت اور فضائل نبوت میں کس درجہ اور قوت کے دلائل درج فرماتے ہیں مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ہدایۃ الشیعہ اور رسالہ حج وغیرہ میں بھی اس کی تصریح وتائید فرمارہے ہیں۔ چونکہ اس مسئلہ میں خصوصاً ان حضرات کی عبارتیں بہت طول طویل واقع ہورہی ہیں اور متعدد رسالے اس مضمون میں تفصیلاً واجمالاً چھپے ہوئے مشہور ہیں اس لئے بخوف طول میں نقل نہیں کرتا ہوں جس کا جی چاہے آب حیات، ہدایۃ الشیعہ واجوبہ اربعین ولطائف قاسمیہ وزبدۃ المناسک وغیرہ ہا رسائل میں دیکھ لیوے یہ ایک خاص مسئلہ ہے جس میں وہابیہ نے علماء حرمین کی مخالفت کی اور بارہا جدال ونزاع کی نوبت آئی اس مسئلہ میں اور مسئلہ آئندہ کی وجہ سے وہاں وہابی سنی سے متمیز ہوتا ہے۔

زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم وحضوری آستانہ شریفہ وملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور وممنوع جانتا ہے لاتشدالرحال الاالی ثلثۃ مساجد ان کا مستدل ہے بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ پہنچاتے ہیں اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ وسلام ذات اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہوکر دعا وغیرہ مانگتے ہیں صاحبو ہمارے اکابر اس مسئلہ میں بھی ہر طرح ہے مخالف اس خائفہ بانیہ کے ہیں وہ ہمیشہ سفر برائے زیارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہتے ہیں من حج ولم یزرنی سے خائف اور من زانی کے ہمیشہ حامل ہیں ان جملہ اکابر کو بارہا حضوری حرمین کی نوبت آئی ہے اور کبھی آستانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہونے سے نہ چوکے اور کیونکہ چوکیں کہ محبت وعقیدت مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے رگ وپے میں سرایت کئے

ہوئے ہیں اور شراب اخلاص وعقیدت محمدی ﷺ سے سرشار ہیں کیونکر صبر اس بارگاہ عالی سے کر سکتے ہیں اگر چہ دولت سے مالا مال ہیں مگر بقاء جسمی اور قرب ظاہری کے شب وروز متمنی ہیں اور کیونکر نہ ہوں ان کا عقیدہ ہے کہ سفر زیارت قبر حضور اکرم ﷺ افضل مستحبات میں سے ہے بلکہ قریب واجب کے ہیں حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ (زبدۃ المناسک ص ۵۷) میں تحریر فرماتے ہیں اب جان لے کہ زیارت روضہ مطہرہ سرور کائنات علیہ السلام کی افضل المستحبات سے ہے بلکہ بعض نے قریب واجب لکھا ہے اور فخر عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کو آوے اور اس آنے میں اس کو محض زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں اس کا قیامت کا شفیع ہوں اور فرمایا ہے کہ جو کوئی بعد انتقال میرے کے زیارت قبر کی کرے تو مثل اس کے ہے جس نے حال حیات میں میری زیارت کی ہو۔ پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے کہ چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آوے شفاعت اس کی مجھ پر حق ہو گئی۔ انتہیٰ کلامہ الشریف اس عبارت شریفہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

اوّل: یہ کہ سفر برائے زیارت حضور اکرم ﷺ کو جائز ہے بخلاف وہابیہ کے کہ وہ اس کو حرام جانتے ہیں۔

دوئم: یہ کہ امر عبارت میں سے ہوگا اور آخرت میں خاص اجر اس کا ملے گا۔

سوئم: یہ کہ یہ عبادت یا تو مستحبات میں اعلیٰ درجہ کی مستحب ہے تب تو سنن مؤکدہ کے طبقہ علیا میں سے ہوئی یا قریب واجب ہے۔

چہارم: یہ کہ جو جو حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں وہ سب قابل اعتبار عمل ہیں ان سب باتوں میں وہابیہ مخالف صریح ہیں اور وہ جملہ احادیث کو اس بارہ میں موضوع اعلیٰ درجہ کی ضعیف جانتے ہیں۔

پنجم: یہ کہ جب سفر مدینہ منورہ کا کرے تو مثل قول وہابیہ مسجد ہی کی نیت کرے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کو سفر کرنا جائز نہیں مگر بہ نیت مسجد شریف اور حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز صریح مخالف ہو کر فرماتے ہیں کہ فقط زیارت قبر مطہرہ کی نیت ہونی چاہئے اب دیکھئے دونوں نیتوں میں کس قدر فرق ہو گیا۔

(رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین المشھور بہ الشھاب الثاقب علی المسترق الکاذب ص ۴۵، ۴۷ ط: مکتبہ دار العلوم فیض محمدی خالد آباد فیصل آباد)

۱۷...... ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگر چہ بصیغۂ خطاب ونداء کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں اور اس تفصیل کو مختلف تصانیف وفتاویٰ میں ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ براہین قاطعہ میں بھی مفصلاً مذکورہ ہے۔ وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ میں استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے اور یہ وجہ بھی ان کے نزدیک سبب مخالفت کی ہو۔ حالانکہ یہ اکابر مقدسان دین متین اس کو ان اقسام استعانت میں سے شمار نہیں کرتے جو کہ مستوجب شرک یا باعث ممانعت ہو، البتہ اگر وہ چیزیں سوال کی جاویں کہ جن کا اعطاء مخصوص بجناب باری عز اسمہ ہے تو البتہ ممنوع اسی وجہ سے نداء بلفظ یا رسول اللہ اور خطاب حاضرین مسجد نبوی وبارگاہ مصطفوی کے واسطے جائز ومستحب فرماتے ہیں اور وہابیہ وہاں پر بھی منع کرتے ہیں، دو وجہ سے اولاً یہ کہ استعانت بغیر اللہ تعالیٰ ہے اور دوئم یہ کہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین کے متصف بالحیاۃ البرزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں۔ پس جو حال دیگر مؤمنین کا ہے وہی ان کا ہوگا۔ یہ جملہ عقائد ان کے ان لوگوں پر بخوبی ظاہر و باہر ہیں جنہوں نے دیار نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کر ان لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح سے ان کے عقائد پر مطلع

ہوا ہو یہ لوگ جب مسجد شریف نبوی میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جائے ہیں اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام ودعا وغیرہ پڑھنا مکروہ بدعت شمار کرتے ہیں انہی افعال خبیثہ واقوال واہیہ کی وجہ سی اہل عرب کو ان سے نفرت بے شمار ہے۔ مجدد بریلوی اوران کے اتباع نے جب ان بزرگواران دین کو وہابیت کی طرف منسوب کیا تو ان لوگوں نے یہ خیال کیا کہ یہ حضرات بھی وہابیہ کے پورے موافق ہیں مگر حقیقتِ حال سے ان کو اطلاع ہی نہیں ورنہ وہ لوگ بھی پوری طرح عقائد میں ان بزرگواروں کے موافق ہیں۔ وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام ودرود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرآت دلائل الخیرات وقصیدۃ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اوراس کے پڑھنے اوراس کے استعمال کرنے وورد بنانے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً

یااشرف الخلق مالی من الوذبہ سواک عندحلول الحادث العمم

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بجز تیرے بروقت نزول حوادث

حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اوران کو کثرت درودوسلام وتحریب وقرات دلائل وغیرہ کا امر فرماتے رہے ہیں ہزاروں کو مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ومولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت عطاء فرمائی اور مدتوں خود بھی پڑھتے رہے ہیں اور مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مثل شعر بردہ فرماتے ہیں۔

مددکراے کرم احمدی کہ تیری سواء نہیں ہے قاسم بےکس کا کوئی حامی کار

جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا بنے گا کون ہمارا تیرے سواء غم خوار

حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب مرحوم ومغفور دیوبندی نے فہم عوام کے واسطے قصیدۂ بردہ کی اردو میں شرح فرمائی اوراس کو باعث سعادت خیال فرمایا، غرض ہمیشہ یہ جملہ اکابران سب کی قرات وغیرہ کی اجازت دیتے رہے۔

وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچا دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ اکابر ظاہراً وباہراً تحقیق اور ثبوت شفاعت کے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے قائل ہیں اور اقسام خمسہ مذکورہ کتب کلامیہ سب آپ کے واسطے خصوصاً اور عموماً ثابت مانتے ہیں اور زائر کو حکم کرتے ہیں کہ بوقت حضوری بارگاہِ مصطفوی اس کا سوال کرے زبدۃ المناسک باب الزیارت ملاحظہ ہو۔

(رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین المشہور بہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب ص ۶۵-۶۷ ط: مکتبہ دارالعلوم فیض محمدی خالد آباد فیصل آباد)

مفتی اعظم متحدہ ہندوستان، ابوحنیفہ وقت، شیخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ امینیہ دہلی

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۷۲ھ/ ۱۹۵۳ء)

۱۸...... نیز تفسیر کشف الرحمن حضرت مفتی صاحب کی زیر نگرانی وسرپرستی شائع ہوئی جس کا حوالہ اسی باب کے نمبر ۱۴ پر گزر چکا ہے۔ وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

رئیس المتکلمین، مفسر قرآن، شارح مسلم شریف، شیخ الاسلام، تحریک پاکستان کے عظیم سپوت، شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند،

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۴۹ء)

۱۹...... ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً (الاحزاب:۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والوں آپ بھی اُن پر درودوسلام پڑھو۔

اس آیت مبارکہ کی تشریح میں علامہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''صلاۃ علی النبی ﷺ کے متعلق مزید تفصیلات ان مختصر فوائد میں نہیں سما سکتیں شروح حدیث میں مطالعہ کی جائیں اور اس باب میں شیخ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع قابل دید ہے۔ ہم نے شرح صحیح مسلم (فتح الملہم ...... مؤلف) میں بقدر کفایت لکھ دیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک! (تفسیر عثمانی ص ۵۶۸ حاشیہ نمبر ۵ ط: سعودیہ)

نوٹ: اس باب میں حوالہ نمبر ۲۶ میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ القول البدیع کی بات آرہی ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں اور شرح صحیح مسلم کا حوالہ ابھی آپ اگلے حوالوں میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

۲۰...... واخرج ابو الشیخ فی کتاب الثواب بسند جید: من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا بلغته ترجمہ: حضرت امام ابو الشیخ رحمۃ اللہ علیہ (ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری) نے کتاب الثواب میں عمدہ سند سے روایت کی ہے، جو میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے تو مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ (فتح الملہم شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۳۰ ط: اسلامی کتب خانہ کراچی ج ۲ ص ۳۸۸ ط: دار العلوم کراچی)

۲۱...... واما بعد وفاته فروحه المقدسه قد استقرت فی الرفیق الاعلی مع ارواح الانبیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام ولا یتوهم من هذا انکار حیاته ﷺ فی قبره الشریف فان لروحه اشراقا علی البدن المبارک المطیب واشراقا وتعلقا به وبدنه فی ضریحه غیر مفقود واذا سلم علیه المسلم رد اللہ علیه روحه حتی یرد علیه السلام کما ورد فی الحدیث ترجمہ: آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی مقدس روح انبیاء کرام علیہم السلام کی روحوں کے ساتھ رفیق اعلیٰ میں قرار پذیر ہوگئی اور اس سے آپ علیہ السلام کی قبر میں زندگی کے انکار کا وہم نہ ہو کیونکہ آپ ﷺ کی روح مبارک کا بدن مبارک پر اشراق اور تعلق ہے اور بدن مبارک قبر میں غائب نہیں اور جب سلام کرنے والا سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی روح مبارک کو متوجہ کر دیتے ہیں تو آپ ﷺ اُس سلام کا جواب عطاء فرماتے ہیں۔
(فتح الملہم شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۴۲۱ فصل فضل مکة والمدینة وایهما افضل من الاخر، کتاب الحج ط: اسلامی کتب خانہ کراچی)

من لقب اولا فی العالم الاسلامی بشیخ الحدیث، صدر المدرسین مظاہر العلوم سہارنپور،
خلیفہ راشد حضرت خلیل احمد سہارنپوری، محبوب العلماء

حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء)

۲۲...... جو شخص حضور اقدس ﷺ کی قبر اطہر کے پاس کھڑے ہو کر درود پڑھے حضور اقدس ﷺ اس کو سنتے ہیں من صلی عند قبری سمعته نص صریح ہے۔ (مکاتیب شیخ الحدیث ص ۵۰۵ ط مکتبۃ الحرمین لاہور)

۲۳...... عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا کفی امر دنیاه واخرته وکنت له شهیدا او شفیعا یوم القیمة حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو کسی اور جگہ درود پڑھتا ہے تو اس کی دنیا اور آخرت کی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور اس کا سفارشی ہوں گا۔ (رواه البیهقی فی الشعب والخطیب وابن عساکر کذا فی الدر وبسط طرقه السبکی فی شفاء السقام وفی المواهب وشرح عزاه الی ابن ابی شیبة وعبد الرزاق، فضائل حج ص ۱۱۹، آٹھویں فصل زیارت مدینہ حدیث نمبر ۱۱ ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

۲۴...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب کہیں قریب کیل میخ وغیرہ کے ٹھوکنے کی آواز سنتیں تو آدمی بھیج کر ان کو روکتیں کہ زور سے نہ ٹھوکیں حضور ﷺ کی تکلیف کا لحاظ رکھیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے مکان کے کواڑ بنوانے کی ضرورت پیش آئی تو بنانے والے کو فرمایا کہ شہر کے باہر بقیع میں بنا کر لائیں۔ان کے بنانے کی آواز کا شور حضور ﷺ تک نہ پہنچے۔ (فضائل حج ص ۱۳۵، فصل نمبر ۹ آداب زیارت میں، ادب نمبر ۳۱ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

۲۵...... امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ کی یہ حدیث نقل کی کہ جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر سلام کرے تو میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (فضائل حج ص ۱۱۳، فصل نمبر ۸، زیارت مدینہ ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

۲۶...... عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی عندقبری سمعتہ ومن صلی علی نائیاابلغتہ رواہ البیھقی فی شعب الایمان کذافی المشکوۃ وبسط السخاوی فی تخریجہ ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

فائدہ: علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں متعدد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص دور سے درود بھیجے تو فرشتہ اس پر متعین ہے کہ حضور ﷺ تک پہنچائے اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضور اقدس ﷺ اس کو خود سنتے ہیں......اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے اس کو حضور اقدس ﷺ بہ نفس نفیس خود سنتے ہیں بہت ہی قابل فخر، قابل عزت، قابل لذت چیز ہے۔

(فضائل درود شریف ص ۱۸، فصل اوّل، حدیث نمبر ۸ ط: کتب خانہ فیضی لاہور)

۲۷...... سلیمان بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ﷺ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ ﷺ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(فضائل درود شریف ص ۳۸، فصل نمبر ۲ تحت حدیث نمبر ۳ ط کتب خانہ فیضی لاہور)

۲۸...... کشف الرحمن پر حضرت کے تصدیقی دستخط موجود ہیں۔حوالہ نمبر ۱۴ پر گزرا

شیخ الحدیث والتفسیر، استاد العلماء، تلمیذ شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ، مدرس اعلیٰ دار العلوم دیو بند و جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا رسول خان ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ)

۲۹...... حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اکابر دیو بند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے، بلا واسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔اکابر دیو بند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرام علیہم السلام پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی

اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل!

(تسکین الصدور ص ۳۷۰،قبر کی زندگی ص ۴۹۵-۴۹۶،مقام حیات ص ۲۷۲ط:ادارہ المعارف لاہور)

رئیس المناظرین،استاذ الاساتذہ،منبع العلم والحکمۃ،امام اہلسنت،جرنیل ناموس صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم

حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۲ء)

۱۳۰......　(الف) احادیث میں آیا ہے کہ جو شخص حضرت کی قبر شریف کے پاس جا کر سلام کرتا ہے حضرت خود اس کا جواب دیتے ہیں۔　(علم الفقہ ص ۶۲۴ط:دارالاشاعت کراچی)

حافظ ابن کثیر محدث اپنی تفسیر میں اس آیت کے نیچے لکھتے ہیں کہ محمد بن حرب ہلالی کہتے ہیں میں مدینہ منورہ گیا اور قبر شریف کی زیارت کر کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عرابی آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حق تعالیٰ فرماتا ہے: ولو انھم الآیۃ لہٰذا میں اپنے گناہوں سے استغفار کرتا ہوں اور آپ کو اپنا شفیع بنانے کے لئے آیا ہوں یہ کہہ کر وہ بہت رویا اور اس نے ولولہ شوق میں دو شعر عرض کئے کہ اس میں کا کیا ایک یہ ہے۔

نفسی الفداء لقبرانت ساکنہ　　　فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم

محمد بن حرب کہتے ہیں اس اعرابی کے لوٹ جانے کے بعد میں نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اس اعرابی سے جا کر ملو اور اس کو بشارت دو کہ اللہ نے تیرے گناہ میری شفاعت سے بخش دیئے۔　(علم الفقہ ص ۶۲۵ط:دارالاشاعت کراچی)

۱۳۰......　(ب) پھر نہایت ادب کے ساتھ نماز کی طرح داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سر مبارک کی طرف منہ کر کے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے چار گز کے فاصلہ پر کھڑا ہو اور اس بات کا یقین کر لے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی حاضری سے واقف ہیں اور اس کو دیکھ رہے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور نہایت لطف عنایت اس شخص کے حال پر فرما رہے ہیں۔　(علم الفقہ ص ۶۳۳ط:دارالاشاعت کراچی)

عمدۃ المحدثین،زبدۃ الکاملین،ابوذر زمانہ،تلمیذ رشید شیخ الہند وقاضی قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ پنجابی،شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سرحد،محدث سرحد،حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے مستفیض،خلیفہ اجل حضرت مولانا حسین علی الوانی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۹ء)

۱۳۱......　حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے نبی علیہ السلام کی حیات جسمانی پر اپنا ایک مستقل اعلان طبع فرمایا تھا اس کا اقتباس عرض خدمت ہے:''شہداء کے حق میں قرآن کا اعلان ''احیاء'' حیات میت کی دلیل ہے اسی حقیقت کے ساتھ سردار انبیاء خاتم النبیین علیہ السلام قبر شریف میں زندہ ہیں اور جو حیات ان کی شان کے مناسب ہے اللہ تعالیٰ نے وہ حیات قبر میں ان کو دے دی ہے۔جسد اطہر قبر شریف میں محفوظ ہے۔مٹی کوئی اثر جسد اطہر پر نہیں کر سکتی۔اگر قبر کے پاس کوئی مسلمان درود شریف (جہراً سلام) ڈالے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب بھی دیتے ہیں اور اگر کوئی دور سے درود شریف پڑھے تو فرشتے رسول اللہ تک پہنچاتے ہیں میں اس مسئلہ کو حق اور صحیح سمجھتا ہوں۔

احادیث شریف، فقہاء عظام، سلف صالحین سے بھی اس مسئلہ کی حقانیت اور صحت ثابت ہے۔ میں نے مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ سے اس مسئلہ کا کبھی اختلاف سنا اور نہ ہی میں نے کبھی ان سے پوچھا تھا، یہ تو ایک اہلسنت والجماعت کا متفقہ حق مسئلہ ہے۔ مسکین نصیرالدین غورغشتویؒ ۵ رجون ۱۹۶۶ء (مقام حیات ص ۶۹۷ ط: ادارۃ المعارف لاہور، حضرت شیخ الحدیث مولانا غورغشتوی کا عقیدہ ص ۸۲-۸۳ ط: خانقاہ امدادیہ مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام محلہ زاہد آباد حضرو اٹک)

۳۲...... میں (نصیرالدین غورغشتوی رحمۃ اللہ علیہ) اور مولانا غلام اللہ خان صاحب عقائد میں متفق ہیں۔ میں بھی نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد برزخی حیات کا قائل ہوں اور وہ بھی برزخی حیات کے قائل ہیں۔ میں بھی یہ کہتا ہوں کہ روضہٗ مبارک کے قریب میں جب درود شریف جہراً پڑھا جائے تو نبی علیہ السلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور جناب غلام اللہ خان صاحب نے بھی اس (رسالہ) ماہنامہ تعلیم القرآن میں لکھا ہے اور نبی علیہم السلام وسب اموات میں حیات برزخی ہے اور نبی علیہم السلام میں سب سے اکمل اور احسن ہے۔ اسی واسطے وہ قبر کے پاس درود وسلام سنتے ہیں۔

(ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی ص ۲۵ رتمبر ۱۹۶۰ء)

۳۳...... ارشاد فرمایا کہ مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: من صلّی عَلَیَّ عِندَ قبری سمعته ومن صلّی علیَّ نائیًا ابلغته کہ جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود شریف پڑھا، میں خود اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات میں فرماتے ہیں کہ جس شخص نے مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھا تو میں خود اس کو سنتا ہوں یعنی حقیقی طور پر فرشتوں کے توسط کے بغیر میں خود سنتا ہوں۔

(مجالس غورغشتوی ص ۱۶۲ ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور، ماہنامہ بینات کراچی فروری ۲۰۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ ص ۲۳)

۳۴...... اور ہم نے بھی اپنے حاشیہ مشکوٰۃ میں صاف طور پر لکھ دیا ہے۔ سمعتہ کی شرح میں کہ سمعاً حقیقتاً بلا واسطۃ اور لفظ نائیاً کی شرح میں ای بعیداً۔

(مجالس غورغشتوی ص ۱۶۲ ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور، ماہنامہ بینات کراچی فروری ۲۰۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ ص ۲۳)

<u>نوٹ:</u> حاشیہ مشکوٰہ کا حوالہ باب اوّل میں ۴۷ پر گزر چکا ہے وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

شمس فلک الشریعۃ البیضاء وبدر سماء الطریقۃ الغراء، جامع الفضائل، فخر الاماثل، رازی وقت، غزالی دوران، دارالعلوم دیوبند کے ۴۰ سالہ مہتمم، نبیرہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ القاری محمد طیب قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء)

۳۵...... علمائے دیوبند حسب عقیدہ اہل السنت والجماعت برزخ میں انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کے اس تفصیل سے قائل ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد اپنی اپنی پاک قبروں میں حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور ان کے اجسام کے ساتھ ان کی ارواح مبارکہ کا ویسا ہی تعلق قائم ہے جیسا کہ دنیوی زندگی میں قائم تھا وہ عبادت میں مشغول ہیں نمازیں پڑھتے ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ قبور مبارکہ پر حاضر ہونے والوں کا صلوٰۃ وسلام بھی سنتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ! (کلمات طیبہ المعروف بہ خطبات حکیم الاسلام ج ۷ ص ۱۸۷ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

۳۶...... وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بتعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والے کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔

(کلمات طیبہ ج ۷ ص ۱۸۷ ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی اگست ۱۹۸۲ ص ۲۷، ۲۸)

۳۷...... کشف الرحمن پر حضرت کے دستخط موجود ہیں۔ جس کا حوالہ اس باب کے نمبر ۱۴ پر گزرا۔

۳۸...... اسی طرح حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں جس سے سماع عند القبر النبی ﷺ کا عقیدہ مزید واضح ہو جاتا ہے۔

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیبؔ مزار اقدس پہ جا کہ ایک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

(مستند نعتیہ کلام ص ۴۴۸، ط: تالیفات اشرفیہ ملتان، زیارات حرمین شریفین ص ۱۶۴، ط: منظور عام پرنٹنگ پریس لاہور)

شیخ الادب والفقہ، محشی نور الایضاح وشرح النقایہ ودیوان متنبی ودیوان حماسہ ومصنف نفحۃ العرب، استاذ دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا اعزاز علی امروہوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۷۴ھ)

۳۹...... فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب نور الایضاح میں ہے۔ ''فنقول ینبغی لمن قصد زیارۃ النبی ﷺ ان یکثر من الصلوٰۃ علیہ فانہ یسمعھا یعنی ہم کہتے ہیں کہ مناسب ہے کہ جو شخص نبی ﷺ کی زیارت کا ارادہ کرے آپ ﷺ پر زیادہ درود بھیجے کیونکہ آپ ﷺ اسے سنتے ہیں۔

حضرت مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ اس پر لکھتے ہیں: ''ای اذا کانت بالقرب منہ ﷺ یعنی جب آنحضرت ﷺ کے قریب ہو۔ (نور الایضاح ص ۱۸۸ فصل فی زیارۃ النبی ﷺ ط مکتبۃ القرآن والحدیث منکورہ)

۴۰...... تفسیر کشف الرحمن پر حضرت کے تصدیقی دستخط موجود ہیں جس کا حوالہ اس باب کے نمبر ۱۴ پر گزرا۔

قاطع رافضیت وفاتح بریلویت، تلمیذ رشید حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
ومولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند، مدیر ''الفرقان'' لکھنو۔

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۹ء)

۴۱...... عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ...... (رواہ البیھقی فی شعب الایمان) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجے گا۔ (یا سلام عرض کرے گا) وہ میں خود سنوں گا اور جو کہیں دور سے بھیجے گا تو وہ مجھ تک پہنچایا جائے گا۔

تشریح: اس حدیث سے یہ تفصیل معلوم ہوگئی کہ فرشتوں کے ذریعے آپ کو صرف وہی درود وسلام پہنچتا ہے جو کوئی دور سے بھیجے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جن کو قبر مبارک کے پاس پہنچادے اور وہ وہاں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کریں تو آپ اس کو بنفس نفیس سنتے ہیں اور جیسا کہ ابھی معلوم ہو چکا ہے ہر ایک کو جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔ (معارف الحدیث ج ۵ ص ۳۸۰، صلوٰۃ وسلام، حدیث نمبر ۳۰۹ ط: مکتبہ رشیدیہ ساہیوال)

عمدۃ المصنفین، تلمیذ رشید شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ وانور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، فاضل دار العلوم دیوبند،
صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن،

حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء)

۴۱...... اسی عرصے میں اچانک جہاز میں ایک نیا چرچا شروع ہوا۔ لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یلملم کا میقات (جہاں سے حجاج کرام احرام باندھتے ہیں) اب آنے والا ہے۔ سمندر ہی میں جہاز یلملم کے سامنے آجائے گا۔ جہاز میں گھنٹی بجے گی اور لوگ احرام باندھنے میں مشغول ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا کہ یلملم کا پہاڑ جہاز سے نظر نہیں آتا، جہاز کا کپتان اپنے نقشہ کی بنیاد پر مطلع کرتا ہے۔ خاکسار ان باتوں کو سن رہا تھا دل میں ایک خیال تھا اسے اب تک دبائے چلا جا رہا تھا۔ لیکن اب وقت آگیا کہ فیصلہ کیا جائے عام طور پر ''وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا اگر تمہارے پاس (اے پیغمبر ﷺ) آئیں اور اللہ تعالیٰ سے گناہ کی مغفرت طلب کریں اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لئے مغفرت کے طلب گار ہوں گے تو پائیں گے وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان۔ (نسآء: ۶۴)

اس قرآنی آیت کی تلاوت اس وقت لوگ کر دیتے ہیں۔ جب مدینہ منورہ کی حاضری کا مسئلہ چھیڑا جاتا ہے خدا ہی جانتا ہے کہ مدینہ منور کی حاضری کے مسئلہ کا استنباط اس قرآنی نص سے سب سے پہلے کس نے کیا، لیکن اس استنباط کو غیر معمولی حسن قبول حاصل ہوا، گویا اگر یہ دعویٰ کیا جائے کہ ''جاوک'' (آئیں تمہارے پاس) کا یہ مطلب کہ اس کا تعلق صرف اسی زمانہ کے ساتھ محدود نہیں ہے جب روضۂ اطہر سے باہر مدینہ منورہ میں آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے سرور کائنات ﷺ جلوہ فرماتے تھے، بلکہ روضۂ طیبہ میں عزلت گزیں ہو جانے کے بعد بھی خدمت مبارک میں جو حاضر ہوگا وہ استغفار کے اس قرآنی دستاویز سے مستفید ہو سکتا ہے تو اب اس مطلب کی حیثیت ایک اجتماعی مسئلہ کی ہے، فقہ و حدیث اور مناسک کی ہر وہ کتاب جس میں کسی نہ کسی حیثیت سے مدینہ منورہ کی حاضری کا تذکرہ کیا گیا اس میں اسی اجتماعی تفسیر کے ساتھ اس قرآنی نص کے درج کرنے کا عام رواج ہے۔

اسی اجتماعی ''تفسیر'' نے شائد اسی زمانہ میں جب سفر حجاز کی نیت کر چکا تھا، قرآن ہی کی دوسری آیت یعنی ''وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ علیہم السلام ترجمہ: اور جب آئیں تمہارے پاس وہ لوگ جو مانتے ہیں ہماری آیتوں کو، تو کہو سلام ہو تم پر، واجب کیا ہے تمہارے رب نے اپنے اوپر مہربانی کو (یہ کہ) جو کرے تم میں سے کوئی بری بات نادانی سے پھر پلٹ پڑے (یعنی توبہ کرے) اس کے بعد اور سنور جائے تو وہ بہت بڑا بخشنے والا بہت بڑا مہربان ہے۔

سے یہ احساسات قلب میں پیدا ہوئے کہ اس نص قطعی کی رو سے یہ یقینی ہے کہ پیغمبر ﷺ کی طرف سے ''السلام علیکم'' کی دعا ہر اس شخص کو میسر آتی ہے جو ایمان کے ساتھ آستانہ نبوت کبری پر حاضری کی سعادت حاصل کرتا ہے اور یہ خبر بھی براہ راست اللہ کے آخری رسول رحمۃ للعالمین ﷺ کے توسط سے اس کو پہنچائی جاتی ہے کہ توبہ

واصلاح کے بعد اپنے مالک کو وہ غفور (بہت بڑا بخشنے والا) اور رحیم پائے گا۔سورۃ النساء کی پہلی آیت ہی کے مضمون کا اعادہ الانعام کی اس آیت میں اضافے کے ساتھ کیا گیا ہے کہ پیغمبر ﷺ کی طرف سے ''سلامتی'' کی دعاء بھی قطعی طور پر ہر وہ مومن حاصل کرتا ہے جو بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتا ہے۔

امتی سلام عرض کرتا ہے لیکن برگشتہ بخت سیہ کاروں کو اس سلام کا جواب بھی دیا جاتا ہے اب تک تو حدیثوں ہی سے اس کا ظنی علم پیدا ہوتا تھا مگر سورۃ الانعام کی اس آیت نے اس ظنی علم کو قطعی اور یقینی بنا دیا۔

(دربار نبوت ﷺ کی حاضری ص ۴۷-۴۸ ط: مجلس نشریات اسلام کراچی)

۴۳...... جس پیغمبر کو قرآن میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ''میری آیتوں کے ماننے والے تمہارے پاس جب آئیں، تو ان کو ''السلام علیکم'' کہو اور آگاہ کردو کہ نادانی کی وجہ سے برائی کا ارتکاب جس نے کیا ہے لیکن پھر اس کے بعد پلٹ گیا اور سنور گیا تو حق تعالیٰ غفور رحیم ہیں۔'' قرآن کے اس نص قطعی کی یافت کے بعد کوئی وجہ ہو سکتی ہے کہ ہم سلام کی اس دعاء کو حاصل کرنے کے لئے وہاں حاضر نہ ہوں جہاں حاضر ہونے والوں کو السلام علیکم کہنے کے لئے پیغمبر اپنے خدا کی طرف سے مامور ہوا۔کچھ بھی ہو، نہ ماننے والے جو چاہیں کہیں جو کچھ جی میں آئے خیالات پکائیں، مگر ہم تو یہی جانتے ہیں کہ عہد نبوت ہی میں وفات سے پہلے قرآن میں اعلان کر دیا گیا تھا کہ پیغمبر کی موت کو عام لوگوں کی موت پر قیاس نہ کرنا چاہئے حکم دے دیا گیا تھا کہ ان کے ازواج سے وفات کے بعد نکاح کا ارادہ کوئی نہ کرے یہ بھی بتلا دیا گیا تھا کہ پیغمبر کے متروکہ میں وراثت جاری نہ ہوگی، وفات کے بعد بھی دیکھا جاتا تھا کہ مسجد نبوی کے پڑوس والے دیوار میں کھونٹی ٹھوکتے تو صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہلا بھیجتیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ دو، مسجد نبوی میں زور سے گفتگو کرنے والوں کو ٹوکا جاتا اور یہ کہتے ہوئے ٹوکا جاتا کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں ایسا کرتے ہو۔خیر میں مدرسہ کے کن جھگڑوں میں پھنس گیا جن میں پھنس جانے کے بعد بسا اوقات بدیہی سے بدیہی مسائل بھی نظری بن جاتے ہیں۔ (دربار نبوت ﷺ کی حاضری ص ۵۳-۵۶ ط: مجلس نشریات اسلام کراچی)

تلمیذ رشید حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ کے عظیم روحانی راہنما، فنا فی القرآن، صاحب تفسیر قرآن ''قرآن عزیز'' وصاحب خلاصۃ المشکوٰۃ، پیرومرشد امام الزاہدین قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ وحجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ مدیر ہفت روزہ ''خدام الدین'' امام الاولیاء،

حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۲ء)

۴۴...... حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے، بلاواسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرام علیہم السلام پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔حضرت مولانا

خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیو بند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل!

(تسکین الصدور ص ۳۰۷، قبر کی زندگی ص ۴۹۵-۴۹۶، مقام حیات ص ۲۷۲ ط: ادارہ المعارف لاہور)

رئیس المفسرین، عمدۃ المتکلمین، شیخ التفسیر دارالعلوم دیو بند، وشیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور،

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء)

۴۵...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من صلی علی عندقبری سمعته و من صلی علی نائیا بلغته ''جو شخص میری قبر کے قریب سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اسے میں خود سنتا ہوں اور جو دور دراز سے مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو (بذریعہ فرشتوں کے) پہنچا دیا جاتا ہے۔ (سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۷۴ ط: مکتبۃ الحسن لاہور)

۴۶...... مندرجہ بالا حدیث کی شرح میں علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ درج ہے: ولذا اخبر بسماعه صلوۃ المصلی علیه عندقبرہ۔

(یعنی) اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ جو میری قبر کے قریب سے مجھ پر صلوٰۃ وسلام پڑھے گا اس کو میں خود سنوں گا۔ (سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۷۵ ط: مکتبۃ الحسن لاہور)

۴۷...... اور مزار مبارک پر جو شخص حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھتا اس کو خود سنتے ہیں۔ (سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۷۶)

۴۸...... اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم سے لے کر اس وقت تک امت کے تمام علماء وصلحاء کا یہ عمل رہا ہے کہ جو شخص زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جاتا ہے اس کے واسطے سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ سلام بھیجتے ہیں اور بہت سے اولیاء امت نے جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا ہے تو حجرہ مبارکہ میں سے وعلیک السلام کی آواز اپنے کانوں سے سنی ہے۔

در مجلس آن نازنین حرفے کہ از ما می رود　　جان می دہم در آرزوئے قاصد آخر باز گو

یہ اس امر کی صریح دلیل ہے کہ روح مبارک کو جسم اطہر کے ساتھ اسی قبر منور میں تعلق ہے اسی جگہ سلام پڑھا جاتا ہے اور اسی جگہ سے جواب سنا جاتا ہے۔ (سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۸۰ ط: مکتبۃ الحسن لاہور)

مفتی اعظم پاکستان، خلیفہ رَاشد، حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سابق مفتی دارالعلوم دیو بند، مہتمم دارالعلوم کراچی، صاحب تفسیر معارف القرآن ودیگر کتب کثیرہ حضرت

مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب (المتوفی ۱۳۹۶ھ)

۴۹...... وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء: ۶۴) ترجمہ: اور اگر وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے لئے معافی مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا، مہربان پائیں گے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اگرچہ یہ آیت خاص واقعہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لیکن اس کے الفاظ سے ایک عام ضابطہ نکل آیا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوجائے اور آپ ﷺ اس کے لئے دعائے مغفرت کردیں اس کی مغفرت ضرور ہوجائے گی اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری جیسے آپ ﷺ کی دنیوی حیات کے زمانے میں ہوسکتی تھی اسی طرح آج بھی روضۂ اقدس پر حاضری اسی حکم میں ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کو دفن کرکے فارغ ہوئے تو اس کے تین روز کے بعد ایک گاؤں والا آیا اور قبر شریف کے پاس آکر گر گیا اور زار زار روتے ہوئے آیت مذکورہ کا حوالہ دے کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گناہگار رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوجائے اور آپ ﷺ اس کے لئے دعائے مغفرت کردیں تو اس کی مغفرت ضرور ہوجائے گی اسی لئے میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں اس وقت جو لوگ حاضر تھے ان کا بیان ہے کہ اس کے جواب میں روضۂ اقدس کے اندر سے آواز آئی قد غفر لک یعنی مغفرت کردی گئی۔ (تفسیر معارف القرآن ج ۲ ص ۴۶۰ ط: ادارۃ المعارف کراچی)

۵۰...... البتہ روضہ اقدس ﷺ کے سامنے الفاظ خطاب کے ساتھ سلام پڑھنا سنت سے ثابت اور مستحب ہے۔ کیونکہ وہاں براہ راست حضور ﷺ کا سلام سننا اور جواب دینا روایات حدیث سے ثابت ہے۔

(جواہر الفقہ ج ۱ ص ۵۱۶ ط: جدید مکتبہ دار العلوم کراچی)

۵۱...... سوال الف کے جواب میں واضح ہو چکا ہے کہ اس مجلس (درود پاک کی) میں حضور ﷺ کا تشریف لانا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں رسول کریم ﷺ پر بہتان ہے رسول کریم ﷺ نے اس امر کا فیصلہ خود ایک حدیث میں اس طرح فرمایا ہے۔ من صلی علی عند قبری سمعتہ و من صلی علی نائیا ابلغتہ۔ (مشکوٰۃ از بیہقی) یعنی جو شخص میری قبر کے پاس درود وسلام پڑھتا ہے۔ اسے میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے درود وسلام بھیجتا ہے وہ (فرشتوں کے ذریعے) مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔ (جواہر الفقہ ج ۱ ص ۵۱۷ ط جدید مکتبہ دار العلوم کراچی)

استاد الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈھابیل، مرتب فیض الباری شرح البخاری شاگرد رشید حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء)

۵۲...... البتہ قریب وبعید باتوں کے سننے اور جاننے کا جو آئین ان کی زندگی میں تھا وہی آئین ان کی وفات کے بعد بھی قائم رہتا ہے یعنی جس طرح اپنی حیات میں وہ قریب کی بات خود سنا کرتے تھے اسی طرح وفات کے بعد قریب کی درود شریف بنفس نفیس خود بھی سنتے ہیں۔ (ترجمان السنۃ ج ۲ ص ۴۳۶ ط: ایچ۔ ایم سعید کمپنی کراچی شرح حدیث نمبر ۸۰۷)

۵۳...... جو لوگ خود حاضر ہو کر آپ ﷺ پر درود وسلام پیش کرتے ہیں وہ تو آپ بنفس نفیس خود سنتے ہیں۔

(ترجمان السنۃ ج ۳ ص ۳۰۲، شرح حدیث نمبر ۱۰۷۴ ط: ایچ۔ ایم سعید کراچی)

قدوۃ العارفین، فخر المحدثین، زبدۃ المفسرین، عمدۃ الفقہاء، اسوۃ العلماء

شیخ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو اللہ یار سندھ، خلیفہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، صاحب اعلاء السنن،

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۷۴ء/ ۱۳۹۴ھ)

۵۴...... وقد ورد التصریح بسماعہ ﷺ سلام الزائر فی اثر رواہ جماعۃ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بلفظ من صلی

علی عندقبری سمعتہ و من صلی علی نائیا بلغتہ ترجمہ: اورزیارت کرنے والے کے سلام کو آپ ﷺ کے بذاتِ خود سننے کی تصریح ایک حدیث میں آئی جس کو ایک جماعت نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ان لفظوں سے کہ جو شخص میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود پڑھے گا میں اس کو خود سنوں گا اور جو دور سے پڑھے گا وہ مجھ تک پہنچایا جائے گا۔ (اعلاء السنن ج ۱۰ص ۵۰۱ ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

۵۵...... قال فی الاحیاء :واعلم انہ ﷺ عالم بحضورک وقیامک وزیارتک وانہ یبلغہ سلامک وصلوتک (بل یسمعہ ویرد السلام علیک) فمثل صورتہ الکریمۃ فی خیالک واخطر عظیم رتبتہ فی قلبک ترجمہ: احیاء میں ہے معلوم کرلو کہ یقیناً وہ نبی علیہ السلام تیری حاضری، کھڑے ہونے اور زیارت کو جانتے ہیں اوران کو تیرا درود وسلام پہنچتا ہے (بلکہ وہ اسے سنتے ہیں اور تجھے سلام کا جواب دیتے ہیں) تو اپنے خیال میں ان کی صورت شریفہ اور دل میں ان کے بڑے رتبہ کا دھیان کر۔ (اعلاء السنن ج ۱۰ص ۵۰۴ ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

۵۶...... حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اکابر دیو بند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔ صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے، بلا واسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔ اکابر دیو بند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرام علیہم السلام پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیو بند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

(تسکین الصدور ص ۳۷، قبر کی زندگی ۴۹۶،۴۹۵، مقام حیات ص ۲۷۲ ط: ادارۃ المعارف لاہور)

عروۃ الجبل المتین، رئیس الشیوخ الکرام، قطب فلک العلوم والفنون، رئیس المناظرین، صدر المفتین، مفتی اعظم دار العلوم دیو بند

حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن شاہجہانپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۹۶ھ)

۵۷...... حضرت مولانا موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کشف الرحمن پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے تقریظ تحریر فرمائی ہے۔ جس کا حوالہ اس باب کے نمبر ۱۴ پر گزر چکا وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

۵۸...... علماء دیو بند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور مصنفہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۲۰۰۹ء)

جس میں دیو بند مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''کتاب تسکین الصدور موصول ہوئی۔ شکر گزار ہوں۔ وصول ہوتے ہی پڑھنا شروع کر دیا۔ جناب والا نے کتاب کے ہر مبحث کو تشنہ نہیں چھوڑا۔ مسائل کو دلائل صحیحہ سے اور نقول معتبرہ سے باحسن وجوہ ثابت کر دیا

اور اہلسنت والجماعت کے عقیدہ کو بطریق صحیح ثابت کرنے میں کسی قسم کا فتور واقع نہیں ہوا۔ اثبات عذاب قبر اور اثبات حیاۃ الانبیاء فی القبور کو جن دلائل حقہ سے ثابت کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ طالب حق وہدایت کو کسی قسم کے چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ متعنت اور معاند (ضدی اور ہٹ دھرم) سے امید نہیں کہ وہ ہدایت (تسکین الصدور کے دلائل) قبول کریں۔ ان مسائل میں معاندین کے شکوک رکیکہ اور اعتراضات واہیہ میں ان کے جوابات دندان شکن دے دیئے ہیں اور ان شبہات کو زائل کر دیا ہے الحاصل کتاب تحقیقات سے مملو اور دلائل سے مشحون ہے عوام وخواص دونوں طبقوں کے لئے بہت مفید ہے۔ حق تعالیٰ مولف ممدوح کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطاء فرمائے اور ان کے علم وعرفان اور عمل وایمان میں روزافزوں ترقیات عطاء فرمائے۔ آمین!

(تسکین الصدور ص ۲۰ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۵۹...... آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں اپنے جسد مبارک کے ساتھ زندہ ہیں۔ مزار مبارک کے ساتھ آپ ﷺ کا خصوصی تعلق بجسدہ! وروحہ ہے جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے بدعتی ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ اس باب میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا ہے جو انکار کرتا ہے وہ بدعتی ہے، خارج از اہلسنت والجماعت ہے۔ (تسکین الصدور ص ۵۰ قبر کی زندگی ص ۹۵-۹۶)

منبع العلوم ومخزن الفہوم، محی السنۃ الغراء، محی البدعۃ الظلماء، سند العلماء والصلحاء، رأس الاتقیاء، نمونہ سلف،

فخر الاسلام، امین شیخ الہند، وارث انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ، جانشین شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ،

صدر المدرسین وشیخ الحدیث دار العلوم دیوبند، اُستاذ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء)

رومی کی غزل، رازی کی نظر، غزالی کی تلقین یہاں روشن ہے جمالِ انور سے پیمانہ فخر الدین یہاں

۶۰...... باب رفع الصَّوْتِ فِی المسجد حدثنا علیّ بن عبداللّٰہ بن جعفر بن نجیح المدینی قال نایحیی بن سعیدِ القطان قال ناالجعید بن عبدالرحمٰن قال حدّثنی یزید بن خصیفۃ عن السائب بن یزید قال کنت قائما فی المسجد فحصبنی رجل فنظرت الیہ فاذا عمر بن الخطّاب فقال اذھب فأتنی بھذین فجئتہ بھما فقال ممَن انتما اومن این انتما قالا من اھل الطّائف قال لو کنتما من اھل البلد لاوجعتکما ترفعانِ اصواتکما فی مسجد رسول اللّٰہ ﷺ ترجمہ: باب، مسجد میں آواز بلند کرنے کا بیان حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی ﷺ میں کھڑا ہوا تھا کہ کسی نے میرے ایک کنکری ماری، میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب تھے، پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو بلا کر لاؤ۔ چنانچہ میں ان دونوں کو بلا کر لایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم کس قبیلہ کے ہو یا کس جگہ کے رہنے والے ہو، ان دونوں نے بتلایا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم شہر مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا، تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازوں کو اتنا بلند کر رہے ہو۔ (کہ شور وغل ہو گیا)

اس حدیث مبارک کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت فرماتے ہیں۔

مزارِاقدس کے احترام میں صحابہ رضی اللہ عنہ کا عمل

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد: ترفعان اصواتکما... الخ! احترام مسجد کے ساتھ قرآن کریم کی آیت: لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروالہ بالقول کجھر بعضکم لبعض (الحجرات:۲) سے بھی ماخوذ ہے کہ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو پیغمبر علیہ السلام کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ان کے سامنے اس طرح زور سے بولو جیسے آپس میں بولتے ہو، پیغمبر علیہ السلام کی زندگی میں بھی یہی حکم تھا اور وفات کے بعد بھی یہی حکم ہے کیونکہ آپ قبر شریف میں بھی حیات سے متصف ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تو روایاتِ باب سے معلوم ہوگئی کہ وہ وفات کے بعد بھی قبر شریف کے قریب بلند آواز سے بولنے پر تنبیہ فرمار ہے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی یہی منقول ہے کہ وہ مسجد نبوی ﷺ میں بلند آواز سے بولنے پر نکیر فرماتے اور کہتے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو قبر مبارک میں تکلیف نہ ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ اگر حجرہ اطہر کے قریب کسی دیوار میں کیل ٹھوکنے کی آواز آتی تو فوراً کسی قاصد کو بھیج کر منع کرادیتی تھیں لاتوذوا رسول اللہ (ﷺ) کہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف مت پہنچاؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے یہ تمام اقوال وافعال تقی الدین سبکی کی شفاء السقام میں موجود ہیں۔ حیات انبیاء کے مسئلہ پر تفصیلی گفتگو کسی اور موقع پر کی جائے گی۔ ان شاء اللہ!

(ایضاح البخاری، شرح بخاری شریف جلد ۳، ص ۲۶۹، ط: مکتبہ مجلس قاسم المعارف دیوبند یوپی انڈیا)

۶۱...... علماء دیوبند کی دوسری اجتماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

تسکین الصدور کو دو مرتبہ مطالعہ کیا...... اپنے موضوع کے لحاظ سے بے مثل ہے اور واقعی اسم بامسمی تسکین الصدور ہی ہے ہر مسئلہ نہایت واضح طریق پر دلائل سے آراستہ پیراستہ اور مخالفین کے دلائل کا صحیح رد جس سے دیکھنے والے کو حق معلوم کرنے میں زبردست امداد حاصل ہو سکے اور بشرط انصاف انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔

(تسکین الصدور ص ۱۸ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۶۲...... نیز حضرت مولانا موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کشف الرحمن پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے تقریظ تحریر فرمائی ہے۔ جس کا حوالہ اسی باب کے نمبر ۱۴ پر گزر چکا وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔

صاحب الفہم الباہر والرشد الزاہر فقیہ النفس ذوالبصیرۃ التامہ والملکۃ الراسخۃ مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء)

۶۳...... آٹھ، دس سال سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کا انکار بعض ایسے عالموں کی طرف سے شائع ہونے لگا جو کہ ہمارے اپنے شمار ہوتے تھے۔ بہت ہی جی چاہتا تھا کہ کوئی اللہ کا بندہ اس مسئلہ کی پوری پوری تحقیق لکھ دے...... خود تو کم صحت کم فرصت کم استعداد اس سے قاصر تھا۔ بس دل میں یہ تمنا موجزن تھی حضرت مولانا سرفراز خان رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی اور عرق ریزی سے یہ تحقیق مکمل کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

میری وہ دلی تمنا مولانا کے ہاتھوں پوری فرمادی اس لئے حرف حرف مزے لے لے کر پڑھتا چلا گیا ہر بحث پر دل باغ باغ ہوتا گیا اور دعاؤں میں سرشار ہوتا رہا۔ الحمدللہ! جیسا دل چاہتا تھا یہ کام انجام پا گیا۔ احادیث کے اسناد کی صحت اور مفہومات کی تحقیقات، شبہات کے جوابات ماشاء اللہ نور علیٰ نور ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصنف کو بہترین جزاؤں سے دونوں جہانوں میں سرفراز فرمائیں اور مشتبہ آنکھوں کے لئے کتاب کو سرمۂ بصیرت بنائیں۔

(تسکین الصدور ص ۲۷-۲۶ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

یادگار سلف، استاد العلماء، العالم النحریر، امام الفضلاء، سابق استاد دارالعلوم دیوبند، مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء)

۶۴...... حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔ صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے، بلاواسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرام علیہم السلام پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ یقول الحق و ھو یھدی السبیل!

(تسکین الصدور ص ۷۳، قبر کی زندگی ۴۹۵-۴۹۶، مقام حیات ص ۲۷۲ ط: ادارہ المعارف لاہور)

۶۵...... ایک فتوی میں تحریر کرتے ہیں: ''روضہ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلاواسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنت والجماعۃ کا مسلک ہے۔ (تسکین الصدور ص ۳۹، ۴۰ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

اُستاذ العلماء والمفتین، شیخ الحدیث والتفسیر، شارح بخاری، مسلم وترمذی، سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم پیر طریقت، تلمیذ رشید حضرت شیخ نصیر الدین غورغشتوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث وصدر مفتی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ

حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ زروبوی (التوفی ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء)

۶۶...... والجواب عن من احتج بقصة عزیز علیہ السلام ان عدم ادراکه مدة اللبث یحتمل ان یکون لعدم ابصاره ولعدم سماعه ویحتمل ان یکون لنسیانه بسبب الانتقال من حالة الموت الی حالة الحیاة کمافی سورة المومنین قال کم لبثتم فی الارض عددسنین قالو البثنایوم او بعض یوم۔ والحمل علی النسیان اولی من الحمل علی عدم السماع وعدم الابصار (لان الانبیاء علیهم السلام یطری علیهم الخطأو النسیان بخلاف عدم الابصاروعدم السماع عندمماتهم فانهمالایطریان علیهم- کیف وهم احیاء فی البرزخ

وقلنالهذاالمستدل ان الاية التي بعدهاتدل على ان الطير بعدالتمزق تسمع نداء الخليل قال الله تعالى ثم ادعهن ياتينك سعيافكيف لايسمع النبي ﷺ۔ فهيهات هيهات لمايحتجون ترجمہ: اور حضرت عزیر علیہ السلام کے قصہ سے (عدم سماع کی) دلیل پکڑنے والوں کوجواب یہ ہے کہ عزیر علیہ السلام کا ٹھہرنے کی مدت کاادراک نہ کرنا، (اس میں یہ) احتمال ہے کہ نہ دیکھنے اور نہ سننے کیوجہ سے ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ بھولنے کی وجہ سے کیونکہ وہ موت کی حالت سے زندگی کی حالت کی طرف منتقل ہوئے تھے جیسا کہ سورۃ المومنین میں ہے۔ کہیں گے تم زمین پر کتنے عرصہ رہے تو وہ کہیں گے کہ ہم ایک دن یا کچھ حصہ دن کا رہے۔ عدم سماع وعدم ابصار پر حمل کرنے سے بہتر ہے کہ بھول پر محمول کیا جائے کیونکہ انبیاء علیہم السلام پر خطاء اور بھول تو طاری ہوتی ہیں بخلاف نہ دیکھنا اور نہ سننا عندالموت کہ یہ دونوں ان پر طاری نہیں ہوتے اور کیسے (طاری) ہوں گے۔ حالانکہ وہ برزخ میں زندہ ہیں اور ہم (قصہ عزیر علیہ السلام) سے دلیل پکڑنے والے کو کہیں گے کہ اس (واقعہ) کے بعد والی آیت دلالت کرتی ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجانے کے بعد پرندوں نے ابراہیم علیہ السلام کی نداء سنی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پھر (اے ابراہیم) آپ ان (پرندوں) کو پکارو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے (توجب پرندہ سنتا ہے) تو نبی علیہ السلام کیسے نہیں سنتے۔ پس دوری ہو دوری ہو ان کے لئے جو (اس قصہ عزیر علیہ السلام سے عدم سماع پر) دلیل پکڑتے ہیں۔

(منہاج السنن شرح جامع السنن للترمذی ج ۶ ص ۲۲۸ باب مایقول الرجل اذادخل المقابر ط: مکتبہ حقانیہ پشاور)

۶۷...... فان الامة اجمعوا على سماع الانبياء وادراكهم ترجمہ: یقیناً امت کا انبیاء کرام علیہم السلام کے سماع اور ادراک پر اجماع ہے۔ (تحفہ سیفیہ تقریر جلالین مرتب مفتی سیف اللہ حقانی استاد الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ج ۴ ص ۲۸)

۶۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے عدم سماع موتی سے رجوع کی دوسری اور تیسری دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وبدليل مارواه احمدعنهاانهاقالت لمادفن عمر رضی اللہ عنہ معهم: فوالله مادخلتم الاوانامشدودة على ثيابي حياء من عمر وبدليل ماسياتي في زيارة القبور للنساء انهاخاطبت باخيه الميت عبدالرحمان۔ فهذاالحديث يدل على ابصار النبي ﷺ وابي بكر وعمر رضی اللہ عنہما الزائرين وكذاعلى سماعهم ترجمہ: اور بوجہ اس دلیل کہ جو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ دفن کئے گئے، اللہ کی قسم میں داخل نہیں ہوتی تھی مگر کپڑے اپنے اوپر مضبوط باندھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیاء کرتے ہوئے اور بوجہ اس دلیل کے جو باب زیارۃ القبور للنساء میں آرہی ہے کہ انہوں نے اپنے فوت شدہ بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے خطاب کیا۔ پس یہ حدیث نبی علیہ السلام، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زیارت کرنے والوں کے دیکھنے پر دلالت کرتی ہے اسی طرح ان تینوں کے سننے پر بھی دلالت کرتی ہے۔

(منہاج السنن شرح جامع السنن للترمذی ج ۶ ص ۲۲۹ باب مایقول الرجل اذادخل المقابر ط: مکتبہ حقانیہ پشاور)

۶۹...... بہرحال یہ درود خطاب روضہ اطہر (مدینہ منورہ) کے پاس پڑھنا جائز ہے اور دوسرے مقامات میں پڑھنا عقیدہ حاضر و ناظر کے ساتھ شرک ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں: من صلى على عندقبري سمعته ومن صلى نائياًابلغته کہ میری قبر کے پاس جو شخص درود شریف پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں۔

(تجلیات فریدی ص ۱۴۳ ط: الفرید اکیڈمی صوابی)

اُستاذ العلماء، فاضل دارالعلوم دیو بند، خلیفہ راشد حضرت مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، امام الزاہدین والعارفین، امام المفسرین

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۹۷ء)

۷۰...... ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدو اللہ توابا رحیما (النساء: ۶۴) ترجمہ: اور جب ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، اگر یہ اُس وقت تمہارے پاس آ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان پاتے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: منافق کی ایک نشانی قرآن عزیز نے یہ بھی بتائی ہے کہ وہ سید دوعالم ﷺ کی خدمت میں طلب شفاعت کے لئے آنے سے انکار کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ المنافقون آیت نمبر ۵ میں فرمایا: وَاِذَا قِیۡلَ لَھُمۡ تَعَالَوۡا یَسۡتَغۡفِرۡ لَکُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ لَوَّوۡا رُءُوۡسَھُمۡ وَرَاَیۡتَھُمۡ یَصُدُّوۡنَ وَھُمۡ مُّسۡتَکۡبِرُوۡنَ ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ تمہارے حق میں مغفرت کی دعا کریں تو یہ اپنے سروں کو مٹکاتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کہ وہ بڑے گھمنڈ کے عالم میں بے رخی سے کام کرتے ہیں۔

جیسا کہ ایک واقعہ میں مسلمانوں نے عبداللہ بن ابی منافق سے کہا کہ سید دوعالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے جرم کا اعتراف کرے تو حضور ﷺ تیرے لئے مغفرت کی دعاء کرینگے اس پر اس نے اپنے سر کو مٹکاتے ہوئے کہا کہ تم نے مجھے ایمان لانے کو کہا جو میں نے مان لیا پھر تم نے زکوٰۃ کا کہا جو میں نے مان لیا اب تم مجھے محمد ﷺ کو سجدہ کرنے کو کہتے ہو یہ نہ مانوں گا۔ (تفسیر روح المعانی)

سید دوعالم ﷺ کی سفارش اور شفاعت کے بعد خداوند قدوس ضرور معاف فرما دیں گے اس لئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول اور محبوب بنا کر بھیجا ہے اس لئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ امت اسلامیہ کا یہی عقیدہ آپ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی ہے۔

ابو صادق ازدی کوفی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت کی ہے کہ سید دوعالم ﷺ کی رحلت کے تین دن بعد ایک اعرابی (دیہاتی مسلمان) سید دوعالم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہوا اور اپنے سر پر روضۂ اطہر کی مٹی ڈال کر یوں کہنے لگا: اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے فرمایا اور ہم نے سنا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو یاد رکھا اور ہم نے بھی جناب سے سن کر یاد رکھا آپ کے ارشادات قرآنیہ میں سے یہ بھی ہے۔ وَلَوۡ اَنَّھُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَھُمۡ الآیۃ اور میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور اب حاضر خدمت ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے گناہ بخشوا دیجئے اسے قبر سے آواز آئی کہ تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ (تفسیر قرطبی)

مفسر عظیم ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ علماء کی ایک جماعت نے جن میں سے شیخ ابو منصور صباغ بھی ہیں انہوں نے اپنی کتاب الشامل میں علامہ عتبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ علامہ عتبی رحمۃ اللہ علیہ سید دوعالم ﷺ کی مزار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک دیہاتی مسلمان آیا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول! آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو میں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ولو اَنَّھُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَھُمۡ الآیۃ کو سنا ہے اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو وسیلہ شفاعت بنا کر درخواست کرتا ہوں اور ساتھ ہی چند نعتیہ اشعار پڑھے پھر وہ چلا گیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دیکھا کہ سید دوعالم ﷺ نے فرمایا علامہ عتبی رحمۃ اللہ علیہ فوراً جاؤ اور اس اعرابی کو یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے

اس کو بخش دیا ہے (تفسیر ابن کثیر رحمہ اللہ) امت کا اجماع ہے کہ اگر سید دو عالم ﷺ کے روضۂ اطہر پر شفاعت طلب کی جائے تو دعاء قبول ہوتی ہے۔ (آسان تفسیر سورۃ النساء، پارہ نمبر ۵ ص ۱۰۴-۱۰۶، ط: دارالارشاد، کیمبل پور اٹک)

۷۱...... تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے ابدان مبارکہ اسی طرح سلامت ہیں اور ان کی ارواح کا ان کے ابدان سے بہت زیادہ تعلق ہے...... امام الانبیاء علیہم السلام روضۂ اقدس میں آج بھی زندہ ہیں...... جو سعادت مند روضۂ اقدس کے پاس سلام پڑھتا ہے حضور انور ﷺ خود سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔ (رحمت کائنات ص ۲۷-۲۸ ط: دارالارشاد اٹک)

ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ، فاضل مظاہر علوم سہارنپور انڈیا،

تلمیذ رشید مولانا زکریا رحمہ اللہ بانی ومہتمم دارالتدریس ڈاگئی، مردان، شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا حمد اللہ جان الداجوی مدظلہم

۷۲...... وقد ورد في الحديث ان الصلوٰة ان كانت قريبة يسمعها النبي ﷺ وان كانت بعيدة تبلغ اليه كما في حديث باب فضل الصلوٰة

(البصائر لمنكري التوسل باهل المقابر ص ۶۷ ط: مكتبة الحقيقة بشارع دار الشفقة بفاتح ۷۲ استنبول ترکی سن طباعت ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء)

اور حدیث میں ہے قریبی درود آپ ﷺ خود سنتے ہیں، دور والا پہنچایا جاتا ہے۔

۷۳...... وايضا سمع النبي ﷺ الصلوٰة لايخلو اما ان يكون من القريب اومن البعيد فان كان الاوّل فلاينكر عنه مصدق الكلام النبوي ﷺ وان كان الثاني فلايخلو امابلاواسطة اوبواسطة فان كان الاول فلاندعيه وان كان الثاني فلاينكر عنه فانه ذكر الشيخ في شرح المشكوٰة ص ۳۶۲ انه يسمع سلام الزائرين بنفسه ومن البعيد بواسطة الملك وهذا التفصيل بعينه ورد في رواية ابي هريرة رضي الله عنه مرفوعا من صلى عند قبري سمعته ومن صلى علي نائيا ابلغته۔

(البصائر لمنكري التوسل باهل المقابر ص ۶۸ ط: مكتبة الحقيقة بشارع دار الشفقة بفاتح ۷۲ استنبول ترکی سن طباعت ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء)

اور اسی طرح نبی علیہ السلام کا سننا یا تو قریب سے ہوگا یا دور سے اگر قریب سے ہو تو کلام رسول کو ماننے والا اس کا انکار نہیں کرے گا۔ اور اگر دور سے ہو تو یا بلا واسطہ ہوگا یا بواسطہ اگر بلا واسطہ ہو تو ہم اس کا دعویٰ نہیں کرتے اور اگر بواسطہ ہو تو اس کا انکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ شیخ (عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ) نے شرح مشکوٰۃ ص ۳۶۲ میں ذکر کیا ہے کہ آپ زیارت کرنے والوں کا سلام خود سنتے ہیں اور دور سے فرشتے کے واسطے سے پہنچایا جاتا ہے اور یہی تفصیل حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں آئی ہے کہ جو میری قبر کے نزدیک پڑھتا ہے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

عالم بے بدل، شیخ المفتین، عمدۃ المحققین، خطیب بڑی جامع مسجد ضلع صورت انڈیا،

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب رحمہ اللہ (المتوفی)

۷۴...... انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ، کتاب العقائد ج ۸ ص ۳۲ ط مکتبہ رحمانیہ لاہور)

۷۵...... آنحضرت ﷺ کے روضۂ اطہر کو بڑی عظمت و شرف حاصل ہے اس لئے کہ آنحضور ﷺ جسم اطہر اس میں موجود ہے۔ یہی نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ بنفس نفیس باحیات اس میں تشریف فرما ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں باحیات ہیں۔ آپ ﷺ کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ (دیکھئے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی کتاب الحبور ص ۶، فتاوی رحیمیہ ج ۳ ص ۳۹ باب ما یتعلق بالانبیاء والاولیاء، ط: دارالاشاعت کراچی)

شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند و شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈھابیل و صدر شعبہ تفسیر اسلامی یونیورسٹی بہاولپور وزیر معارف شرعیہ ریاستہائے متحدہ بلوچستان

حضرت مولانا شمس الحق افغانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء)

۷۶...... ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک آنحضرت ﷺ قبر شریف میں زندہ ہیں۔ حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے صرف یہ کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔

(تسکین ص ۳۹-۳۸ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

بحر العلوم، المحدث الکامل، الفقیہ الجلیل، المحقق النبیل، تلمیذ رشید و جانشین حضرت سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سابق امیر مرکزیہ تحفظ ختم نبوۃ پاکستان، استاذ العلماء والصلحاء، شیخ الحدیث جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء)

۷۷...... حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔ صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے، بلا واسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرام علیہم السلام پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعوٰی کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔

(تسکین الصدور ص ۷۳، قبر کی زندگی ۴۹۵-۴۹۶، مقام حیات ص ۲۷۲ ط: ادارہ المعارف لاہور)

۷۸...... ایک فتویٰ میں تحریر کرتے ہیں: ''روضہ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلاواسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنت والجماعۃ کا مسلک ہے۔'' (تسکین الصدور ص ۳۹، ۴۰)

مرشد العلماء والصلحاء، قطب الارشاد، عالم ربانی، فاضل دارالعلوم دیوبند،

حضرت اقدس مولانا عبداللہ بہلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء)

۷۹...... جو امتی آپ ﷺ کے روضہ اقدس پر سلام پیش کرتا ہے آپ علیہ السلام سنتے ہیں اور جواب عطا فرماتے ہیں۔

(معارف بہلوی ج ۱ ص ۳۶۰ ط: کراچی)

۸۰...... اسی طرح حضرت اپنی مایہ ناز کتاب متدلات الفقہ الحنفی من الاحادیث النبویہ ﷺ میں ص ۱۷۷، ۲۸۲ پر بڑے ذوق شوق سے باب زیارۃ النبی ﷺ قائم فرماتے ہیں اور حجاج کرام کے لئے زیارت قبر نبی کو واجب تک فرماتے ہیں۔

(متدلات الفقہ الحنفی ص ۱۷۷، ۲۸۲ ناشر مولوی غلام مصطفی خادم حضرت بہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ دارالعلوم شجاع آباد ملتان)

محمود الملۃ والدین، مفکر اسلام، فقیہ الامت، سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد، ممبر قومی اسمبلی،
ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان،

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۹۸۰ء)

۸۱...... احادیث میں ثابت ہے کہ ہر مسلمان کی قبر پر سلام کرتے وقت بصیغہ خطاب سلام کیا جاوے۔ السلام علیکم دار قوم مومنین و انا ان شاء اللہ بکم لاحقون نسال اللہ لنا و لکم العافیۃ پھر قبر شریف پر صیغہ خطاب سے سلام کرنے سے کیا مانع ہے؟ جب کہ متعدد احادیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ قبر شریف کے پاس صلوٰۃ وسلام کو حضور اکرم ﷺ خود سنتے ہیں۔ اخرج البیھقی فی شعب الایمان من صلی علی عند قبری سمعتہ و من صلی علی نائیا بلغتہ۔ (فتاویٰ مفتی محمود ج ۱ کتاب العقائد ص ۳۵۳ ط: جمعیۃ پبلشرز لاہور)

۸۲...... علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبند مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: مولانا صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے جمعیت علماء اسلام کے فیصلہ کے مطابق یہ کتاب تالیف فرمائی...... فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت مولانا بالکل مثبت علمی انداز میں اہلسنت والجماعت کے متفقہ عقائد کو بڑی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ کتاب وسنت اور اقوال فقہاء متکلمین امت کے جامع استدلالات سے مسلمانوں کے سامنے پیش فرمایا۔ جس کے پڑھنے سے مطالب خود بخود ذہن میں ڈھلتے چلے جاتے ہیں۔ میں اس عظیم دینی خدمت پر مولانا موصوف کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کر کے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تو حضرت کی اس تالیف کو قبول فرما کر مسلمان عوام کے لئے فائدہ مند بنائے اور زائغین (ٹیڑھوں) کی ہدایت کا ذریعہ بنا کر حضرت مولانا موصوف کی فلاح دینوی ونجات اخروی کا سبب بنادے۔ وماذلک علی اللہ بعزیز!

ضیغم اسلام، بطل حریت، تلمیذ رشید حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان،

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۸۳...... انبیاء اکرام علیہم السلام کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، قریب سے درود وسلام سنتے اور اس کا جواب دیا کرتے ہیں۔ یہاں سے بعض حضرات کی کم علمی واضح ہو جاتی ہے جو مسئلہ حیات الانبیاء علیہم السلام کو شرک قرار دیتے ہیں شرک تو تب ہوتا کہ کسی کو ایسا زندہ مان لیا جاتا جس کی حیات خدا تعالیٰ کی عطاء نہ ہو اور اس کے گھر کی ہو اس پر کبھی موت طاری نہ ہو مگر یہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں ہے۔ کیا جو پیغمبر دنیا میں زندہ تھے وہ شرک تھا؟ کیا قیامت میں ہم سب زندہ ہوں گے اور زندہ بھی ایسے کہ پھر نہ مریں گے تو کیا وہ شرک ہو جائے گا؟ پھر اللہ تعالیٰ کسی کو قبر میں زندگی عطاء فرما دیں تو وہ کیسے شرک ہو گیا؟ جب کہ علماء دیوبند نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو جانے کا انکار کرتے ہیں نہ پیغمبروں کی حیات کو اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق قبروں میں انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات اور نماز پڑھنے اور درود وسلام سننے کا اقرار کرتے ہیں تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو ماننا شرک ہے؟ اللہ تعالیٰ ایسی جہالت اور ضد سے بچائے۔ (آمین) (تسکین الصدور ص ۲۱۵-۲۱۴ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

امیر شریعت، صدر مجلس احرار اسلام متحدہ ہندوستان، سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان،

خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ،

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ الحسنی البخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء)

۸۴...... تحصیل لیاقت پور کے قصبے اسلام پور میں شیعہ سنی کے درمیان مناظرہ ہونے والا تھا۔ اسی تاریخ کو امیر شریعت کی اس علاقہ میں تقریر کا اعلان ہوا۔ جس میں شیعہ اور سنی شریک ہو گئے۔ حضرت امیر شریعت نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا: ''میں جنگ لڑنے نہیں آیا اور نہ ہی مناظرہ اور مباحثہ کا قائل ہوں۔ نہ میں برہان اور دلائل کے زور سے کسی کو بات منوانے کے لئے تیار ہوں شیعہ حضرات سے صرف اتنا کہوں گا کہ دو چار آدمی اپنی طرف سے ایسے تیار کریں جو صالح فطرت ہوں میں ان کے ساتھ مدینہ منورہ جانے کو تیار ہوں۔ وہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ مقدس پر عرض کیا جائے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار فرمائیں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ یہ میرے ہیں تو پھر تمہیں بھی ان پر ایمان لانا پڑے گا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب مرحمت نہیں فرمایا تو پھر میں تمہارا ہی مسلک اختیار کر جاؤں گا۔''

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ جلسہ گاہ کی فضاء اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اور اس کا یہ اثر مرتب ہوا کہ پھر کبھی مناظرانہ انداز میں وہاں جلسے جلوس منعقد نہ ہوئے اور تمام سامعین پر یہ بات واضح ہو گئی کہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ بلکہ تمام اکابر علماء دیوبند حیات انبیاء کرام علیہم السلام کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ یہ عقیدہ ان کے نزدیک اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دار العلوم دیوبند سے لے کر

(سابق) مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات تک سب اس بات کے قائل ہیں کہ حضور پر نور ﷺ سرور کائنات روضۂ اقدس میں حیات حسی کے ساتھ جلوہ افروز ہیں۔

(ماہنامہ نقیب ختم نبوت، امیر شریعت نمبر حصہ دوئم ص ۲۰۲، رحمت کائنات ص ۳۲ ط: ادارۃ تحفظ حقوق نبوت اٹک)

فقیہ الامت، خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ صدر مفتی دارالعلوم دیوبند ومظاہر العلوم سہارنپور

حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء)

۸۵...... روایات سے اس قدر ثابت ہے کہ جو شخص مزار مبارک کے پاس کھڑا ہوکر درود وسلام پڑھتا ہے وہ آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور جو دور سے پڑھتا ہے وہ خدمت اقدس میں بواسطہ ملائکہ پہنچایا جاتا ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ ج ۱ ص ۱۵۳ ط ادارۃ الفاروق کراچی)

۸۶...... سوال: سورۃ حجرات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم ﷺ کا ادب سکھایا ہے کہ دیوار کے باہر سے مت پکارو نہ ان سے سلام وکلام میں اپنی آواز بلند کرو جب باہر تشریف لائیں تب سلام وکلام کرو وغیرہ وغیرہ یہ سب دنیا کی زندگی کے واسطے بتایا اور اب بھی وہی حکم ہے کیونکہ میلاد میں زور سے سلام پڑھتے ہیں اور سینکڑوں کوس سے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ سب ادب ہمیشہ کے لئے ہے نبی کریم ﷺ نے حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس آ کر صلوٰۃ وسلام مجھ پر پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص دور سے پڑھتا ہے وہ ملائکہ کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے آواز بلند کر کے پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ خود حضور ﷺ یہاں حاضر وناظر ہیں اور بلا واسطہ سنتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے اور اس سے توبہ لازم ہے۔　(ماہنامہ نظام کانپور انڈیا اپریل ۱۹۶۳ء ص ۳۹ باب الاستفسار)

فخر الاماثل، عمدۃ المحققین، رئیس المحدثین، مرتب انوار الباری شرح البخاری،
تلمیذ رشید وداماد حضرت راس الاتقیاء حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، منبع العلوم والفیوض

حضرت مولانا احمد رضا بجنوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۸۷...... لیکن اس بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام ضرور سنتے ہیں۔

(انوار الباری، شرح البخاری ج ۱۱ ص ۱۴۶ ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

۸۸...... حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارا درود وسلام دور سے مجھے فرشتے پہنچاتے ہیں اور قریب سے میں خود سن کر جواب دیتا ہوں۔　(انوار الباری، شرح البخاری ج ۱۲ ص ۲۶۲ ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

۸۹...... اور حضرات انبیاء علیہم السلام تو بالاتفاق سنتے ہیں ان کے بارے میں تو کوئی اختلاف ہے ہی نہیں۔

(انوار الباری، شرح البخاری ج ۱۲ ص ۳۰۵ ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

۹۰...... زائرین کے صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔　(انوار الباری، شرح البخاری ج ۱۲ ص ۳۵۲)

۹۱...... شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں۔ آپ قریب سے سلام عرض کرنے والوں کا سلام بنفس نفیس سنتے ہیں۔　(انوار الباری، شرح البخاری ج ۱۷ ص ۴۱۱ ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

۹۲...... حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ سماع موتی کے مسئلہ میں اختلاف عام مومنین کے بارے میں ہے ورنہ سماع انبیاء میں کوئی اختلاف نہیں اسی لئے فقہاء نے قبر مبارک پر شفاعت کا سوال کرنے کو لکھا ہے۔
(ملفوظات محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۲۸ ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

۹۳...... حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر الطیب میں حیات قبر شریف اور مشاغل مثلاً اعمال امت کا ملاحظہ فرمانا نماز پڑھنا سلام سننا سلام کو جواب دینا ثابت فرمایا ہے۔ (ملفوظات محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۲۶)

شیخ المفسرین، ذروۃ سنام الدین، مجاہد جلیل، مہتمم جامعہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور، اسوۃ الاصفیاء، حافظ الحدیث

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، امیر جمعیۃ علماء اسلام (التوفی ۱۴۱۵ھ، ۱۹۹۴ء)

۹۴...... تسکین الصدور کی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ اپنے موضوع میں مسلک اہل السنت والجماعت (حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسماع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند القبر الشریف) کے بیان میں کافی وشافی ہے۔ (تسکین الصدور ص ۲۷ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

شیخ الاتقیاء، وحید العصر، بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف، سید العلماء، صفوۃ الصلحاء، سند الابرار، جامع الکمالات، صادق الاحوال، صوفی باصفاء، خواجہ خواجگان، سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم سرخیل، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی (التوفی ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء)

۹۵...... علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا۔ اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: انبیاء علیہم السلام کی حیات فی القبر مع بقاء اجساد مطہرہ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ مجمع علیہا ہے...... خلاصہ یہ کہ حیوۃ الانبیاء فی القبور کا مسئلہ تو تقریباً ضروریات دین میں سے شمار ہو کر امت کا ایک اجماعی مسئلہ بن چکا ہے۔ (تسکین الصدور ص ۳۱-۳۰ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۹۶...... حضرت خواجہ صاحب اپنے ایک مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں۔ قرون اولیٰ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک جمیع علماء کرام کا اجماعی طور پر حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء علیہم السلام وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ اس کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں ہے جو شخص اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف رات دن تقریر بھی کرے اور اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہے یہ بات کم از کم ہمیں تو سمجھ نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم اور اکابر دیوبند کے مسلک کے صحیح پابند بنا کر استقامت نصیب فرما دے۔

<u>نوٹ</u>: یہ مکتوب گرامی خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف سے خود حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیٹر پیڈ پر لکھا ہوا ہے اور اس کی کاپی مولف کے پاس محفوظ وموجود ہے۔ (مجلہ "صفدر" گجرات شیخ المشائخ نمبر، طبع اوّل رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ، ناشر مظہریہ دار المطالعہ حق چار یار اکیڈمی مدرسہ دمحلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم گجرات ص ۶۸۶-۶۸۷)

وکیل اہلسنت، قاطع فرق باطلہ، مناظر اسلام، خلیفہ مجاز حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ،
مدیر ماہنامہ حق چار یار و مصنف کتب کثیرہ، فاضل دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۰۴ء)

۹۷...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بعد الموت اپنی اپنی قبور مطہرہ میں روح کے تعلق سے جسمانی حیات اور سماع عند القبر کے عقیدہ پر اہل حق کا اجماع ہے۔ چنانچہ اکابر علمائے دیوبند کے عقائد کی دستاویز المہند علی المفند مؤلفہ مرجع العلماء والصلحاء حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریح کر دی گئی۔

(حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فتنوں کے تعاقب میں ص ۶۶، ۶۷ ط: تحریک خدام اہل سنت چکوال ضلع جہلم پاکستان)

مفکر اسلام، مصنف مطالعہ بریلویت وغیرہ، چیف جسٹس پاکستان وفاقی شرعی عدالت، مرکزی راہنما تنظیم اہلسنت والجماعت

حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود دامت برکاتہم لندن، ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

۹۸...... سماع عند القبر کے موضوع پر عام لوگوں کے بارے میں تو اختلاف ہے کہ سنتے ہیں یا نہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سماع عند القبر مجمع علیہ ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔

(مقام حیات، المسمی بہ مدارک الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء ص ۵۳۵، ۵۳۴ ط: دارالمعارف لاہور)

امام اہلسنت، فخر علماء دیوبند، پاسبان مسلک اہلسنت والجماعت، عمدۃ المصنفین، زبدۃ المفسرین، خاتم المحدثین،
رئیس المتکلمین شیخ الحدیث والتفسیر، فاضل دارالعلوم دیوبند و خاتم الخلفاء حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد سرفراز خان رحمۃ اللہ علیہ صفدر (المتوفی ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء)

۹۹...... حضرت اپنی مایہ ناز تصنیف تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جو کہ علماء دیوبند کی دوسری اجتماعی دستاویز ہے، میں ذریت مماتیت کو چیلنج کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''بلا خلاف و تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ تقریباً ۱۳۷۴ھ (یعنی ۱۹۵۰ء کی دہائی میں...... ناقل) تک اہل السنۃ والجماعۃ کا کوئی فرد، کسی بھی فقہی مسلک سے وابستہ دنیا کے کسی خطہ میں اس کا قائل نہیں رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اور اسی طرح دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام) کی روح مبارک کا جسم اطہر سے قبر شریف میں کوئی تعلق اور اتصال نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عند القبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے، کسی اسلامی کتاب میں عام اس سے کہ وہ کتاب حدیث و تفسیر کی ہو یا شرح حدیث اور فقہ کی، علم الکلام کی ہو یا علم تصوف و سلوک کی، سیرت کی ہو یا تاریخ کی، کہیں صراحت کے ساتھ اس کا ذکر نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کا جسم اطہر سے کوئی تعلق اور اتصال نہیں اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عند القبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے۔ من ادعی خلافہ فعلیہ البیان و لا یمکنہ ان شاء اللہ تعالیٰ الی یوم البعث والجزاء والمیزان''

(تسکین الصدور ص ۲۹۰ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۱۰۰...... (الف) حضرت ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام: الدرۃ المضیئۃ فی الزیارۃ المصطفویۃ ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں: ومن اعظم فوائد الزیارۃ ان الزائر اذا صلی وسلم علیہ عند قبرہ سمعہ

سما عاحقیقیاًو ردعلیہ من غیر واسطۃ بخلاف من یصلی ویسلم من بعیدفان ذالک لایبلغہ الابو اسطۃ لماجاء بسند جیدمن صلّے عندقبری سمعتہ ومن صلّی علی نائیاأبلغتہ کہ زیارت کے فوائد میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب آپ علیہ السلام پر قبر کے نزدیک زیارت کنندہ درود وسلام پڑھتا ہے تو آپ بغیر واسطہ (ملائکہ) کے حقیقی طور پر سنتے ہیں بخلاف اس کے جو دور سے درود وسلام پڑھے۔ کیونکہ وہ آپ کو واسطہ کے بغیر نہیں پہنچتا۔ کیونکہ کھری اور جید سند کے ساتھ یہ روایت آئی ہے کہ جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر صلوٰۃ پڑھی تو میں خود سنتا ہوں اور جس نے دور سے پڑھی تو وہ میرے پاس پہنچائی جاتی ہے۔ (آنکھوں کی ٹھنڈک ص ۱۶۸ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

۱۰۰...... (ب) عندالقبر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے سماع میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔

(اتمام البرہان ص ۶۲ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

پاسبان مسلک دیوبند، مناظر اسلام، عالم بے بدل، مرکزی راہنما مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا محمد علی جالندھری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ)

۱۰۱...... وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بتعلق روح حیات حاصل ہے اور اسی حیات کی وجہ سے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔

(ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی اگست ۱۹۶۲ ص ۲۵-۲۴)

۱۰۲...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا سے انتقال فرمانے کے بعد عالم برزخ میں جو حیات حاصل ہے وہ روح مبارک کے تعلق سے اسی دنیوی جسد اطہر کے ساتھ ہے جو روضۂ اقدس میں محفوظ وموجود ہیں اور اسی تعلق کی وجہ سے روضۂ انور پر پڑھے گئے درود وسلام کو بغیر کسی واسطے کے علی الدوام خود سماعت فرماتے ہیں۔ اسی عقیدہ کو ہمارے اکابر نے المہند میں حیات برزخیہ کے تحت لکھا ہے۔

(سوانح وافکار مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۲۴، حیات انبیاء کرام علیہم السلام ص ۲۵ ط: مکتبۃ الاشرفیہ لاہور)

۱۰۳...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سماع عندالقبر پر تمام اہلسنت والجماعت کا اتفاق اور اجماع ہے اور اہلسنت میں کوئی معتبر شخص ایسا نہیں گزرا جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عندالقبر صلوٰۃ والسلام کا سماع نہیں فرماتے۔

(حیات انبیاء کرام علیہم السلام ص ۵۳ ط: مکتبۃ الاشرفیہ لاہور)

مناظر اسلام، سابق امیر مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان، اُستاذ العلماء والمناظرین،

حضرت لال حسین اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۱۰۴ تا ۱۰۶...... حضرت نے مذکورہ بالا ۳ حوالہ جات پر تصدیقی دستخط فرمائے ہیں۔

فقیہ العصر، پیر طریقت، فاضل دارالعلوم دیوبند، بانی ومہتمم جامعۃ الرشید کراچی

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۲ء)

۱۰۷...... احتج القائلون بانہامندوبۃ بقولہ تعالٰی ولوانہم اذظلمواانفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول الایۃ وجہ الاستدلال بہاانہ حی صلی اللہ علیہ وسلم فی قبرہ بعدموتہ کمافی حدیث الانبیاء احیاء فی

قبورھم وقدصححہ البیھقی فثبت ان حکم الایۃ باقٍ بعدوفاتہ فینبغی لمن ظلم نفسہ ان یزور قبرہ ویستغفر اللہ عندہ فیستغفر لہ الرسول ترجمہ: اوراس کے پسندیدہ ہونے پر ولوانھم اذظلموا۔۔۔ سے دلیل پکڑی گئی ہے اوروجہ استدلال یہ ہے کہ نبی علیہ السلام وفات کے بعد اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اس حدیث کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے صحیح بتلایا ہے تو ثابت ہوا کہ آیت کا حکم آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی باقی ہے۔ پس جو شخص اپنی جان پر ظلم کرے تو اُس کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ قبر اقدس کی زیارت کرے اور اللہ سے معافی طلب کرے تو نبی پاک ﷺ بھی اللہ تعالیٰ سے اُس کے لئے معافی طلب فرمائیں گے۔

(احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۵۶۱ ط: مکتبۃ الرشید کراچی)

مفسر قرآن، مہاجر مدینۃ الرسول ﷺ، فاضل جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور، اُستاذ الاساتذہ،

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری (المتوفی)

۱۰۸...... روضہ مطہرہ کے پاس درود وسلام پڑھا جائے تو آنحضرت ﷺ خود سنتے ہیں اور جو کوئی دور سے درود وسلام بھیجے اس کو فرشتے پہنچا دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ کے بہت سے فرشتے ہیں جو زمین میں گشت لگاتے پھرتے ہیں (اور) میری امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ کمافی الترغیب والترہیب للمنذری ص ۴۹۸ ج ۲، وقال ابن القیم فی جلاء الافہام وہذا اسناد صحیح، عقیدہ حیات النبی ﷺ ص ۴۳، ۴۴ ط: الجامعۃ الحقانیۃ ساہیوال سرگودھا)

شیخ الحدیث والتفسیر، تلمیذ رشید حضرت مولانا حسین احمد المدنی رحمہ اللہ، فاضل دارالعلوم دیوبند،

حضرت مولانا علاؤالدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ مہتمم دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان

۱۰۹...... میرا اور میرے اکابر حضرات علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قبر کے قریب سے صلوٰۃ وسلام خود سماعت فرماتے ہیں۔ جو شخص مذکورہ بالا عقیدے کا منکر ہے نہ تو وہ دیوبندی ہے نہ ہی اہلسنت والجماعت سے اس کا کوئی تعلق ایسا آدمی بدعتی ہے، اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ نیز اہل محلہ پر لازم ہے کہ ایسے امام کو معزول کر کے اس کی جگہ صحیح العقیدہ امام مقرر کیا جائے۔

(سہ ماہی مجلہ قافلہ حق جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۲ ص ۶۵، ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء)

۱۱۰...... حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اوران کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں۔ روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں اہلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔ (ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار، المسمیٰ: اظہار حقیقت مطبوعہ ۱۹۹۰)

نوٹ: اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

امام الاولیاء، جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۱۱۱...... سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق حضرات علماء دیوبند کثر اللہ تعالیٰ سوادھم کا عقیدہ یہی ہے کہ جب کوئی شخص آپ کے روضۂ اطہر پر حاضری کے دوران آپ کے حضور ہدیہ سلام پیش کرتا ہے تو آپ خود سنتے ہیں بدقسمتی یہ ہے کہ اس دور شر وفتن میں ان قدسی صفات بزرگوں کا نام لے کر بعض لوگ گمراہ کن نظریات پھیلاتے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا ان حضرات سے کوئی تعلق نہیں ہے ان حضرات کا ان معاملات میں صحیح نظریہ وہی ہے جو المہند علی المفند میں موجود ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ ہم اسی کو صحیح دین سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ اسی پر استقامت نصیب فرمائے مؤلف کتاب کو خداوند تعالیٰ مسلک دیوبند کا دفاع کرنے کی مزید توفیق عطاء فرماوے اوران کی اس سعی د کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین! (تنبیہ الغافلین علی اقوال الخادعین ص ۳۳ ط: مدرسہ قاسم العلوم شہر سلطان)

عارف باللہ، تلمیذ رشید شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند،

محدث العصر حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور (المتوفی)

۱۱۲...... میرا عقیدہ حیات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں وہی ہے جو اکابر دیوبند کا رہا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

۱...... ہمارے اکابر دیوبند کے شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی معروف کتاب فیوض الحرمین سے ان کا عقیدہ واضح ہے۔

۲...... ان کے بعد شیخ الحدیث اول روح دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف آب حیات سے ان کا عقیدہ ظاہر ہے۔

۳...... مجدد مائۃ حاضرہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ان کی کتاب زبدۃ المناسک سے واضح ہے یہ سب بزرگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حیات کے قائل تھے جسے دنیوی برزخی کے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جو کچھ کلمات خطاب وتوسل زبدۃ المناسک میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے ہیں وہ شارح ہدایہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدیر میں لکھے ہیں۔ ملاحظہ ہو (فتح القدیر ج ۲ ص ۲۳۶)

۴...... حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ۱۳۲۵ھ میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت گنگوہی وشیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور شارح ابوداؤد ومہاجر مدینہ منورہ نے المہند میں تحریر فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے المہند ص ۱۲۲ مطبوعہ کراچی المہند کے مندرجات کی صحت پر علماء حرمین بلکہ دنیا بھر کے اساطین امت کے دستخط اوراس کے مضامین کی تصدیقات وتقاریظ تحریر ہیں۔ سب سے پہلے دستخط حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اسیر مالٹا کے ہیں پھر حضرت مولانا سید احمد حسن رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اور حضرت مفتی عزیز الرحمن رحمۃ اللہ علیہ مفتی دارالعلوم دیوبند۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبد الرحیم رائپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حکیم محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ، برادر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم بلاد ہند کی تصدیقات درج ہیں پھر علماء مکہ مکرمہ پھر علامہ مفتیان کرام مدینہ منورہ کی طویل تحریرات وتصدیقات ہیں اور علماء شام میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں محمد ابوالخیر ابن عابدین کی تصدیق بھی ہے ودیگر علمائے شام جامعہ ازہر مصر اور دیگر مصری علماء کی بھی۔ ان کی فہرست ہر شخص المہند میں دیکھ سکتا ہے۔

۵...... ان حضرات کے بعد استاذنا المحترم شیخ العرب والعجم حضرت مولانا السید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے دارالعلوم دیوبند میں ایک ثلث صدی درس حدیث دیا اپنی کتاب نقش حیات میں یہ مضمون تحریر فرماتے ہیں علمائے دیوبند وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی اور بقاء علاقہ بین الروح والجسم کے مثبت ہیں اور بڑے زور شور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد رسائل اس بارہ میں تصنیف فرما کر شائع کر چکے ہیں رسالہ آب حیات نہایت مبسوط رسالہ خاص اسی مسئلہ کے لئے لکھا گیا ہے۔ نیز ہدیۃ الشیعہ، اجوبہ اربعین و دیگر رسائل مطبوعہ مصنفہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اس مضمون سے بھرے پڑے ہیں۔ (نقش حیات ج ۱ ص ۱۰۳) غرض اکابر دیوبند کا جو اہل السنت والجماعۃ حنفی رحمۃ اللہ علیہ ہیں سب کا یہی عقیدہ چلا آرہا ہے اور یہی میرا عقیدہ ہے۔

۶...... جناب شیخ محمد بن عبدالوہاب النجدی کے صاحبزادے جناب شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قبر مبارک میں برزخی حیات حاصل ہے جو شہداء کی حیات سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ آپ شہداء سے افضل ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آپ سلام کرنے والے کا سلام سنتے ہیں　(رسالہ شیخ عبداللہ ص ۴۱)

حضرت مولانا منظور صاحب نعمانی مدظلہم نے اپنے ایک مضمون میں اس رسالہ کے اقتباسات دیئے ہیں پھر یہ مضمون دارالعلوم دیوبند کے پندرہ روزہ عربی رسالہ الداعی میں بالاقساط شائع ہوا ملاحظہ ہو۔ (رسالہ الداعی ۲۵ رجنوری ۱۹۷۸)

بہرحال یہی مسلک ہے جس پر علمائے امت کا اتفاق چلا آرہا ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ علی الاطلاق سماع موتی کے قائل تھے اور انتقال یا دفن کے بعد میت کو تلقین کرنے سے بھی منع نہ کرتے تھے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ بخاری و مسلم میں یہ صحیح حدیث آئی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو لہٰذا میت کی تلقین سنت ہے کہ اور یہ بھی ثابت ہے کہ قبر میں تدفین کے بعد میت سے سوال ہوتا ہے، اس کا امتحان ہوتا ہے اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ تلقین میت کو فائدہ پہنچاتی ہے کیونکہ میت آواز سنتا ہے جیسا کہ صحیح روایت بخاری میں آیا ہے کہ وہ بلاشبہ ان کے جوتوں کی چاپ (اپنی قبر میں سے) سنتا ہے اور فرمایا کہ جو کوئی آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرتا ہے اور صاحب قبر کو سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس پر اس کی روح کو لوٹا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ج ۱ ص ۲۸۹) لیکن امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سماع موتی کے اس حد تک قائل ہیں جتنا حدیث شریف میں بتلایا گیا ہے۔ مصنف تنبیہ الغافلین کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ توفیق عنایت فرمائی کہ انہوں نے اپنے اکابر کے مسلک کو اجاگر کیا اور اعتماد علی السلف کی افادیت اور اہمیت پر خاصہ زور لگایا جو اس نازک اور پرفتن دور میں نہایت ہی ضروری ہے اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید برکت عطاء فرمادے۔

اللّٰھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ

(تنبیہ الغافلین علی اقوال الخادعین ص ۳-۹ ط: مدرسہ قاسم العلوم شہر سلطان)

یادگار اسلاف، ولی کامل، استاذ العلماء، فاضل دارالعلوم دیوبند، تلمیذ رشید حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ،

حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ، ظفروال ضلع نارووال پنجاب

۱۱۳...... انبیاء علیہم السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جمہور امت کا عقیدہ یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبور مقدسہ

میں حیات ہیں اوران کے مقدس ومطہرابدان بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کوحیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مثل ہے۔ بجز اس کے کہ وہ احکام شرعیہ کے مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس میں جو درود پڑھا جائے بلا واسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین، متکلمین اور اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے اور خصوصاً اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں جو اہل انصاف اور اہل بصیرت کے لئے کافی وشافی ہیں۔ لہٰذا جس شخص کا عقیدہ جمہور امت کے عقیدہ کے خلاف ہو تو وہ اہل سنت والجماعت اور اکابر علماء دیوبند کے مسلک سے خارج ہے اور ایسے شخص کو اپنے اختیار سے امام مقرر کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے عقیدہ کے حامل شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور ایسے عقیدہ کے حامل شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنا عقیدہ جمہور امت کے عقیدے کے موافق کرے۔ (مجلہ قافلہ حق سرگودھا، ربیع الاول ۱۴۳۰ھ جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۱)

فاضل دیوبند، استاذ العلماء امیر جمعیت علماء آزاد کشمیر

حضرت مولانا محمد یوسف خان رحمۃ اللہ علیہ صاحب پلندری (المتوفی)

۱۱۴...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر پاک میں زندہ ہیں اور قریب سے پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام سماعت فرماتے ہیں۔

(سہ ماہی قافلہ حق جلد ۲ شمارہ ۳ ص ۶۵ رجب، ۱۴۲۹)

استاذ العلماء، خلیفہ حضرت شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند، مہتمم نجم المدارس تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۵...... آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قبر کے قریب پڑھے جانے والا درود وسلام سماعت فرماتے ہیں اور جواب سے بھی سرفراز فرمارہے ہیں۔ (حجاج کرام کو تربیت کے وقت جاری کی جانے والی ہدایات ص ۲۱)

۱۱۶...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قریب سے صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔

(نجم الفتاویٰ، کتاب العقائد ج ۲ ص ۱۴ ط: نجم المدارس کلاچی)

۱۱۷...... اسی باب کے حوالہ ۱۱۰ پر حضرت کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

استاذ العلماء والمحدثین، رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان،

استاذ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم، فاضل دارالعلوم دیوبند، شیخ الحدیث، مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم

۱۱۸...... ایک بات یاد رکھیں سماع موتیٰ میں جو اختلاف ہے وہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے سماع میں نہیں ہے حضرات انبیاء علیہم السلام کا سماع بالاتفاق اور بالاجماع مسلم ہے البتہ دوسرے موتیٰ کے بارے میں اختلاف ہے۔

(کشف الباری شرح صحیح بخاری ص ۱۲۳، کتاب المغازی ص ۱۲۵ تحت حدیث نمبر ۳۷۶۰ ط: مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی)

۱۱۹...... جہاں تک حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے سماع کا تعلق ہے تو اس بارے میں سلف کے درمیان کوئی اختلاف موجود نہیں۔ (نفحات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان، باب اثبات عذاب القبر ج ۱ ص ۵۷۷ ط: مکتبہ فاروقیہ کراچی)

استاذ العلماء، سینیٹر جمعیت العلماء اسلام، فاضل دارالعلوم دیوبند، نائب مہتمم نجم المدارس تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۱۱ء)

۱۲۰...... اسی باب کے حوالہ ۱۱۰ پر حضرت کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

مرکزی راہنما تنظیم اہل السنت والجماعت، محافظ ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم مولف حیات الاموات

حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۱...... ان احادیث کے مطابق امت کا قریباً قریباً اجماعی ایمان ویقین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف پر پیش کردہ سلام کو خود سماعت فرماتے ہیں اور اگر کوئی دور سے درود پڑھے تو فرشتے پہنچا دیتے ہیں۔

(حیات الاموات خصوصاً حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سید الکائنات ص ۱۳۰ ط: کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

امام الصوفیاء، خلیفہ اجل حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، استاد دارالعلوم دیوبند و بانی جامعہ اشرفیہ لاہور، پیر طریقت

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء)

۱۲۲...... حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔ صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے، بلا واسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرام علیہم السلام پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل!

(تسکین الصدور ص ۴۷، قبر کی زندگی ۴۹۵-۴۹۶، مقام حیات ص ۲۷۲ ط: ادارہ المعارف لاہور)

شیخ الحدیث، استاذ العلماء، فاضل دارالعلوم دیوبند، شیخ الحدیث جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا مفتی محمد ولی حسن ٹونکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۳...... ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں زندہ ہیں...... حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے صرف یہ کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ

اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔

(تسکین ص ۳۹-۳۸ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

فقیہ العصر، مؤلف ہدایۃ الحیران ودیگر کتب نافعہ، پاسبان عقائد اہل السنت والجماعت،
پیر طریقت، بانی جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء)

۱۲۴...... حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ان کی قبروں میں زندگی متفق علیہ عقیدہ کی حیثیت سے ایک طے شدہ حقیقت ہے۔ اکابر اہلسنت میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں ملتا (بلکہ تا قیامت نہیں ملے گا۔ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا ؛ز مؤلف) جسے انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً حضرت محمد ﷺ کی حیات فی القبر کا انکار کیا ہو اور قبر مبارک میں آپ ﷺ کی روح مبارک کے جسد اطہر سے اتصال وتعلق کی نفی کی ہو۔ بلکہ اس عقیدہ پر اجماع ہے کہ قبر میں روح مبارک کا جسد اطہر سے ایسا تعلق اور اتصال ثابت ہے جس سے جسم مبارک میں حیات اور سماع کی قوت حاصل ہے اور قبر مبارک کے قریب سے سلام کہنے والوں کا سلام آپ ﷺ بنفس نفیس خود سماعت فرمالیتے ہیں۔

(حیات انبیاء کرام علیہم السلام ص ۱۱۳ ط: مکتبہ اشرفیہ لاہور)

۱۲۵...... آنحضرت ﷺ کو اس دنیا سے انتقال فرمانے کے بعد عالم برزخ میں جو حیات حاصل ہے وہ روح مبارک کے تعلق سے اسی دنیوی جسد اطہر کے ساتھ ہے جو روضۂ اقدس میں محفوظ وموجود ہیں اور اسی تعلق کی وجہ سے روضۂ انور پر پڑھے گئے درود وسلام کو بغیر کسی واسطے کے علی الدوام خود سماعت فرماتے ہیں۔ اسی عقیدہ کو ہمارے اکابر نے المہند میں حیات برزخیہ کے تحت لکھا ہے۔ (حیات انبیاء کرام علیہم السلام ص ۲۵ ط: مکتبۃ الاشرفیہ لاہور)

۱۲۶...... آنحضرت ﷺ کے سماع عند القبر پر تمام اہلسنت والجماعت کا اتفاق اور اجماع ہے اور اہلسنت میں کوئی معتبر شخص ایسا نہیں گزرا جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت ﷺ عند القبر صلوٰۃ والسلام کا سماع نہیں فرماتے۔

(حیات انبیاء کرام علیہم السلام ص ۵۳ ط: مکتبۃ الاشرفیہ لاہور)

استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر، مفسر قرآن، فاضل دارالعلوم دیوبند، بانی ومہتمم جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء)

۱۲۷...... اسی لئے حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے: من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ یعنی جو شخص میری قبر پر آکر درود پڑھے گا تو میں اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے گا تو وہ مجھ تک پہنچایا جائے گا۔ حیات النبی ﷺ کے مخالف علماء اس حدیث کو ضعیف بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ حدیث سات سندوں سے آئی جس میں بعض ضعیف بھی ہیں یعنی ان میں مروان سدی صغیر (والصحیح محمد بن مروان) ضعیف راوی ہے مگر امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالشیخ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بالکل صحیح ہے اس کی سند میں کوئی راوی ضعیف نہیں ہے۔

(معالم العرفان فی دروس القرآن ج ۱۵، ص ۳۴۲)

۱۲۷...... جو آدمی حضور پاک ﷺ کی قبر پر جا کر درود وسلام عرض کرے تو آپ ﷺ اسے خود سنتے ہیں اور اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس بارے میں صحیح حدیث موجود ہے۔ من صلی علی الخ اس روایت کے سارے راوی صحیح ہیں اور اسے امام ابن القیم، امام ابن کثیر اور ملا علی القاری رحمہ اللہ نے بھی صحیح کہا ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ جیسے بڑے محدث بھی اس کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ (معالم العرفان فی دروس القرآن ج ۱۴ ص ۴۵۹، ۴۶۰)

شارح ابی داؤد، صدر المدرسین مظاہر علوم سہارنپور انڈیا، تلمیذ رشید مولانا زکریا رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد عاقل صاحب مدظلہم

۱۲۹...... عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال مامن احدیسلم علیّ الا ردالله علیّ روحی حتی ارد علیه السلام جو شخص مجھ پر سلام پڑھتا ہے۔ (قبر شریف پر حاضر ہوکر، کمایشیر الیه ترجمة الباب) تو اللہ تعالیٰ شانہ مجھ پر میری روح کو لوٹاتے ہیں۔ حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب خود بنفس نفیس دیتا ہوں کتنی بڑی خوش قسمتی وسعادت ہے کہ آنحضرت ﷺ پڑھنے والے کا سلام سنتے ہیں اور پھر اس کا جواب دیتے ہیں (گویا ایک لحاظ سے ہم کلامی ہوئی) اگر یہ نعمت ساری دنیا خرچ کر کے بھی حاصل ہو تو آپ ﷺ کے امتی کے حق میں ارزاں ہے۔

علامہ خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض (ج ۳ ص ۵۰۰) میں تحریر فرماتے ہیں حدیث کا مطلب بلا تکلف جو ذہن میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں اور ان کی حیات شہداء کی حیات سے زیادہ قوی ہے، یہ حضرات قبور میں آرام فرما رہے ہیں بمنزلہ نائمین کے ہیں اور ظاہر ہے کہ نائم متکلم کا سلام وکلام بیدار ہونے کے بعد ہی سنتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ مسلم کا سلام سننے کے بعد متیقظ اور بیدار ہوتے ہیں اور اس کے سلام کو جواب دیتے ہیں۔ اھ تو گویا ردّ روح کنایہ ہے تیقظ و بیداری سے اور اسی نوع کا ایک جواب وہ ہے جس کو حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ نے بذل المجہود میں نقل فرمایا ہے کہ ردّ روح سے مراد یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ عالم برزخ میں آپ ﷺ کی روحِ انور تجلیات ربانیہ ومعارف الٰہیہ کی طرف متوجہ رہتی ہے جب کوئی امتی آپ ﷺ پر سلام پڑھتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ آپ کی روح مبارک کو اس مصلّی کی طرف متوجہ فرما دیتے ہیں تاکہ آپ ﷺ اس کے سلام کا جواب دیں۔ اھ میں کہتا ہوں علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے بھی اخیر میں اسی توجیہ کو زیادہ پسند فرمایا ہے کہ (کمافی رسالہ انباء الاذکیاء ج ۲ ص ۱۵۱) جس کا حاصل یہ ہے کہ ردروح سے مراد افاقہ عن الاستغراق والمشاهدہ ہے۔ ان کی پہلی توجیہ جو ہمارے یہاں شروع میں نقل ہو چکی ہے وہ من حیث العربیہ والقواعد النحویہ ہے اور یہ توجیہہ روحانی اور معنوی ہے۔ لاتجعلوا بیوتکم قبوراً حدیث کا یہ ٹکڑا کتاب الصلوٰۃ میں باب صلوٰۃ الرجل التطوع فی بیته میں گزر چکا، ولا تجعلوا قبری عیداً میری قبر کو مظہر عید جائے سرور اور جشن منانے کی جگہ نہ بناؤ، وہاں زینت وسرور کے ساتھ آ کر جمع مت ہو، قبر تو عبرت کی چیز ہے اور بعض نے اس کا مطلب یہ لیا ہے کہ میری قبر کی زیارت جلدی جلدی اور بکثرت کیا کرو یہ نہیں کہ عید کی طرح کبھی آ گئے جیسے عید سال میں ایک مرتبہ آتی ہے (خصوصاً وہ حضرات جو مدینہ کے قرب وجوار کے رہنے والے ہیں) اور کہا گیا ہے کہ عید بمعنی اعتیاد (کسی کام کی عادت بنا لینا) یعنی میری قبر پر بار بار آنے کے عادی مت بنو اس لئے کہ اس میں سوء ادب کا اندیشہ ہے۔

(الدرّ المنضود علی سنن ابی داؤد ج ۳ باب زیارۃ القبور ص ۳۲۷، ۳۲۹، ۳۳۰ ط: مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

اُستاذ الاساتذہ، عالم نحریر جامع المعقول والمنقول، شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

حضرت مولانا محمد شریف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی)

۱۳۰...... سماع صلوٰۃ وسلام عند القبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع اہل سنت قائل اور مثبت ہیں اور ہمارے اکابرین دیوبند کا یہی عقیدہ ہے اور جو شخص اس عقیدے کو عقائد شرکیہ اور بدعیہ میں شمار کرتا ہے وہ بالکل جاہل اور پرلے درجے کا احمق اور ملحد ہے وہ حقیقت شرک سے قطعاً ناآشنا ہے مسلمانوں کو ایسے شخص سے دور رہنا چاہئے۔

(تنبیہ الغافلین علیٰ اقوال الخادعین ص ۲ ط: مدرسہ عربیہ قاسم العلوم جامع مسجد مہاجرین شہر سلطان مظفر گڑھ)

۱۳۱...... حضرت العلامہ مدظلہ نے ایک کتاب مسمی بہ ''تنبیہ الغافلین علی اقوال الخادعین'' پر تقریظ لکھتے ہوئے یہ لکھا کہ:''سماع صلوٰۃ وسلام عند القبر کے بارے میں میرا بھی وہی عقیدہ ہے جو اکابر دیوبند کا ہے وغیرہ ذالک اس کے بعد ڈیرہ اسماعیل خان کے کسی صاحب نے حضرت والا مدظلہ سے اس مسئلہ پر گفتگو کی تو دوران بحث ''حدیث من صلی علی عند قبری سمعتہ'' کی سند پر بھی تبصرہ ہوا جس کو بعد میں ان صاحب نے بعنوان ''اعلان برأت'' شائع کر دیا جس سے بظاہر یہ تأثر ہوتا تھا کہ حضرت والا کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے اور حضرت والا اس عقیدے سے برأت ظاہر کرتے ہیں۔ حضرت والا کو جب یہ معلوم ہوا تو آپ نے نزاکت کو محسوس فرماتے ہوئے ایک تحریر عنایت فرمائی جس میں حضرت نے وضاحت وتصریح کے ساتھ اظہارِ خیال فرمایا ہے اور اس پر جامعہ خیر المدارس اور جامعہ قاسم العلوم ملتان کے مفتیانِ عظام کے تائیدی دستخط بھی ثبت ہیں۔

(خیر الفتاویٰ کتاب العقائد ج ۱ ص ۱۲۵-۱۲۶ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

فضیلۃ الشیخ، الجامع بین المعقول والمنقول، شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ

حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۱۳۲...... تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور قبر کے قریب سے سنتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں اور اس بارے میں صحیح روایات موجود ہیں۔

(تبیان الاحادیث تقریر مشکوٰۃ شریف ص ۷۳۳ باب اثبات عذاب القبر)

استاد الحدیث، عالم باعمل، تلمیذ رشید حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ، فاضل دار العلوم دیوبند
واستاذ الحدیث جامعہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا امیر عباس صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی)

۱۳۳...... اسی باب کے حوالہ ۱۱۰ پر حضرت کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

استاد الحدیث، عالم لاثانی، تلمیذ رشید حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ وکشمیری رحمۃ اللہ علیہ،
فاضل دار العلوم دیوبند، مہتمم واستاذ الحدیث جامعہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء)

۱۳۴...... اسی باب کے حوالہ ۱۱۰ پر حضرت کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

مفتی دارالعلوم دیوبند، مرتب فتاوی دارالعلوم دیوبند، استاد دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۱۰ء)

۱۳۵...... اہل السنۃ والجماعۃ کا قرآن وحدیث کی روشنی میں اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اسی طرح دیگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام قبروں میں اجسادِ عنصریہ کے ساتھ حیات ہیں اور یہ حیات برزخی حیاتِ دنیوی سے کم نہیں ہے اور تلذذاً نماز ودیگر عبادات میں مشغول ہیں۔ یہ حیات برزخی اگرچہ ہم کو محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن بلاشبہ یہ حیات حسی اور جسمانی ہے۔ اس لئے کہ روحانی اور معنوی حیات تو عامۂ مؤمنین بلکہ ارواحِ کفار کو بھی حاصل ہے۔ امت کا یہ اجماعی عقیدہ اصولِ شریعت کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ (خیر الفتاویٰ ج ۱ کتاب العقائد ص ۹۵ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

۱۳۶...... دلائل کثیرہ سے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور قبر اطہر کے قریب پڑھا جانے والا درود شریف سید الکونین ﷺ خود بلا واسطہ سنتے ہیں۔ اس لئے اسلام کے چودہ سو سالہ دور میں مسلمانوں کا عمل اسی عقیدہ پر رہا ہے کہ جس نے حج کیا اس نے مدینہ منورہ کی زیارت ضرور کی تاکہ سید دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں صلوٰۃ وسلام کا تحفہ پیش کر سکے۔ مسلمانوں کو یہ عمل احادیث کثیرہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ (خیر الفتاویٰ ج ۱ کتاب العقائد ص ۱۲۰ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نائب مفتی دارالعلوم دیوبند، استاد دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمن صاحب

۱۳۷...... حضرت نے حوالہ نمبر ۱۳۵ پر تائیداً دستخط فرمائے ہیں۔

۱۳۸...... حضرت نے حوالہ نمبر ۱۳۶ ر تائیداً دستخط فرمائے ہیں۔

شیخ الاسلام، فقیہ العصر، جامع شریعت وطریقت، مفسر قرآن، شارح بخاری، مسلم، ترمذی، عمدۃ المصنفین، چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان، شیخ الحدیث،

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نائب صدر دارالعلوم کراچی

۱۳۹...... ان الاصل فی هذه المسئله قول الله تبارک وتعالی: ولاتقولوا الخ ولما ثبت الحیاة للشهداء ثبت للانبیاء علیہم السلام بدلالة النص لان مرتبة الانبیاء اعلی من مرتبة الشهداء بلاریب... وقد ورد فی هذا الباب حدیث صریح... عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ: الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون... وبالجملة فان هذه الاحادیث مع حدیث الباب (مررت علی موسی علیہ السلام الخ...) علی کون الانبیاء احیاء بعد وفاتهم وهو من عقائد جمهور اهل السنة والجماعة... وانما المقصود حیاتهم بمعنی ان لارواحهم تعلقا قویا باجسادهم الشریفة المدفونة فی القبور ولهذا التعلق القوی حدثت لاجسادهم خصائص کثیرة من خصائص الاجساد مثل سماع السلام ورده... ترجمہ: اس مسئلہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ولاتقولوا الخ بنیاد ہے۔ جب شہداء کے لئے حیات ثابت ہوئی تو دلالت النص سے انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی ثابت ہوگئی کیونکہ ان کا مرتبہ بلاشبہ شہداء سے برتر وبالا ہے......اس باب میں واضح حدیث بھی ہے......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے

فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں...... بالجملہ یہ تمام احادیث بشمول حدیث باب کے (کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گزر ہوا تھا) بتاتی ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد زندہ ہیں اور یہ جمہور اہل السنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے اور مقصود یہ ہے کہ ان کی زندگی بایں معنی ہے کہ ان کی ارواح کا ان کے قبروں میں مدفون بدنوں کے ساتھ مضبوط تعلق ہے اور اسی مضبوط تعلق کیوجہ سے ان کے اجسام میں جسم والی کئی خصوصیات پیدا ہوگئیں ہیں جیسے سلام کا سننا اور اس کا جواب دینا۔ (تکملہ فتح الملہم ج ۵ ص ۲۰،۲۸ ط: دارالعلوم کراچی)

استاذالحدیث واستاذالعلماء، علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا احمد الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء)

۱۴۰...... ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں زندہ ہیں۔ حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے صرف یہ کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔

(تسکین ص ۳۹،۳۸ ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

ہندوستان کے مشہور معروف عالم دین، صاحب شمائل کبریٰ، استاذالحدیث، مدرسہ ریاض العلوم جونپور انڈیا

حضرت مولانا مفتی محمد ارشاد احمد قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۱۴۱...... حضرات انبیاء کرام قبروں میں نماز پڑھتے ہیں چنانچہ آپ علیہ السلام بھی اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں...... متعدد روایتوں سے یہ بات ثابت ہے کہ جو آدمی آپ کی قبر اطہر کے پاس سلام پیش کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں...... چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں...... اور یہ اہلسنت والجماعت طائفہ حق کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ (شمائل کبریٰ ج ۱۰ ص ۴۳ ط: زمزم پبلیشرز کراچی)

شہید اسلام، فقیہ وقت، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ ارشد حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کاندھلوی، سابق مدیر ماہنامہ بینات کراچی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شہید (شہادت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء)

۱۴۲...... میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روضہ اطہر میں حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور یہ حیات برزخی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درود وسلام پیش کرنے والوں کو سلام کا جواب دیتے ہیں جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ میرے اکابر کے نزدیک گمراہ ہے۔ اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اس کی تقریر سننا جائز نہیں اس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق روا نہیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۱۰ ص ۵۱۹ ط: مکتبہ بینات کراچی، ص ۲۹۹، ج ۱ تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی)

۱۴۳...... سوال: مجمع الزوائد ومستدرک وغیرہ میں جو یہ حدیث آتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر سلام کریں گے آپ ﷺ ان کا جواب دیں گے ٹھیک ہے یا نہیں؟

جواب: یہ روایت صحیح ہے اور صحیح مسلم کی روایت اس کی مؤید ہے۔ واللہ اعلم!

(آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۱ ص ۲۹۷-۹۸ تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی ج ۱۰ ص ۵۱۸ ط: مکتبہ بینات کراچی)

۱۴۴...... کہیں تصریح تو یاد نہیں۔ اکابر سے سنا ہے کہ احاطہ مسجد شریف میں جہاں سے بھی درود وسلام پڑھا جائے خود سماعت فرماتے ہیں۔ مسجد کی حدود جہاں تک وسیع ہوگی وہاں تک سماعت کا حکم ہوگا اور حجرہ شریفہ کے قریب سے سلام عرض کرنا اقرب الی الادب والحبۃ ہوگا۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۱ ص ۳۰۹ تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی وص ۵۳۸ ج ۱۰ ط: مکتبہ بینات کراچی)

۱۴۵...... آنحضرت ﷺ روضۂ اطہر میں حیات ہیں۔ سلام سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۱ ص ۳۱۱ تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی)

استاذالاساتذہ، امام علم الصرف والنحو، نمونہ اسلاف، مجسمہ اخلاص وتواضع، برکۃ العصر، شیخ الحدیث والتفسیر،
فاضل جامعہ سراج العلوم سرگودھا وجامعہ امینیہ دہلی، شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ کینٹ سیالکوٹ،
بانی واستاذ الحدیث جامعہ معرفۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خان،

حضرت مولانا علامہ محمود الحسن قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء)

۱۴۶...... اسی باب کے حوالہ ۱۱۰ پر حضرت کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

مفتی ڈیرہ، پیکر خلوص، ابوالخیر، فاضل مظاہر العلوم سہارنپور، مہتمم ورئیس دارالافتاء جامعہ محمودیہ عیدگاہ کلاں ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس قریشی آفندی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی)

۱۴۷...... اسی باب کے حوالہ ۱۱۰ پر حضرت کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

جامع المعقول والمنقول، شیخ الحدیث، بانی جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

مولانا نذیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (التوفی)

۱۴۸...... حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی قبور میں سننا اہل السنۃ والجماعت کے تمام ائمہ میں متفق علیہ مسئلہ ہے۔ اس میں کسی معتد بہ عالم نے خلاف نہیں کیا۔ چنانچہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رشیدیہ میں ایک مسئلہ میں گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''انبیاء کرام علیہم السلام کو اسی وجہ سے مستثنیٰ کیا کہ ان کے سماع میں کسی کا اختلاف نہیں۔'' یہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی رائے نہیں بلکہ حکایت اجماع ہے۔

(اشرف التوضیح تقریر اردو، مشکوٰۃ المصابیح باب اثبات عذاب القبر ج ۱ ص ۲۶۴ ط: مکتبۃ العارفی فیصل آباد)

حکیم العصر، محدث دوراں، ولی کامل، مخدوم العلماء، شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا، ضلع لودھراں

حضرت اقدس مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ (۲۰۱۵ء)

۱۴۹...... اس بارے میں ایک خاص بات یاد رکھئے کہ یہ سماع اور عدم سماع کا اختلاف انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ

باقی اموات کے بارے میں ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اجماع ہے کہ اُن کی قبر کے قریب اگر اُن پر صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے تو انبیاء علیہم السلام سنتے ہیں۔ یہ مسئلہ اہل سنت والجماعت کا متفق علیہ ہے جو اس سے انکار کرتا ہے وہ اہل سنت والجماعت میں سے نہیں ہے۔ (خطبات حکیم العصر ج ۲ ص ۲۲۳ ط: مکتبہ شیخ لدھیانوی باب العلوم کہروڑ پکا، لودھراں)

۱۵۰...... حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ آنکھوں والوں کے لئے روضہ اقدس میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اجلیٰ بدیہیات میں سے ہے بدیہی اس کو کہتے ہیں جس کو سوچنے کی ضرورت نہ ہو جیسے آپ کو دن کے وقت کوئی دلیل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں کہ سورج موجود ہے دن نکلا ہوا ہے...... یہ مسئلہ بدیہی ہے...... اور اجلیٰ بدیہیات اس کو کہتے ہیں جو بالکل واضح ہو اور اس میں سرے سے غور وفکر کی ضرورت ہی نہ ہو۔
(خطبات حکیم العصر ج ۳ ص ۳۶۵ ط: مکتبہ شیخ لدھیانوی باب العلوم کہروڑ پکا، لودھراں)

امام الصوفیاء، عالم باعمل، استاذ بخاری شریف مبلغ اسلام مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم العالیہ،
استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان وجامعہ قاسم العلوم ملتان

حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء)

۱۵۱...... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں حی (زندہ) ہیں اور قبر شریف پر سلام پڑھا جائے تو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور ہر جگہ سے نہیں سنتے۔ بلکہ دور دراز سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں کا سلام آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہی عقیدہ اہل السنت والجماعت کا ہے۔ (فتاویٰ مفتی محمود ج ۱ ص ۳۵۳ ط: جمعیت پبلیکیشنز لاہور)

استاذ العلماء ولی کامل، شیخ طریقت، شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۱۵۲...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں روضہ پر پڑھے جانے والا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں یہ اہلسنت والجماعت کا اجماعی واتفاقی عقیدہ ہے۔ اس کا منکر اہلسنت والجماعت دیوبند سے خارج ہے۔

(سہ ماہی مجلہ قافلہ حق ج ۴ شمارہ بابت ماہ جنوری ۲۰۱۰ء)

۱۵۳...... انبیاء علیہم السلام کے دنیوی ابدان کے ساتھ روح کا اتنا زیادہ تعلق ہے کہ درود شریف سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں جو دور سے پڑھے وہ ان کو پہنچایا جاتا ہے اور گمراہی ہے اور مماتیوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔
(حیات سرور ص ۹۳ ط: ادارہ علم وعمل لاہور)

منبع الحدیث والفقہ، ہندوستان کے مشہور ومعروف عالم دین، اُستاذ دارالعلوم دیوبند،

حضرت مولانا رفعت قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۱۵۴...... جمہور اکابر امت کے نزدیک روضہ شریف کی زیارت کی بھی ضرور نیت کرنی چاہئے اور روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرے۔ امام جزری حصن حصین میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس دعا قبول نہ ہوگی تو اور کہاں ہوگی؟ صلوٰۃ وسلام اور شفاعت کی درخواست پیش کرنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعا مانگے اور مدینہ طیبہ میں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہئے اور قرآن کریم کی تلاوت کی

مقدار بھی بڑھا دینی چاہئے۔ (مسائل رفعت قاسمی جدید جلد ۵ مسائل حج و عمرہ ۲۵۸ ط: مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک)

استاد التفسیر دار العلوم دیوبند، شارح تفسیر جلالین، فناء فی القرآن، استاد دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا نعیم صاحب مدظلہم

۱۵۵...... ہروقت رسول اللہ ﷺ کے مزار پرانوار پر حاضر ہو کر سلام پیش کرنیوالوں کو براہ راست سماعت کی سعادت بلکہ بعض اوقات جواب کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہتی ہے۔

(تفسیر کمالین شرح تفسیر جلالین ج ۵ ص ۱۸۴ سورۃ الاحزاب آیت ۵۶ ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

قاری القراء، اُستاذ الاساتذہ، مہاجر دار الہجرۃ، سابق مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان

و مدیر جامعہ رحیمیہ اشاعت القرآن ملتان

حضرت مولانا قاری محمد طاہر رحیمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی)

۱۵۶...... انبیاء علیہم السلام کا اپنی قبور میں سننا اہل سنت کے تمام ائمہ کا متفق علیہ مسئلہ ہے اس میں کسی بھی معتد بہ عالم نے اختلاف نہیں کیا۔ (تحفۃ المرأۃ فی دروس المشکوٰۃ باب اثبات عذاب القبر، ص ۱۶۹ ط: مکتبہ محمودیہ میرانشاہ ضلع بنوں)

راسخ فی العلم، عمدۃ الافتاء، رئیس دار الافتاء والارشاد خیر المدارس ملتان

حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب مدظلہم

۱۵۷...... حضرت مفتی ظفیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی پر آپ نے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں کئے ہیں۔ نحن متفقون به بكلمة حرفاً بحرف (خیر الفتاوی ج ۱ ص ۱۲۶ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نوٹ: جس کا حوالہ اس باب کے ۱۳۵ پر گزرا وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

۱۵۸...... حضرت مفتی ظفیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی پر آپ نے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں کئے ہیں۔ نحن متفقون به بكلمة حرفاً بحرف (خیر الفتاوی ج ۱ ص ۱۲۶ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نوٹ: جس کا حوالہ اس باب کے ۱۳۶ پر گزرا وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

سفیر امن و سلامتی، مہتمم خیر المدارس ملتان و ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم

۱۵۹...... حضرت مفتی ظفیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی پر آپ نے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں کئے ہیں۔ نحن متفقون به بكلمة حرفاً بحرف (خیر الفتاوی ج ۱ ص ۱۲۶ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نوٹ: جس کا حوالہ اس باب کے ۱۳۵ پر گزرا وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

۱۶۰...... حضرت مفتی ظفیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی پر آپ نے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں کئے ہیں۔ نحن متفقون به بكلمة حرفاً بحرف (خیر الفتاوی ج ۱ ص ۱۲۶ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نوٹ: جس کا حوالہ اس باب کے ۱۳۶ ارگزرا وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور، فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور واستاذ جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ لاہور،
جامعہ محمدیہ لیک روڈ چوبرجی وجامعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، امام الصرف والنحو

حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہم

۱۶۱...... آقائے دوعالم ﷺ فخر دوجہاں ﷺ سرور کونین ﷺ کی ذات اقدس کیساتھ محبت کے سمندر میں جوش اور دلولہ پیدا کرنے والا عظیم عقیدہ وہ عقیدہ حیات النبی ﷺ ہے، یعنی حضور نبی کریم ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں حیات ہیں اور اس انداز سے آرام فرما ہیں کہ قریب سے درود شریف پڑھا جائے تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر دور سے درود شریف پڑھا جائے تو فرشتوں کے ذریعے نام لے کر مثلاً فلاں بن فلاں بارگاہ اقدس میں پہنچایا جاتا ہے۔ اسی نیک عقیدہ کی برکت اور کشش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کے دیوانے پروانے سارے جہاں میں تڑپ رہے ہیں کہ ہم کب مدینہ منورہ پہنچ کر گنبد خضریٰ کو نورانی جالیوں کے سامنے کھڑے ہوکر درود وسلام کا ہدیہ پیش کریں اور اپنے قلب وجگر اور جسم کے ایک ایک روئیں کو ٹھنڈا کریں اس نیک مبارک عقیدہ پر علمائے سلف وخلف اور پوری امت، امت کے محبین اور دیوانوں کا اجماع ہے۔ (خوشبو والا عقیدہ ص ۸۸ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

عقیدہ حیات النبی ﷺ کی کرامت کا ظہور

۱۶۲...... الحمدللہ! ہمارے پاکستان میں دورہ میں طلباء آتے ہیں۔ اس سال بھی الحمدللہ! تقریباً آٹھ سو طلباء تھے۔ ان میں پھر مختلف ذہنوں کے طلباء ہوتے ہیں تو میں اور عقائد کے بیان کے ساتھ ساتھ اس نیک عقیدہ کا ذکر بھی خاص طور پر کرتا ہوں، پچھلے سال رمضان شریف میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ بس میں اللہ کی توفیق سے عرض کر رہا ہوں، رمضان شریف کا پہلا عشرہ تھا۔ غالباً پہلی جمعرات تھی یہ ہمارے اساتذہ کرام کے دورہ کا سلسلہ ہوتا ہے کہ وہ تشریف لاتے ہیں تو تقریباً ۶۰ یا ۷۰ علماء اور اساتذہ تھے، ان کے ساتھ بھی ان چیزوں کا تکرار کرتا ہوں۔ یہ ان کی محبت ہے اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ تو میں حضور ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں اس نیک عقیدے کا تذکرہ کر رہا تھا اور ساتھ یہ بھی عرض کر رہا تھا کہ دیکھو ہمارے شیخ حضرت موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو آئی حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو آئی اور اسلام آباد میں حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو آئی تو میں نے کہا کہ جب ان کے غلاموں کے غلاموں کا یہ حال ہے خود آقا ﷺ کی کیا شان ہوگی......! ان کے روضے کا کیا عالم ہوگا......! ان کی خوشبو کا کیا عالم ہوگا......! حضور ﷺ کی قبر اطہر کی خوشبو کا بیان تو حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے ایک شعر میں فرمایا ہے۔

ماذا علی من شم تربة احمد	ان لایشم مدی الزمان غوالیا
صبت علی مصائب لوانها	صبت علی الایام صرن لیالیا

”کہ جس نے حضور ﷺ کی تربت کی خوشبو کو سونگھ لیا اگر وہ عرب کی بہترین خوشبو غالیہ نہ سونگھے تو کوئی پرواہ نہیں ہے۔“

تو یہ ذکر خیر ہو رہا تھا ایسا ہوا کہ اللہ کی کرم نوازی...... سب کے دوران ہی وہ خوشبو آنا شروع ہوگئی۔ ایک ساتھی جماعت میں سال لگا کر آئے تھے۔ وہ اوپر گیلری میں سبق سن رہے تھے اسپیکر میں سبق ہو رہا تھا تو وہ گیلری میں لیٹ کر سن رہے تھے۔ شاید ان کو کوئی تکلیف تھی تو انہوں نے پرچی لکھ کر مجھے بھیجی کہ مجھے اوپر گیلری میں خوشبو محسوس ہو رہی ہے تو میں نے وہ پرچی پڑھی اور کچھ زیادہ خیال نہیں کیا میں سمجھا کہ شاید ان کا اپنا گمان ہوا اپنا خیال ہو۔ وہ پرچی میں نے جیب میں ڈال لی تو وہ جمعرات کا دن تھا۔ چھٹی ہوگئی۔ اگلے دن جمعہ کے دن بھی سبق ہوا پھر مجھے کوئی خاص جمعہ کی تیاری کا موقعہ بھی نہیں ملا جمعہ کی شام کو میں رائیونڈ کے پاس جامعہ مدنیہ جدید گیا۔ پھر واپس آیا تو جیب سے وہ پرچی نکالی تو پرچی میں سے خوشبو نکلنی شروع ہوگئی اور پھر مغرب کے بعد ۶۰، ۷۰ کے قریب علماء کرام اور طلباء کرام جمع ہوئے۔ مغرب کے بعد علماء کرام اور طلباء نے خوشبو سونگھی اتنی خوشبو کہ پوری مسجد خوشبو سے بھر گئی کمرہ میں گیا تو پورا کمرہ خوشبو سے بھرا ہوا۔ جیب میں پرچی کے ساتھ جو چیز ملتی (تسبیح وغیرہ) اس سے بھی خوشبو شروع ہو جاتی۔ پھر میں خانقاہ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں بنوری ٹاؤن کے تخصص فی الحدیث کے استاد حضرت مولانا عبدالعلیم چشتی صاحب جو حضرت شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور استاذ الحدیث حضرت مولانا منیر صاحب کہروڑ پکا والے یہ سب حضرات جمع تھے تو انہوں نے وہ خوشبو سونگھی پھر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جملہ ارشاد فرمایا کہ یہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو ہے۔

میرے عزیز! یہ نیک عقیدہ ایسا ہے کہ سورج کے دیکھنے میں تو شک ہو سکتا ہے لیکن اس عقیدہ کے برحق ہونے میں شک نہیں ہو سکتا۔ (خوشبو والا عقیدہ ص ۱۰۵-۱۰۶ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

مناظر اسلام، جانشین حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ، محقق دوراں، شیخ الحدیث

حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہم مرکزی نائب امیر اتحاد اہل السنت والجماعت پاکستان

۱۶۳...... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس پڑھا ہوا درود و سلام بذات خود سنتے ہیں اور جواب بھی ارشاد فرماتے ہیں دور سے پڑھا ہوا درود شریف فرشتوں کے ذریعے آپ تک پہنچایا جاتا ہے۔

(علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم از مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب ص ۱۲ ط: حق چار یار اکیڈمی گجرات)

۱۶۴...... تمام علماء کرام متفق ہیں سماع انبیاء علیہم السلام پر کسی کا اختلاف نہیں۔

(یادگار خطبات ص ۲۷۵ ط: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جی میانوالی)

متکلم اسلام، سفیر احناف، ترجمان علماء دیوبند، امیر مرکزیہ عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ، مازالت شموس فیوضہ بازغۃً علینا

۱۶۵...... حال ہی میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ "خوشبو والا عقیدہ" "عقیدہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی عقیدہ ہے جس کا منکر اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہے، گمراہ ہے، مبتدع فی العقیدہ ہے۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر بہت سے اکابر کی کتب منظر عام پر آ چکی ہیں، اسی سلسلہ کی ایک کاوش حضرت اقدس مولانا محمد حسن صاحب مدظلہم کی بھی ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب عشاق رسالت کے لئے قلوب کی تسکین کا باعث اور شفاعت رسالت کا سبب ہوگی۔ حق تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالایمان فرمائے اور روز محشر سرکار دوعالم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ) (خوشبو والاعقیدہ ص ۹۴ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

نمونہ اسلاف، ولی کامل، خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ پیر طریقت، مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ سعودی عرب

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہم

۱۶۶...... حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والاعقیدہ'' ''عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ'' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: شیخ الحدیث امام الصرف والنحو اُستاذ الاساتذہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف خوشبو والاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ جو کہ حضرت کے مدینہ منورہ کے بیانات ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ حیات النبی ﷺ جو کہ ہمیشہ سے ساری امت کا اجماعی عقیدہ سلف وخلف رہا ہے ہر دور میں ائمہ علم واکابر امت نے اس بارے میں وضاحت کے ساتھ اس مبارک متفقہ عقیدہ کا اظہار فرمایا گو عبارات میں کچھ اختلاف بھی ملے گا مگر نتیجہ سب کا ایک ہی تھا۔ قرآن وسنت اجماع اور قیاس سے علمائے محققین وائمہ سلف وخلف نے اس متفقہ عقیدہ کو ثابت کیا ہے جو اپنی اپنی جگہ پر محور ثابت ہے اسی لئے ہمارے تمام اکابر علمائے اہل السنت والجماعت اور بلا استثنا تمام جماعت امدادیہ دیوبندیہ اس عقیدہ فخر العلماء امام ربانی شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز نے المہند علی المفند میں اس عقیدہ مبارک کے بارے میں تحریر فرمایا ہے: شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی قدس اللہ سرہ العزیز سید العلماء حضرت مولانا میر احمد حسن قدس سرہ العزیز عمدۃ الفقہاء، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ العزیز شیخ الاتقیاء حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس اللہ سرہ العزیز اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز اکابر نیز اسی طرح اس دور کے اکابر علماء (مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ) اور علمائے کرام ممالک عربیہ نے کی پھر جواب کے ابتداء میں ہی تحریر ہے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک گویا حضرت امام ربانی رشید گنگوہی اور قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز تو یقیناً اس میں آ گئے اور یہی عقیدہ مبارک جمہور اہل السنت والجماعت کا قرون اولیٰ سے چلا آ رہا ہے اس سیاہ کار راقم کے علم کے مطابق اس عقیدہ اجماعیہ کے منکر اور ممات کے قائلین کا گروہ صرف پاکستان میں ہے جس کی وجہ سے یقیناً اس فتنہ کو پاکستانی فتنہ ہی کہا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ہر قسم کی بدعقیدگی سے محفوظ فرمائے اور اپنے اکابر اور جمہور اہل السنت والجماعت کے مبارک عقائد پر پختگی سے جمے رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اس (پاکستانی مماتی فتنے) کے بارے میں اتنا عرض کرنا ضروری ہے کہ یہ لوگ دجل کے طور پر اپنی نسبت حضرات اکابر علماء اولیاء دیوبند کی طرف کرتے ہیں جو قطعاً غلط اور دھوکہ فریب ہے اس گمراہ

ٹولے کا ان اکابر سے کوئی تعلق نہیں۔ جیسا کہ حضرت شیخ الحدیث سلیم اللہ خان صاحب رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان مدظلہ العالی نے بھی اپنی تقریظ میں اس کی تصریح فرمادی ہے۔ (خوشبو والاعقیدہ ص ۶۴، ۶۵ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

نمونہ اسلاف، ولی کامل، خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ، پیر طریقت،

حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی صاحب مدظلہم

۱۶۷...... حال ہی میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ "خوشبو والاعقیدہ" "عقیدہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: عالم باعمل ولی کامل استاذ الاساتذہ مخدوم مکرم حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ علمی حلقوں میں مشہور و معتمد ہیں۔ علوم و فنون کے ماہر ہیں۔ طلباء کرام کا ان کی طرف بہت زیادہ رجوع ہے۔ درس و تدریس کے علاوہ عقائد کی اصلاح تزکیہ باطن کے ساتھ طلباء اور عوام میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابر و اسلاف پر اعتماد پیدا کرتے ہیں۔ دین کے تمام شعبوں کے حامی و ناصر ہیں۔ بہت سے اکابر کے مجاز بھی ہیں۔ ان کا منور چہرہ ان کے حسن باطن کا آئینہ دار ہے۔ اس سیاہ کار کا ان کے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ حدیث پاک کے مصداق ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے: اذا رئا ذکر اللہ (جب ان لوگوں کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے) اس وجہ سے ان کے ساتھ بندہ کو قلبی محبت ہے۔ زیر نظر کتاب خوشبو والاعقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آئینہ دار ہے۔ جو ان کے مختلف بیانات کا مجموعہ ہے۔ جس میں نئے اور دلکش انداز میں اہل السنت والجماعت علماء حق متقدمین و متاخرین کے متفقہ عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دلائل نقلیہ عقلیہ اور کشفیہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

برادر عزیز جناب حافظ محمد شہباز عالم فاروقی زید مجدہ ہم سب سے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اسے ترتیب دے کر اس کی اشاعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عقیدہ پوری امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اور اکابر دیوبند کا بھی اجماعی عقیدہ ہے۔ جو ان کی کتاب "المہند علی المفند" میں ان الفاظ کے ساتھ صراحۃً موجود ہے ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ ہمارے مرشد پاک برکت العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی متعدد کتابوں میں اور ایک مستقل مضمون میں اس مبارک عقیدہ کو مدلل لکھا ہے۔ اکابرین نے اپنی تصنیفات خاص طور پر حج کی کتابوں میں بوقت زیارت روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خوب وضاحت کی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک تمام علماء حق کا مسلک حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رہا ہے۔ علماء دیوبند کا جیسا کہ مذکورہ ہوا "المہند علی المفند" میں یہی عقیدہ ہے۔ اب جو شخص حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ فتنہ دراصل ایک پاکستانی فتنہ ہے۔ جب اس کا ظہور ہوا تھا اسی وقت سے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کا تحریر اور تقریر کے ذریعے تعاقب کیا تھا۔ اب تو اس مسئلے میں اختلاف ہی نہیں بلکہ صاف و صریح توہین بھی کی جاتی ہے جس کے شواہد تحریروں اور کیسٹوں میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے اکابر اور اسلاف کے مبارک عقائد پر قائم رکھے اور حسن خاتمہ شہادت کی موت عطاء فرما کر ان کے ساتھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین میں جمع

فرمادے۔اس رسالہ کو قبول فرما کر اپنی رضا اور اپنے حبیب محبوب ﷺ کے عشق محبت وشفاعت کا ذریعہ بنائے۔
(خوشبووالاعقیدہ ص ۳۰،۳۱ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

پیر طریقت خانقاہ مدنی اٹک، شیخ الحدیث

حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب مدظلہم

۱۶۸...... حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبووالاعقیدہ''عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ'' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: نبی رحمت ﷺ نے فرمایامن صلّی عَلَیَّ عندقبری سمعتہ (جوشخص میرے قبر کے قریب درود پڑھے اُسے میں خود سنتا ہوں) (الحدیث) اس کا انکار کرتے ہوئے جدید معتزلہ (مماتی) لکھتے ہیں: اوّل تو یہ ناممکن ہے اور اگر ہو بھی تو عندیت کیسے ہوگی؟ کیونکہ آپ ﷺ کی قبر مبارک تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اندر حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا ہے پھر اس پر ایک عمارت ہے اور پھر اس پر ایک عمارت ہے اور گنبد خضریٰ ہے۔ وغیرہ ذالک! یعنی یہ بات تو ہماری عقل میں نہیں آتی (العیاذ باللہ) عقیدۂ حیات النبی ﷺ دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ مماتیوں کے پاس نہ کوئی آیت قرآنی ہے نہ حدیث رسول ﷺ ہے اور نہ ہی اجماع امت اور نہ ہی کوئی مستند دلیل۔ (خوشبووالاعقیدہ ص ۵۵ ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

منبع العلوم ومخزن الفہوم، محی السنۃ الغراء، محی البدعۃ الظلماء، امین علوم اکابر،

حضرت مولانا ابواحمد نور محمد قادری تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۹...... اور اس پر بھی اجماع امت ہے کہ جو شخص آپ کے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھے تو آپ بنفس نفیس سنتے ہیں۔ (البرہان القوی فی اثبات سماع النبی ﷺ ص ۲)

تلمیذ رشید مولانا عبدالحق حقانی، ایڈیٹر ماہنامہ ''القاسم'' مہتمم جامعہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم

۱۷۰...... رسول اللہ ﷺ کا اپنی قبر مبارک میں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی منور قبور میں زندہ ہونا جمہور امت کے مسلمات میں سے ہے۔ اگرچہ حیات کی نوعیت میں اختلاف ہے اور روایات اور خواص امت کے تجربات سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ جو امتی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ (توضیح السنن شرح آثار السنن ج ۲ ص ۶۸۹، باب فی زیارۃ قبر النبی ﷺ ط: القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نوشہرہ)

محبوب العلماء والصلحاء، مہتمم دار العلوم جھنگ، پیر طریقت،

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہم

۱۷۱...... حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعے کو مقامِ استدلال میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
ایک مرتبہ آپ سفر حج کے متعلق تقریر فرمارہے تھے تو آپ نے حجاج سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا عشق لے

کرجارہے ہو تو جس قدر ممکن ہے عجز و نیاز حاصل کرو۔ جملہ عاشقوں کے سردار نبی علیہ السلام پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو، اس راہ عشق کے سردار نبی اکرم ﷺ ہیں اس لئے میرے نزدیک اور میرے بعض علماء کے نزدیک پہلے مدینہ منورجانا افضل ہے۔

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء:۶۴) ترجمہ: اور اگر وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرکے آپ ﷺ کے پاس آئیں اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول ﷺ بھی اُن کے لئے معافی مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا، مہربان پائیں گے۔

ہمارے آقا و سردار ﷺ ساری امت کے لئے رحمت ہیں۔ لہٰذا ان کے پاس حاضری دے کر عرض کرو، یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہیں، آپ ہمارے لئے حج کی قبولیت کی دعا فرمایئے، ہماری شفاعت فرمایئے، پھر بیت اللہ شریف حاضری دیں تا کہ نبی علیہ السلام کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ حج کی عاشقانہ عبادت کو قبول کرلے۔ (عشق رسول ﷺ ص ۱۵۴،۱۵۵،ط: مکتبۃ الفقیر فیصل آباد)

عالمی مبلغ اسلام، شیخ الحدیث جامعۃ الحسنین فیصل آباد، خطیب مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا فیصل آباد

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہم

۱۷۲......

نسیما جانبِ بطحاء گذر کن ... زاحوالم محمد ﷺ راخبر کن
ببرایں جانِ مشتاقم دراں جا ... فضائِ روضہ خیرالبشر کن
اے بادِ صبا بطحا کی طرف جا ... میری حالت کی محمد ﷺ کو خبردے
اس مشتاق جان کو وہاں پہنچا ... بہترین انسان کے روضہ کی فضاء میں
یاخیر من دفنت فی البقاع اعظمہٗ ... فطاب من طیبھن القاع والاکمٗ
نفسی الفداء لقبرانت ساکنہٗ ... فیه العفاف وفیه الجود والکرمٗ
انت شفیع الذی ترجیٰ شفاعتہٗ ... علی الصراط ازامازلت القدم
وصاحباک لا انساھما ابدا ... منی السلام علیھم ماجری القلم

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت آپ ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد حضرت علامہ عتبی رحمۃ اللہ علیہ قبر مبارک پر کچھ پڑھ رہے تھے تو ایک بدو (دیہاتی) آتا ہے، اپنی اونٹنی کو بٹھاتا ہے اور قبر مبارک پر آکر عرض کرتا ہے "السلام علیک یارسول اللہ" رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کرنے کے بعد کہتا ہے، یارسول اللہ! آپ ﷺ کے رب نے فرمایا ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء:۶۴) اے میرے نبی ﷺ لوگ اپنے اوپر ظلم کرکے آئیں، گناہ کرکے آئیں اور پھر معافی مانگیں اور آپ ﷺ بھی اُن کے لئے سفارش کردیں تو میں انہیں معاف کردوں گا۔ یہ آیت پڑھ کر وہ دیہاتی کہنے لگا کہ جئتک مستغفراً لذنوبی کہ میں آپ ﷺ کے پاس آیا ہوں اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں مستشفعاً بک الی ربی میں آپ ﷺ کو اللہ کے دربار میں سفارشی بناتا ہوں کہ آپ ﷺ کا رب میری بخشش کردے اور پھر وہ رونے لگا اور یہ اشعار پڑھے جو میں نے ابھی آپ کو پڑھ کر سنائے کہ: "اے وہ ذات جس کے

قبر میں جانے سے اندر بھی پاک ہو گیا اور باہر بھی پاک ہو گیا، اندر بھی خوشبو اور باہر بھی خوشبو، پہاڑ بھی مہک اٹھے اور وادیاں بھی مہک گئیں، زمین کا تحت اور فوق ہر طرف خوشبو پھیلی، میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ ﷺ آرام کر رہے ہیں آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کا جود و کرم اسی طرح ہے جیسا دنیا میں تھا، میں آپ ﷺ کے طفیل پل صراط پار کروں گا، اس کے بغیر نہیں کر سکتا۔ ہاں ہاں! میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بھی نہیں بھول سکتا، آپ ﷺ پر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر جب تک قلم کا رکا قلم چلتا رہے میرا سلام آپ ﷺ کو پہنچتا رہے۔'' (اس بدو نے) یہ اشعار کہے اور آنسو پونچھتا ہوا اونٹنی کو چل دیا ابھی وہ اونٹنی پر بیٹھ رہا ہے کہ عتبی رحمۃ اللہ علیہ پر ایک دم نیند آئی، اونگھ آئی، فوراً خواب میں اللہ کے نبی ﷺ کی زیارت ہوئی فرمایا: ''عتبی اٹھو! اور اس بدو سے کہہ دو کہ تیری فریاد پہنچ گئی اور تیری بخشش ہو گئی تو اس خطہ کا (روضۂ اقدس) تو کوئی مقابلہ نہیں ہے۔''

نوٹ: یاد رہے یہ وہ اشعار ہیں جو آج بھی مسجد نبوی ﷺ روضہ اقدس پر لکھے ہوئے ہیں اگر یہ شرک ہوتا تو آپ ﷺ کی دعا کے مطابق اللّٰھم لاتجعل قبری وثنایعبد کہ اے اللہ میری قبر کو شرک کی آماجگاہ نہ بنانا۔ روضۂ اقدس پر نہ ہوتے۔ تو پتہ چلا کہ شرک نہیں ہے......از ناقل

جبل استقامت، شہید ناموس صحابہ، جرنیل سپاہ صحابہ، ایم این اے جھنگ

حضرت مولانا محمد اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ شہید (شہادت ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء)

۱۷۳...... مکرمی عبدالرشید بلال صاحب تقبل اللہ منکم العمرۃ والحج السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج بخیر۔ گزشتہ روز یکم اپریل کو آپ کا مکہ مکرمہ کی مقدس سرزمین سے تحریر کردہ محبت نامہ موصول ہوا جس سے مجھے بے پناہ مسرت ہوئی اور یہ آپ حضرات کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ میری ہمت اور جذبات پہلے سے کہیں زیادہ عمدہ اور بہتر ہے آپ کے خط سے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے میں خود سفر حجاز مقدس پر ہوں۔ بس جسمانی دور ہوں ورنہ روح کا تعلق تو مسلسل جڑا ہوا ہے اور نیند آتے ہی اکثر ادھر ہی آجاتا ہوں کیونکہ ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے ہمارا توکل ایمانی سرمایہ ہی ادھر ہے اور اس در سے لو لگانے کے بعد نہ اب کوئی جچتا ہے نہ کسی کی طلب وضرورت ہے۔ حضرت مکی صاحب اور دیگر تمام احباب کو سلام عرض کرنا اگر مدینۃ الرسول ﷺ کا دوبارہ سفر ہو تو امی جان کی خدمت میں سلام عرض کر کے سفارش کرنا کہ پیارے آقا ﷺ اور والد مکرم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس نالائق کی سفارش کر دیں کہ اب اسے ناامید نہ کریں اور نظر کرم نہ ہٹائیں اور خود بھی اپنی شفقت میں اضافہ فرمائیں۔

مزید روضہ رسول ﷺ پر سلام کہنا اور شیخین کی بارگاہ میں بھی عرض کرنا کہ وہ جیسا بھی ہے آخر نام لیوا تو تمہارا ہی ہے سلام عقیدت فرمالیں دیگر تمام مقامات خصوصاً اُحد میں سید الشہداء اور بقیع میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور تمام اہل بیت کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خدمت میں سلام کہنا مکہ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور باقی حضرات کی خدمت میں سلام کہنا۔ والسلام!

آپ کا بھائی محمد اعظم طارق
۲؍اپریل ۱۹۹۸ء اٹک جیل

(سالنامہ پیام لاہور۔ مدیر مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی ط: نومبر ۲۰۰۷)

نوٹ: اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

حضرت مولانا محمد عالم طارق صاحب مدظلہم (برادر مولانا اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ)

۱۷۴...... حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والا عقیدہ'' عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ'' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: حمد وصلوٰۃ کے بعد ایک گفتگو جو اس عقیدہ کے متعلق ہے اُس کو دیانت داری سے نقل کر دیتا ہوں ملتان شہر کے مضافات میں مظفر گڑھ کی طرف پل مظفر آباد کے نام سے ایک سٹاپ ہے اُس کے متصل ایک بڑی جامع مسجد ہے جس میں سپاہ صحابہ کے اکثر اجلاس ہوتے رہے ہیں۔ایک اجلاس کے موقع پر میں بھی وہاں کسی غرض سے حاضر ہوا تو مسجد کے متصل جو کمرے ہیں اُن کے اوپر والی منزل پر مولانا محمد اعظم طارق (شہید رحمۃ اللہ علیہ) اور علامہ علی شیر حیدری (شہید رحمۃ اللہ علیہ) اور مولانا محمد اسماعیل محمدی اور چند اور افراد موجود تھے تو مولانا محمد اسماعیل محمد صاحب نے علامہ علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اعظم طارق (شہید رحمۃ اللہ علیہ) کو مخاطب کر کے کہا کہ بعض علاقوں میں لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ مولانا اعظم طارق (شہید رحمۃ اللہ علیہ) حیات النبی ﷺ کا عقیدہ نہیں رکھتے آپ وضاحت فرمائے۔علامہ علی شیر حیدری (شہید رحمۃ اللہ علیہ) نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح وضاحتوں سے فائدہ نہیں ہوگا۔آپ علماء دیوبند کے عقائد المہند علی المفند لے آئیں ہم اس پر لکھ دیں گے کہ ہمارے عقائد یہی ہیں جو اس میں درج ہیں تو اس طرح مسئلہ مستقل حل ہو جائے گا۔مولانا اسماعیل محمدی صاحب اس پر راضی ہو گئے اس کے بعد مولانا نے اُن سے لکھوایا نہیں لکھوایا میرے علم میں نہیں ہے۔میں نے جو دیکھا اور سنا اُسے یہاں نقل کر دیا میرا بھی یہی عقیدہ ہے جو میرے برادر مولانا اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تھا اور میں بھی عقیدہ حیات النبی ﷺ کا قائل ہوں اور اپنے تمام اکابر کی تائید کرتا ہوں۔ (خوشبو والا عقیدہ ص ۶۰، ۶۱ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

فتنہ مماتیت کے خلاف قلمی جہاد کا اجمالی تعارف

امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

۱...... تسکین الصدور فی تحقیق فی احوال الموتی فی البرزخ والقبور ۲...... سماع الموتی
۳...... المسلک المنصور ۴...... الشہاب المبین

حضرت علامہ خالد محمود حفظہ اللہ پی ایچ ڈی، لندن

۵...... مدارک الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء (مقام حیات)

حضرت مولانا عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

۶...... حیات انبیاء کرام علیہم السلام ۷...... ہدایۃ الحیران فی تفسیر جواہر القرآن
۸...... ادراک الفضیلہ فی الدعاء بالوسیلۃ

پیر طریقت حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۹...... القول النقی فی حیات النبی ﷺ

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

١٠...... رحمت کائنات

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمۃ اللہ علیہ

١١...... مقدمہ فیوضات حسینی

حضرت مولانا حمداللہ جان ڈاجوی مدظلہم

١٢...... البصائر لمنکری التوسل باہل المقابر

حضرت مفتی احمد سعید سرگودھوی رحمۃ اللہ علیہ

١٣...... حیات النبی اور علماء دیوبند

١٤...... مذاہب اربع اور مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ

١٥...... عقیدہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

١٦...... آپ کے مسائل اور ان کا حل حصہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی صاحب مدظلہم

١٧...... فتوحات صفدر، مناظرہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناظر الاسلام مولانا محمد امین اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

١٨...... خطبات صفدر

مولانا نعیم احمد صاحب مدظلہم

١٩...... تجلیات صفدر

مولانا محمد ظفر اقبال صاحب مدظلہم

٢٠...... خطبات امین صفدر (حیات جاوداں)

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

٢١...... مقالات سیرت

حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی رحمۃ اللہ علیہ

٢٢...... قہر حق بر صاحب ندائے حق

٢٣...... ضرب المہند علی القول المسند

٢٤...... گجراتی راہنما کی دلچسپ کہانی

٢٥...... جمعیت اشاعت التوحید کی کہانی خود اُن کی زبانی

٢٦...... مناظرہ ڈیرہ اسماعیل خان

حافظ نذیر احمد نقشبندی مدظلہم

٢٧...... حیات پاک

پروفیسر محمد مکی صاحب مدظلہم

مولانا اللہ یار خان ارشد رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب مدظلہم

مولانا سید انور حنفی صاحب مدظلہم

مولانا عبدالقدوس صاحب قارن مدظلہم

مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہم

حضرت مولانا مفتی عبدالمعید صاحب مدظلہم

مولانا محمد عمر صدیقی صاحب مدظلہم

مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی صاحب مدظلہم

مولانا فیاض خان سواتی صاحب مدظلہم

مولانا قاضی نثار الحسینی صاحب مدظلہم

خاتمہ الکلام مع چیلنج

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد آپ کا ضمیر آپ کو پکار پکار کر کہے گا کہ علماء دیوبند رحمہم اللہ کے نزدیک انبیاء اپنی وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں خصوصاً حضرت محمد ﷺ اپنے روضہ مبارکہ میں زندہ ہیں اور اسی وجہ سے قبر کے نزدیک پڑھے گئے صلوٰۃ وسلام کو سنتے ہیں۔ اس پر آپ مجموعی طور پر چار سو زائد حوالہ جات ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب جو شخص ان سینکڑوں حوالہ جات کا انکار کر کے کہے کہ نبی علیہ السلام اپنی زمینی قبر میں زندہ نہیں اور عند القبر صلوٰۃ وسلام نہیں سنتے، اس کو کم از کم خود کو دیوبندی کہلواتے ہوئے شرم آنی چاہئے۔ نیز میں بانگ دہل یہ چیلنج کرتا ہوں کہ علماء دیوبند کا کوئی ایک مستند حوالہ پیش کریں جس میں یہ تحریر ہو کہ نبی علیہ السلام قبر میں زندہ نہیں ہیں اور صلوٰۃ وسلام نہیں سنتے۔ ایسا کوئی ایک حوالہ پیش کرنے پر مبلغ ایک کروڑ روپیہ دیا جائے گا۔ نیز قرآن پاک کی کوئی ایک آیت مبارکہ، کوئی ایک حدیث نبوی علیہ السلام پیش کرنے پر بھی مبلغ ایک کروڑ روپیہ دیا جائے گا جس میں واضح لفظ ہو کہ وفات کے بعد نبی علیہ السلام قبر میں زندہ نہیں یا قبر کے پاس صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے   یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

عبدالواحد قریشی

۱۰ رجنوری ۲۰۱۲ء

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر

۱۰۰ اعتراضات کے جوابات

تالیف:

جناب مفتی عبدالواحد قریشی حفظہ اللہ
مدیر ادارۃ النعمان ڈیرہ اسماعیل خان